اللہ تعالیٰ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون
لیکن اس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ (سورۃ الحج:37)

فہمِ قربانی کورس

جس میں آپ سیکھیں گے

1. ذوالحجہ کے دس دنوں کی فضیلت اعمال، تکبیر تشریق کے مسائل
2. قربانی کے فضائل کس پر واجب ہے کس پر نہیں
3. منڈی جانے سے پہلے کرنے کے کام
4. منڈی پہنچ کر کرنے کے کام
5. جانور خریدنے کے بعد سے شب عید تک کرنے کے کام
6. عید، حقیقت، مسنون اعمال کوتاہیاں
7. ذبح کرنے سے پہلے، بوقت ذبح اور ذبح کے بعد کرنے کے کام

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب
استاذ: معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)
فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فہم قربانی کورس

جس میں آپ سیکھیں گے

1. ذوالحجہ کے دس دنوں کی فضیلت
اعمال، تکبیر تشریق کے مسائل
2. قربانی کے فضائل
کس پر واجب ہے کس پر نہیں
3. منڈی جانے سے پہلے
کرنے کے کام
4. منڈی پہنچ کر کرنے کے کام
5. جانور خریدنے کے بعد سے
شبِ عید تک کرنے کے کام
6. عید، حقیقت، مسنون اعمال
کوتاہیاں
7. ذبح کرنے سے پہلے، بوقت ذبح
اور ذبح کے بعد کرنے کے کام

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب
استاذ: معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)
فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں}

- کتاب کا نام : فہم قربانی کورس
- مرتب : مفتی منیر احمد صاحب
- طباعت چہارم : ذوالقعدہ 1442ھ/ جون 2021ء
- ناشر : المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
- ای میل : admin@almuneer.pk
- ویب سائٹ : almuneer.pk
- فیس بک : AlMuneerOfficial
- یوٹیوب : AlMuneer

ملنے کا پتہ

جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ

متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر: 0331-2607207 - 0331-2607204

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	تقریظات	5
2	کچھ سوالات فہم قربانی کورس کے بارے میں	7
3	باب 1: عشرۂ ذی الحجہ	13
4	(1) فضائل	14
5	(2) اعمال	17
6	1) نیک اعمال کا اہتمام، تسبیحات کی کثرت	17
7	2) روزے رکھنا	17
8	3) راتوں کو عبادت میں گزارنا	17
9	4) قربانی کرنے والے کا بال اور ناخن قربانی کے بعد کاٹنا	17
10	5) تکبیر تشریق پڑھنا	17
11	مشق عشرۂ ذی الحجہ	19
12	باب 2: قربانی آپ پر واجب ہے یا نہیں؟ جلد فیصلہ کریں	20
13	فضائل قربانی	21
14	قربانی سے حاصل ہونے والا سبق	23
15	قربانی اور غلط فہمیاں	24
16	قربانی کس شخص پر واجب ہے؟	26
17	قربانی کس مال پر واجب ہے؟	27
18	پہلی شرط کی وضاحت: مال تجارت وغیرہ ہو	27
19	دوسری شرط کی وضاحب: مال بقدر نصاب ہو	29
20	نصاب قربانی وزکوۃ میں فرق	30
21	قربانی کی شرطوں کا اعتبار کس وقت ہوگا؟	31
22	قربانی کے وجوب کی نوعیت کیا ہے؟	31
23	تیسری شرط کی وضاحت: مال ملکیت میں ہو	32
24	قرض پر دیئے ہوئے مال پر قربانی کا حکم	33
25	میراث کے مال پر قربانی کا حکم	33
26	مشترکہ خرچہ پر قربانی کا حکم	33
27	چوتھی شرط کی وضاحت: مال خالص حرام کا نہ ہو	34
28	مشق (فضائل قربانی)	35
29	مشق (قربانی کس پر واجب ہے؟)	35
30	باب 3: منڈی جانے سے پہلے ان امور کا اہتمام کیجیے	38
31	(1) استخارہ	39
32	(2) صلوۃ الحاجات	39
33	(3) مشورہ	39
34	(4) نماز کا خیال	39
35	(5) نیت کی درستگی	40
36	(6) صراحۃً اجازت لینا	41
37	(7) مال حلال کا استعمال	41
38	(8) پہلے سے جانور پالنا	42
39	(9) مسائل کا سیکھنا	42
40	(10) حفاظتی دعاؤں کا اہتمام	43
41	مشق (منڈی جانے سے پہلے ان امور کا اہتمام کیجیے)	44

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
42	**باب 4: منڈی پہنچ کر ان امور کا اہتمام کریں**	45
43	(1) منڈی میں کیسے داخل ہوں؟	46
44	(2) منڈی میں کتنی دیر لگائیں؟	46
45	(3) کب خریدنا ہے؟	47
46	(4) کس سے خریدنا ہے؟	47
47	(5) کیسے خریدنا ہے؟	47
48	(6) کون سا جانور خریدنا ہے اور کون سا نہیں؟ کس جانور کی قربانی صحیح ہے کس کی نہیں؟	48
49	1) مخصوص جنس ہو	49
50	2) عمر پوری ہو	50
51	3) قربانی سے مانع کوئی عیب نہ ہو	50
52	4) جانور ملکیت میں ہو یا قربانی کی اجازت ہو	54
53	(7) کس جانور میں کتنے افراد شریک ہو سکتے ہیں	55
54	(8) کس کس کی طرف سے قربانی کی جا سکتی ہے	55
55	مشق: منڈی پہنچ کر ان امور کا اہتمام کیجیے	56
56	**باب 5: جانور خریدنے کے بعد سے شبِ عید تک کرنے کے کام**	58
57	(1) جانور کے گلے میں گھنٹی ڈالنا/نمود و نمائش	59
58	(2) مناسب جگہ باندھنا	59
59	(3) خریدنے کی مشقت پر ثواب کی امید رکھنا	60
60	(4) حقوق کا خیال رکھنا	60
61	(5) جانور کے تبدیل یا گم ہو جانے وغیرہ کے مسائل	61

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
62	(6) شبِ عید کی فضیلت	62
63	(7) شبِ عید کے اعمال	63
64	(8) شبِ عید کی کوتاہیاں	64
65	مشق: جانور خریدنے کے بعد سے شبِ عید تک کے کام	67
66	(مشق) شبِ عید	67
67	**باب 6: عید**	69
68	(1) عید کی حقیقت	70
69	(2) عید کے دن کے مسنون اعمال	70
70	نمازِ عید کا طریقہ	71
71	(3) عید کی کوتاہیاں	73
72	مشق (عید)	75
73	**باب 7: ذبح سے پہلے، بوقت ذبح اور ذبح کے بعد ان امور کا اہتمام کیجیے**	76
74	(1) جانور کب سے کب تک ذبح کر سکتے ہیں؟	77
75	(2) جانور کون ذبح کر سکتا ہے؟	78
76	(3) ذبح سے قبل ان امور کا اہتمام کیجیے	78
77	(4) ذبح کے وقت ان امور کا اہتمام کریں	79
78	ذبح کرتے وقت قصائی ان امور کا اہتمام کرے	80
79	(5) ذبح کا مسنون طریقہ	81
80	(6) ذبح کے بعد ان امور کا اہتمام کیجیے	83
81	(7) کھال کے احکام	85
82	(8) گوشت کے احکام	87
83	(9) چربی کے احکام	89
84	مشق: ذبح سے پہلے، بوقت ذبح، ذبح کے بعد کے امور	90
85	حوالہ جات	92

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Jamia-Uloom-Islamiyyah
(University of Islamic Sciences)
Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi - Pakistan.

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراتشی ۷۴۸۰۰ - پاکستان

Ref. No. ____________　　　　Date

الحمد لله رب العالمين، والصلوٰة والسلام علىٰ أشرف الأنبياء والمرسلين، وعلىٰ آله وصحبه أجمعين.

أما بعد!

"قربانی" شعائر اسلام میں سے ہے، مسلمان دنیا بھر میں انتہائی جوش وجذبہ کے ساتھ سالانہ قربانی کا اہتمام کرتے ہیں، بعض مواقع پر دیگر عبادات کے مقابلے میں قربانی کا اہتمام بہت زیادہ پایا جاتا ہے، قربانی کی اہمیت اور اہتمام کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان قربانی کی روح اور متعلقہ شرعی احکام سے پوری طرح آگاہی حاصل کریں، ورنہ یہ عبادت خدانخواستہ محض رسم وعادت بن کر رہ جائے گی۔

اللہ تعالیٰ علماء دین کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ وہ موقع بموقع مختلف طریقوں سے قربانی کی روح اور اس کے متعلقہ احکام سے عوام کو روشناس کرانے کی کوششیں فرماتے رہتے ہیں، اسی سلسلے کی ایک مفید کڑی "تین روزہ فہم قربانی کورس" بھی ہے، جو قربانی کے آغاز سے لے کر اختتام تک ہر مرحلے کے مسائل، فضائل اور آداب واحکام پر مشتمل ہے، جسے ہماری جامعہ کے فاضل مولانا مفتی منیر احمد صاحب حفظہ اللہ نے ترتیب دیا ہے۔ میری رائے میں اس موضوع کی افادیت واہمیت کے پیش نظر ائمہ مساجد کو اس کورس کا یا اس طرز کے کورس کا ضرور اہتمام کرنا چاہیے، تاکہ ہماری یہ عظیم عبادت صحیح عبادت کے طور پر ادا ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قربانی کی روح سمجھنے اور اس کے احکام کے مطابق ادا کرنے کی توفیق بخشے اور مؤلف ومرتب کی اس کوشش کو منظور ومقبول اور ذریعہ نجات بنائے، آمین۔

فقط والسلام

(مولانا ڈاکٹر) عبد الرزاق اسکندر (مدظلہ)

P.O. Box: 3465 Karachi Code No. 74800, Phone: (0092-21) - 34913570 - 34912683 - 34915966 - 34123366 - 34121152
Fax: (0092-21) - 34919531, Karachi Pakistan. URL: www.banuri.edu.pk , E-mail: info@banuri.edu.pk

Hazrat Abu Huraira TRUST

حضرت ابوہریرہ ٹرسٹ

زیر سرپرستی! مولانا عبد القیوم حقانی

جامعہ ابوہریرہ، مدرسۃ البنات، اسلامیہ ماڈل سکول، ابوہریرہ اسلامی سکول،
ابوہریرہ ڈسپنسری، حمد اللہ جان ڈسپنسری، القاسم اکیڈمی، ماہنامہ القاسم

حوالہ نمبر ____________ تاریخ 4-4-2011

محترم ومکرم جناب مولانا مفتی منیر احمد صاحب مدظلہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے، اللہ کریم عافیت سے رکھے،
فہم رمضان اور فہم قربانی کورس دونوں ملے۔ انتہائی خوشی ہوئی، آپ کی محنت، شفقت اور خلوص نیت دیکھ کر بہت اچھا لگا۔ آپ نے بلاشبہ بہت محنت کی ہے۔ آپ کی یہ محنت ان شاء اللہ رنگ لائے گی، اور یہ عوام اور خواص دونوں کے لیے بہت مفید ثابت ہوں گے۔ آج کل لوگوں کو رمضان اور قربانی کے مسائل کا کچھ پتہ نہیں، خصوصاً ہماری نئی نسل تو ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ آپ کا جذبہ اور آپ کی محنت دیکھ کر تو بے اختیار دل سے دعائیں نکلیں۔
اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل وعمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

برائے رابطہ:
جامعہ ابوہریرہ، برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان
فون: 0923-630237
فیکس: 0923-630094
موبائل: 0333-9102770

کچھ سوالات فہم قربانی کورس کے بارے میں

سوال: فہم قربانی کورس سیکھنا کیوں ضروری ہے اس کے سیکھنے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب:

قرآن مجید میں ہے:

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (ھود:7)

تاکہ تمہیں آزمائے کہ عمل کے اعتبار سے تم میں کون زیادہ اچھا ہے۔

اور سورۃ قارعہ (آیت:6-7) میں ہے:

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ۔

اب جس شخص کے پلڑے وزنی ہوں گے تو وہ من پسند زندگی میں ہوگا۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اعمال گنے نہیں جاتے بلکہ تولے جاتے ہیں لہٰذا ہمارے عشرۂ ذی الحجہ کے اعمال روزہ، نیک اعمال، تکبیراتِ تشریق، قربانی وغیرہ جو بھی ہم کرتے ہیں وہ کل قیامت میں تولے جائیں گے اور اس وقت ہر ایک کی یہی خواہش ہوگی کہ کسی طرح ہمارے اعمال وزنی ثابت ہوجائیں، اور عمل وزنی ہوتے ہیں اتباعِ سنت سے یعنی ہمارا روزہ، قربانی وغیرہ اعمال جتنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہوں گے اتنے ہی کل قیامت میں وزنی ہوں گے اور جتنے سنت طریقہ سے ہٹ کر ہوں گے اتنے بے وزنی ہوں گے اسی سنت طریقہ کو سیکھنے کے لیے اور خلافِ سنت طریقہ سے بچنے کے لیے یہ فہم قربانی کورس ہے گویا فہم قربانی کورس سیکھ کر ہم اعمال عشرۂ ذی الحجہ کو کل قیامت میں وزنی بنا سکتے ہیں الغرض فہم قربانی کورس سیکھنا ہم سب کی ضرورت ہے جس نے پہلے سے نہیں سیکھا وہ اس کے ذریعہ سے سیکھ لے گا اور جو پہلے سیکھ چکے ہیں ان کے لیے یہ کورس یاددہانی کا ذریعہ بن جائے گا۔

سوال: فہم قربانی کورس سیکھنے کے کیا فوائد ہیں؟

جواب:

- **علم دین سیکھنے کے جتنے فضائل قرآن وحدیث میں آئے ہیں وہ سب حاصل ہوجائیں گے۔**

(1) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے صبح کو چلتا ہے تو فرشتے اس پر سایہ کرتے ہیں اور اس کے روزگار میں برکت

ہوتی ہے اوراس کے رزق میں کمی نہیں ہوتی اوررزق اس کے لیے مبارک ہوتا ہے۔(1)

(2) حضورﷺ کے زمانہ میں دو بھائی تھے ایک کماتا دوسرا حضورﷺ کے ساتھ رہتا علم سیکھتا کمائی والے نے اپنے بھائی کی شکایت کی حضورﷺ نے فرمایا

شایداسی کی وجہ سے تمہیں روزی ملتی ہو۔(2)

(3) حضورﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا چاہتے ہیں اس کو دین کی سمجھ بوجھ عطافرماتے ہیں۔(3)

(4)ایک اورحدیث میں ہے:

جوشخص علم حاصل کرنے کے لیے چلتاہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں اورفرشتے خوش ہوکر پروں سے اس کے لیے سایہ کرتے ہیں۔(4)

(5) آپﷺ نے فرمایا:

جس کواس حال میں موت آئی کہ وہ علم حاصل کررہاہوتا کہ وہ علم حاصل کرکے دین اسلام کوزندہ کرے تواس کے اورنبیوں کے درمیان ایک درجہ کافرق ہوگا۔(5)

- **سیکھ لیالیکن عمل نہ کرسکے یہ بھی فائدہ سے خالی نہیں۔**

(1) عشرۂ ذی الحجہ اورقربانی کی فضیلت اوراس سے متعلق مسائل کا صحیح علم سامنے آجانے کے بعد گمراہی اور جہالت سے حفاظت ہوجائے گی۔

(2) کبھی نہ کبھی عمل کی توفیق بھی نصیب ہوجائے گی۔

(3) خودعمل نہ بھی کیا دوسروں کوسکھلادیا توبھی ثواب ملے گا۔(6)

- **سیکھنے کے بعدعمل بھی کرلیا۔**

(1) تواس عمل پرجوخیروبرکت کے وعدے ہیں وہ یقیناپورے ہوں گے۔

(2) جب ان خیروں اور برکتوں کا مشاہدہ خودعمل کرنے والے اور دوسروں کو ہوگا تو اپنے یقین میں بھی اضافہ ہوگا اور دوسروں کوبھی عمل کی ترغیب ملے گی۔

(3) قربانی کے متعلق اسلام کی ہدایات عام ہوں گی، جہالت ختم ہوگی اور کتابوں سے پڑھے اورسیکھے بغیر بھی صرف دیکھنے اور سننے سے قربانی اورعشرۂ ذی الحجہ کے بہت سارے احکام لوگوں کومعلوم ہوجائیں گے۔

(4) قربانی کے بہت سارے احکام جن پرعمل کرنے میں کوئی مجاہدہ اور مشقت نہیں اٹھانی پڑتی صرف نہ جاننے یا غلط

جاننے کی وجہ سے عمل نہیں کر پا رہے تھے ان پر بسہولت عمل کی توفیق نصیب ہو جائے گی۔

- **قربانی اور عشرۂ ذی الحجہ کے فضائل و مسائل اور عمل کرنے کے بعد اگر دوسروں کو سکھا بھی دیا تو سکھانے کے جتنے فضائل ہیں وہ سب نصیب ہو جائیں گے۔**

(1) حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی شخص پر۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو بھلائی سکھلانے والے پر اللہ تعالیٰ، ان کے فرشتے، آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں سے مچھلی (پانی میں اپنے اپنے انداز میں) رحمت بھیجتی اور دعائیں کرتی ہیں۔(7)

(2) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> مومن کے مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے ان میں ایک تو علم ہے جو کسی کو سکھایا اور پھیلایا ہو، دوسرا صالح اولاد ہے جس کو چھوڑا ہو، تیسرا قرآن شریف ہے جو میراث میں چھوڑ گیا ہو، چوتھا مسجد ہے جو بنا گیا ہو، پانچواں مسافر خانہ ہے جس کو اس نے تعمیر کیا ہو، چھٹا نہر ہے جس کو اس نے جاری کیا ہو، ساتواں وہ صدقہ ہے جس کو اپنی زندگی اور صحت میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے (مثلاً وقف کی شکل میں صدقہ کر گیا ہو)(8)

(3) اللہ تعالیٰ سرسبز و شاداب کرے اس آدمی کو جو ہم سے کچھ بات سنے پھر اسے آگے پہنچا دے جیسا اس کو سنا تھا بہت سے ایسے آدمی جن کو بات پہنچائی جائے زیادہ محفوظ کرنے والے ہوتے ہیں بنسبت سننے والے سے(9)

سوال: فہم قربانی کورس میں کون سے مضامین ہیں اور اس کا تعارف کیا ہے؟

جواب: اس میں درج ذیل عنوانات بیان کئے جائیں گے۔ (1) ذی الحجہ کے دس دنوں کی فضیلت، اعمال، تکبیر تشریق کے مسائل (2) قربانی کے فضائل، کس پر واجب ہے کس پر نہیں؟ (3) منڈی جانے سے پہلے ان امور کا اہتمام کیجیے (4) منڈی پہنچ کر ان امور کا اہتمام کریں (5) جانور خریدنے کے بعد سے شبِ عید تک کرنے کے کام (6) عید (7) جانور ذبح کرنے سے پہلے، بوقت ذبح اور ذبح کے بعد ان امور کا اہتمام کیجیے۔ مزید تفصیل کے لیے کورس کی فہرست ملاحظہ فرمائیں۔

سوال: یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ فہم قربانی کورس کے ذریعہ باقاعدہ مسائل قربانی سیکھنے کے بجائے جب کسی مسئلہ میں ضرورت پیش آجائے ہم مفتی حضرات سے وہ مسئلہ پوچھ لیں اور جب تک اس مسئلہ کا علم نہ ہو جائے اس وقت تک اس معاملہ کو موقوف رکھیں۔

جواب: بنیادی مسائل کا علم حاصل کرنا پھر بھی ضروری ہے، کیونکہ جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ کس چیز کا تعلق شریعت سے ہے اور کس چیز کا نہیں ہے تو اس سے پہلے لوگ پوچھنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کریں گے۔ امام غزالیؒ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ تجارت کے بنیادی مسائل کا علم بہرحال پھر بھی سیکھنا ضروری ہے کیونکہ جب تک ان کا علم نہ ہوگا یہ بھی معلوم نہیں ہوگا کہ کہاں معاملہ موقوف کرنا چاہیے اور کہاں علماء سے دریافت کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں تو اسی وقت کسی خاص مسئلے کا علم حاصل کروں گا جب مجھے اس کی ضرورت پیش آئے گی، اس سے پوچھا جائے گا کہ آپ کو یہ بات کس طرح معلوم ہوگی کہ فلاں واقعے کے سلسلے میں شریعت کا حکم دریافت کرنا چاہیے۔ آپ تو اپنے معاملات میں مشغول رہیں گے اور یہ سمجھتے رہیں گے کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں وہ جائز ہے، حالانکہ یہ ممکن ہے کہ وہ جائز نہ ہو، اس لیے تجارت کے سلسلے میں مباح اور غیر مباح کا جاننا بے حد ضروری ہے۔ (10)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اپنے دورِ خلافت میں بازار کا گشت کرتے اور بعض جاہل تاجروں کو درے لگاتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے بازار میں صرف وہی لوگ خرید و فروخت کریں، جنہیں تجارت کے شرعی احکام کا علم ہو، ورنہ ان کے معاملات سودی ہوں گے خواہ وہ مانیں یا نہ مانیں☆

سوال: یہ ذہن میں آتا ہے کہ اب تو عمر کافی ہوگئی بات یاد نہیں رہتی، اب حافظہ پہلے جیسا نہیں رہا۔ پھر کلاس میں پڑھ بھی لیا تو واپس جا کر مشغولیت کی وجہ سے پڑھنے اور یاد کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔

جواب: علم دین کا تعلق دماغ سے زیادہ، دل اور عمل سے ہے، عمل کی نیت سے درس سنیں اور کرنے کی چیزوں پر عمل شروع کریں، بچنے کی چیزوں سے بچنا شروع کر دیں۔ پس علم بھی محفوظ ہوجائے گا، وہ چیزیں انسان بھولتا ہے جو عمل میں نہیں ہوتیں۔

سوال: یہ ذہن میں آتا ہے کہ زیادہ دیر زمین پر بیٹھنا مشکل ہوتا ہے۔

جواب: عذر ہے تو ٹیک لگا کر، کرسی پر جیسے سہولت ہو بیٹھ سکتے ہیں۔

سوال: اپنی مشغولیتوں کے اعتبار سے آئندہ اگر پابندی مشکل ہوجائے؟

جواب: کامل فائدہ تو پابندی سے ہی ہوگا، باقی کچھ نہ ہونے سے ہونا بہتر ہے، عزم، ہمت اور دعا کر کے کورس میں آنا تو شروع کر دیں۔

سوال: کورس کی فیس کیا ہے؟

جواب: قرآن کریم میں ہے:

وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (شعراء:109)

اور میں تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
اِنۡ اُرِیۡدُ اِلَّا الۡاِصۡلَاحَ مَا اسۡتَطَعۡتُ (ھود:88)
میں تو اصلاح چاہتا ہوں جہاں تک میرے امکان میں ہے۔

سوال: اس کورس کا دورانیہ کتنا ہے؟

جواب: اگر مجمع سے یومیہ ایک گھنٹہ لیا جائے تو تین، چار کلاسوں میں بہت اچھے انداز سے اس کو پڑھایا جاسکتا ہے۔

سوال: کیا دوسروں کو بھی کورس میں لاسکتے ہیں؟

جواب: ضرور، مَنۡ یَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّکُنۡ لَّهٗ نَصِیۡبٌ مِّنۡهَا (نساء:85) جو شخص اچھی سفارش کرے اس کو اس کی وجہ سے حصہ ملے گا۔

سوال: اس کے علاوہ اور مزید کون کونسے کورس یہاں ہوتے ہیں

جواب: فہم رمضان کورس، فہم تجارت کورس، سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذریعہ پروجیکٹر (برائے حضرات وخواتین) 3 ماہی سمر کیمپ، چالیس روزہ سمر کیمپ، تعلیم بالغان، دوسالہ مختصر علم دین کورس، مکتب تعلیم القرآن۔

فہم قربانی کورس کو پڑھانے کا طریقہ

سوال: فہم قربانی کورس کو پڑھنے پڑھانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:

طریقہ 1: سب سے اعلیٰ طریقہ تو یہ ہے کہ تدریسی انداز اختیار کیا جائے۔ پڑھانے والے کے سامنے بھی یہ کورس ہو اور تمام پڑھنے والوں کے پاس بھی، ایک ایک بات اچھی طرح سمجھائی جائے، اور دوران تدریس بذریعہ سوالات اس بات کی تسلی کی جائے کہ مجمع سمجھ رہا ہے یا نہیں اور درمیان میں جو مشقیں آئیں طلبہ ان کو گھر سے حل کر کے آئیں۔ اور اگلے دن استاذ سے اس کی تصحیح کرالیں، اگر روزانہ ایک گھنٹہ مجمع سے لے رہے ہیں تو پہلی کلاس میں شروع کتاب یعنی عشرۂ ذی الحجہ اور قربانی کے فضائل سے صفحہ 35 تک پڑھائیں اور دوسری کلاس میں صفحہ 38 یعنی ''منڈی جانے سے پہلے کے امور'' سے صفحہ 56 تک پڑھائیں اور تیسری کلاس میں صفحہ 58 یعنی ''جانور خریدنے کے بعد سے سب عید تک کرنے کے کام'' سے آخر کتاب تک پڑھادیں۔

طریقہ 2: اور اگر مجمع بہت زیادہ ہے کچھ کے پاس یہ کورس ہے اکثر کے پاس نہیں تو تدریسی انداز کے بجائے ترغیبی انداز سے پڑھا سکتے ہیں مثلاً کتاب میں سے عنوان دیکھا اور مجمع کو سنادیا۔ کہیں کہیں عبارت پڑھ دی، مشقوں میں جو ضروری ضروری

سوال ہیں وہ مجمع سے پوچھ لیے۔

طریقہ 3: جمعہ کے بیانات میں اس کے مضامین بیان کردیئے جائیں مثلاً ذی الحجہ سے ایک یا دو جمعہ پہلے عشرۂ ذی الحجہ اور قربانی کے تحت جو مضامین ہیں وہ سنا دیئے پھر ذی الحجہ شروع ہوجانے کے بعد قربانی اور شبِ عید وغیرہ سے متعلقہ احکام کی وضاحت کردی جائے۔

طریقہ 4: بعض مساجد میں فجر یا عصر کے بعد ائمہ حضرات مجمع سے ترغیبی بات کرتے ہیں ان نشستوں میں بھی فہم قربانی کے مضامین زبانی یا کتاب سے جیسے مناسب ہو مجمع کو سنائے جاسکتے ہیں۔

طریقہ 5: جن حضرات نے یہ کورس پڑھ لیا ہے وہ اپنے اپنے گھروں میں پڑھائیں۔

طریقہ امتحان

اگر اس کورس کو طریقہ 1 کے مطابق پڑھایا جائے تو جس انداز میں مشقوں کے تحت سوالات دئے گئے ہیں ان ہی میں سے انتخاب کر کے پرچہ میں دے دیئے جائیں۔

المیزان مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب:1

عشرۂ ذی الحجۃ

(1) فضائل

(2) اعمال

(1) فضائل

1) دس راتوں کی قسم

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ (فجر)

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی۔

تشریح: اس آیت میں دس راتوں سے مراد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک ماہِ ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔(11)

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ۔ (الحج:28)

اور چند مقرر دنوں میں اللہ کا نام لیں۔

تشریح: کئی مفسرین کے نزدیک ان مقرر دنوں سے ذِی الحجہ کا پہلا عشرہ مراد ہے، کہ جس میں اللہ کے ذکر کی خاص فضیلت واہمیت ہے۔(12/1)

واذوعدناموسیٰ اربعین لیلة (بقرة:51)

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ ٹھہرایا تھا

تشریح: کئی مفسرین کے نزدیک چالیس راتوں سے مراد ذی قعدہ کے مکمل تیس (30) راتیں اور ذی الحجہ کی دس (10) راتیں ہیں۔(12/2)

2) کوئی دن ایسا نہیں جس میں عمل کرنا ان دس دنوں سے زیادہ محبوب ہو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں عمل صالح اللہ تعالیٰ کے یہاں ان (ذی الحجہ کے) دس دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "یارسول اللہ! کیا جہاد بھی ان (ایام کے عمل) کے برابر نہیں؟" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "(ہاں) جہاد بھی ان (دنوں میں کئے ہوئے عمل) کے برابر نہیں، مگر وہ شخص جو جان ومال لے کر جہاد کے لیے نکلے پھر ان میں سے کوئی چیز بھی واپس نہ لائے۔(نہ جان، نہ مال، دونوں قربان کردے، یعنی شہید ہوجائے)(13)

3)عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ عظمت والا کوئی دن نہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالٰی کے نزدیک عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ عظمت والا کوئی دن نہیں اور نہ ان دنوں کے عمل سے اور کسی دن کا عمل زیادہ محبوب ہے۔لہٰذا تم ان دنوں میں تسبیح وتہلیل اور تکبیر وتحمید کثرت سے کیا کرو۔(14)

4)عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ پسندیدہ عبادت کسی دن کی نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں عبادت اللہ تعالٰی کے نزدیک عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ پسند ہو۔(کیونکہ) عشرہ ذی الحجہ میں سے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔(15)

5)قربانی والا اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے

اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب ذی الحجہ کا مہینہ شروع ہوجائے اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔(16)

6)9ذی الحجہ کے روزے سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف ہوتے ہیں

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم عرفہ (9ذی الحجہ) کے روزے کے بارے میں فرمایا:

میں اللہ تعالٰی سے پختہ اُمید رکھتا ہوں کہ وہ اس کی وجہ سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ فرمادیں گے۔(17)

نوٹ: عرفہ کے روزے میں ہر ملک کی اپنی رؤیت کا اعتبار ہوگا، لہٰذا جس دن پاکستان میں ذی الحجہ کی نویں تاریخ ہوگی وہی پاکستان میں ''یوم عرفہ'' کہلائے گا، اگرچہ اس دن مکہ مکرمہ میں عید کا دن ہو۔ یوم عرفہ کو عرفہ وقوف عرفہ ہی کی وجہ سے نہیں کہتے بلکہ اس دن حضرت ابراہیمؑ کو خواب یا مناسک کی معرفت ہوئی تھی۔

7) عیدین کی راتوں میں عبادت کرنے والے کا دل قیامت کے دن مرے گا نہیں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے دونوں عیدوں (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی راتوں کو ثواب کا یقین رکھتے ہوئے زندہ رکھا تو اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔(18)

8) 8، 9 ذی الحجہ، عیدین، شبِ برأت کی راتوں کو زندہ کرنے والے کے لیے جنت واجب

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے (ذکر اور عبادت کے ذریعہ) پانچ راتیں زندہ رکھیں، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔(وہ پانچ راتیں یہ ہیں) آٹھ ذی الحجہ کی رات، عرفہ کی رات، بقرعید کی رات، عید الفطر کی رات اور پندرھویں شعبان کی رات۔(19)

نوٹ: اوپر جو اعمال بتائے گئے وہ مستند اور مسنون ہیں اس کے علاوہ بعض اعمال ایسے ہیں جن کو لوگ غلط فہمی اور موضوع روایات کو مستند سمجھنے کی وجہ سے مسنون سمجھنے لگتے ہیں جب کہ درحقیقت وہ غیر مستند اور غیر مسنون ہیں جن کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں مثلاً خاص طریقہ سے مزدلفہ کی رات تہجد پڑھنا اور اس کی خاص فضیلت بیان کرتے ہیں، ان دنوں میں پہلی اولاد کے لیے خصوصی دعا کرنا اور خصوصی وقت میں کرنا وغیرہ وغیرہ۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اعمال(2)

(1) یکم ذی الحجہ سے دس ذی الحجہ تک نیک اعمال کا اہتمام کرنا اور خاص طور سے تسبیح (سبحان اللہ) تحمید (الحمدللہ) تکبیر (اللہ اکبر) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) کی کثرت کرنا۔

(2) روزے رکھنا۔

(3) راتوں کو عبادت میں گزارنا۔

(4) قربانی کرنے والے کا بال اور ناخن قربانی کے بعد کاٹنا۔(20)

(5) تکبیر تشریق پڑھنا۔

تکبیر تشریق

(الف) کن الفاظ میں پڑھنا ہے؟

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔(21)

(ب) کب پڑھنا ہے؟

ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی فجر سے ذی الحجہ کی 13 تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد۔(22)

(ج) کس نماز کے بعد پڑھنا ہے؟

ہر فرض نماز کے بعد، بقرعید کی نماز کے بعد کہنے نہ کہنے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک کہہ لینا واجب۔(23)

(د) کتنی مرتبہ پڑھنا ہے؟

ایک مرتبہ تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے۔(24)

(ہ) کس کو پڑھنا ہے؟

تکبیر تشریق امام، مقتدی، مسبوق، منفرد، شہری، دیہاتی، مقیم، مسافر، مرد اور عورت پر واجب ہے۔(25)

(و) کیسے پڑھنا ہے؟

مردوں کو بلند آواز سے اور عورتوں کو آہستہ آواز سے پڑھنا ہے۔(26)

(ز) تکبیرات کہنا بھول گیا تو کیا کرے؟

سلام کے متصل بعد تکبیرات بھول جانے کی صورت میں اگر نماز کے منافی کوئی کام نہیں کیا تو یاد آنے پر تکبیرات کہہ دینی چاہئیں اور اگر نماز کے منافی کوئی کام کر لیا مثلاً آواز سے ہنس پڑا، جان بوجھ کر وضو توڑ دیا، جان بوجھ کر یا غلطی سے کلام کر لیا' مسجد سے نکل گیا یا میدان میں نماز پڑھی اور صفوں سے باہر نکل گیا تو تکبیرات فوت ہو گئیں، اب کہنے سے واجب ادا نہ ہو گا، اس پر استغفار ضروری ہے۔(27/1)

نوٹ: یہ احکام (9 ذی الحجہ تا 13 اور فرائض کے بعد تکبیر تشریق پڑھنا) واجب تکبیر تشریق کے ہیں، ایک تکبیر تشریق وہ ہے جو مستحب ہے وہ نہ نمازوں کے ساتھ خاص ہے نہ فرائض کے ساتھ نہ ایام کے ساتھ اور نہ ہی ان کی تعداد خاص ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ انہیں سنتوں اور نوافل کے بعد بھی پڑھیں۔ نمازوں کے علاوہ بھی چلتے پھرتے کثرت سے پڑھیں اور پورے عشرہ ذی الحجہ میں پڑھیں، عام طور پر لوگ واجب تکبیر تشریق کا اہتمام تو کرتے ہیں لیکن مستحب کا نہیں کرتے۔ جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کا بہت اہتمام کرتے تھے۔

ایک روایت میں آتا ہے:

> عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہما جب عشرۂ ذی الحجہ میں بازار کی طرف تشریف لے جاتے تو زور سے تکبیر پڑھا کرتے اور ان کو دیکھ کر لوگ بھی تکبیر پڑھتے۔ اور محمد بن علی نفل نمازوں کے بعد تکبیر پڑھا کرتے تھے۔(27/2)

مشق: عشرۂ ذی الحجۃ

1. حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں عمل صالح اللہ تعالیٰ کے یہاں ان ________ دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو۔''

2. عشرہ ذی الحجہ میں سے ہر دن کا روزہ ________________ کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کی عبادت ______ کی عبادت کے برابر ہے۔

3. حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے (ذکر، عبادت کے ذریعہ) پانچ راتیں زندہ رکھیں اس کے لیے جنت واجب ہوگی وہ پانچ راتیں یہ ہیں۔

1.________ 2.________ 3.________ 4.________ 5.________

4 . عشرہ ذی الحجہ میں کون کون سے اعمال کرنے چاہئے تحریر فرمائیں:

____

____

____

5. تکبیر تشریق کے الفاظ یہ ہیں:

____

6. تکبیر تشریق کب سے کب تک پڑھنا چاہئے؟

____

7. تکبیر تشریق کس کے اوپر واجب ہے؟

____

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب:2

قربانی آپ پر واجب ہے یا نہیں؟ جلد فیصلہ کریں

(1) فضائل قربانی

(2) قربانی سے حاصل ہونے والا سبق

(3) قربانی اور غلط فہمیاں

(4) قربانی کس پر واجب ہے؟

(1) فضائل قربانی

1) بقرہ عید کے دن قربانی سے بہتر کوئی عمل نہیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ ذی الحجہ کی دس تاریخ (بقرہ عید) کو کوئی نیک عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا خون بہانے سے بڑھ کر محبوب اور پسندیدہ نہیں اور قیامت کے دن قربانی کرنے والا اپنے جانور کے بالوں، سینگوں اور کھروں کو لے کر آئے گا (اور یہ چیزیں ثواب عظیم ملنے کا ذریعہ بنیں گی) نیز فرمایا کہ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرفِ قبولیت حاصل کر لیتا ہے، لہٰذا تم خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔(28)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرہ عید کے دن فرمایا:

آج کے دن کوئی شخص قربانی سے بہتر عمل نہیں کر سکتا۔ الا یہ کہ صلہ رحمی کرے (یاد رہے کہ صلہ رحمی نفلی قربانی کا بدل تو ہو سکتی ہے واجب قربانی کا نہیں۔)(29)

2) خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی سارے گناہ معاف

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے فاطمہ! جاؤ اپنی قربانی پر حاضری دو، کیونکہ اس کے خون سے جونہی پہلا قطرہ گرے گا تمہارے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ نیز وہ جانور (قیامت کے دن) اپنے خون اور گوشت کے ساتھ لایا جائے گا اور پھر اسے ستر گنا (بھاری کر کے) تمہارے میزان میں رکھا جائے گا'' حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (یہ عظیم الشان فضیلت سن کر بے ساختہ) عرض کیا: ''یا رسول اللہ! کیا یہ (فضیلت عظیمہ صرف) آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے کیونکہ وہ (واقعۃً) اس کارِ خیر کے زیادہ مستحق ہیں یا آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''(یہ عظیم الشان فضیلت) آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تو بطور خاص ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی عام ہے (یعنی ہر مسلمان کو بھی قربانی کرنے کے بعد یہ فضیلت حاصل ہو گی۔)(30)

3) قربانی کا جانور خریدنے کے لیے رقم خرچ کرنا اور چیزوں میں خرچ کرنے سے افضل ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عید کے دن قربانی کا جانور (خریدنے) کے لیے پیسے خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے یہاں اور چیزوں میں خرچ کرنے سے زیادہ افضل ہے۔(31)

4) قربانی سنّت ابراہیمی ہے، ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! یہ قربانی کیا ہے؟ آپ انے فرمایا:

> یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنّت ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! اس میں ہمارا کیا فائدہ ہے؟ آپ انے فرمایا: ''(تمہارا فائدہ یہ ہے کہ تمہیں قربانی کے جانور کے) ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔'' انہوں نے پھر عرض کیا: ''یا رسول اللہ! (جن جانوروں کے بدن پر اون ہے اس) اون کا کیا حکم ہے؟ (کیا اس پر بھی کچھ ملے گا؟)'' آپ انے فرمایا: ''اون کے ہر بال کے عوض بھی ایک نیکی ملے گی۔(32)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

خلاصہ یہ کہ:

قربانی ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، قربانی کے جانور کے ہر بال ہر اُون کے عوض ایک نیکی ملتی ہے۔ ایّامِ بقرہ عید میں قربانی سے بڑھ کر کوئی عمل اللہ کو پسند نہیں، قیامت کے دن قربانی کرنے والا اپنے جانور کے بالوں، سینگوں اور کھروں کو لے کر آئیگا اور یہ چیزیں بہت بڑے ثواب کے ملنے کا ذریعہ بنیں گی۔ نیز قربانی کا جانور اپنے وزن سے ستّر گنا بڑھا کر لایا جائیگا اور قربانی کرنے والے کے اعمال کے ترازو میں رکھ دیا جائیگا، جس سے اس کی نیکیوں کا پلڑا بہت وزنی ہوجائے گا، قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ کے نزدیک شرفِ قبولیت حاصل کرلیتا ہے اور جونہی خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے قربانی کرنے والے کے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔(33)

الغرض ان فضیلتوں کو حاصل کرنے کیلئے تو یہاں تک کوشش کریں کہ جس پر قربانی واجب نہ بھی ہو وہ بھی کرنے کی کوشش کرے۔ آخر اس تنگی کی حالت میں اپنی خواہشات پر بھی تو خرچ کرتے ہی رہتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب بندہ تنگی کی حالت میں اس کے حکم پر خرچ کرتا ہے تو وہ تنگی اور سختی کو فراخی اور آسانی سے بدل دیتا ہے۔(34) اور جس پر واجب ہو تو اپنے واجب کی ادائیگی کے ساتھ اگر مزید وسعت ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اھلِ بیت اور اپنے مرحوم والدین بہن بھائیوں کی طرف سے قربانی کرے اور ان کی روحوں کو عظیم الشان ثواب پہنچا کر ضرور خوش کرے۔ نیز یہ مال اللہ کا دیا ہوا ہے، جب اس کے حکم (قربانی) کو پورا کرنے کے لئے لگایا جائیگا تو اس میں برکتیں آئینگی ورنہ کمائیوں کی برکتیں ختم ہوجائینگی اور بسا اوقات اللہ تعالیٰ ناراض ہو کر ایسی الجھنیں اور مصائب میں گھیر دیتا ہے کہ قربانی سے زیادہ پیسہ برباد ہوجاتا ہے۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

(2) قربانی سے حاصل ہونے والا سبق

1) حکم الٰہی پر مال و اولاد سب قربان کر دینے کا جذبہ ہو

قربانی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جس عظیم الشان عمل کی یادگار ہے، اس کا دل و دماغ میں استحضار کیا جائے اور اس حقیقت کو سوچا جائے کہ یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور اس کی رضا جوئی کے لیے تھا اور یہ جذبہ ہونا چاہیے کہ اگر بیٹے ہی کو ذبح کرنے کا حکم باقی رہتا تو ہم بخوشی اس کی تعمیل کرتے، ہر والد کا جذبہ یہ ہو کہ میں ضرور اپنے لختِ جگر کو قربان کرتا اور ہر بیٹے کا جذبہ یہ ہو کہ میں قربان ہونے کے لیے دل و جان سے راضی ہوتا اور یہ عزم ہونا چاہیے کہ اگر یہ حکم آج صبح بھی نازل ہو جائے تو ہم اس میں ذرا بھی کوتاہی نہیں کریں گے۔

2) تمام نفسانی خواہشات قربان کر دینے کا جذبہ ہو

قربانی کی اصل روح اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنی تمام نفسانی خواہشات کو قربان کر دے۔ جانور ذبح کر کے قربانی دینے کے حکم میں یہی حکمت پوشیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں تمام خواہشات نفسانیہ کو ایک ایک کر کے ذبح کرو۔ اگر کوئی شخص جانور کی قربانی تو بڑے شوق سے کرتا ہے مگر خواہش نفس اور گناہوں کو نہیں چھوڑتا، نہ اس کی فکر ہے تو اگرچہ واجب تو اس کے ذمہ سے ساقط ہو گیا، مگر قربانی کی حقیقت و روح سے محروم رہا، اس لیے قربانی کی ظاہری صورت کے ساتھ ساتھ اس کی حقیقت کو حاصل کرنے کا عزم، کوشش اور دعا بھی جاری رکھنی چاہیے۔

3) حکم الٰہی کے مقابلہ میں اعزہ واحباب بیوی، بچے، ماں، باپ، خاندان، قوم، وطن کسی کو ترجیح نہ دینے کا جذبہ ہو

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف ایک جانور کی قربانی نہیں کی، بلکہ پوری زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزارا جو حکم بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا فوراً تعمیل کی۔ جان، مال، ماں باپ، وطن و مکان، لختِ جگر غرض سب کچھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قربان فرمایا۔ ہمیں بھی اپنے اندر یہی جذبہ پیدا کرنا چاہیے کہ دین کا جو تقاضا بھی سامنے آئے اس پر عمل کریں گے۔ اپنے اعزہ واحباب، بیوی بچوں، ماں باپ، خاندان، قوم وطن کسی چیز کو بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابلے میں ترجیح نہیں دیں گے۔

(3) قربانی اور غلط فہمیاں

1) کیا قربانی واجب ہے؟

قربانی واجب ہے، سنت یا مستحب نہیں۔ اس لیے کہ جو شخص قربانی کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی قربانی نہ کرے ایسے شخص سے حضور ﷺ ناراض ہوجاتے ہیں اور ناراضگی میں فرماتے ہیں:

جو مالی وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے تو ایسا شخص ہماری عیدگاہ میں بھی نہ آئے۔(35)

قربانی محض سنت نہیں بلکہ واجب ہے اور حضور کا قربانی نہ کرنے والے پر ناراض ہونا، وعید بیان کرنا قربانی کے واجب ہونے کی دلیل ہے۔

2) کیا قربانی مکہ مکرمہ اور حج کے ساتھ خاص ہے؟

قربانی مکہ اور حج کے ساتھ خاص نہیں، نہ صدقہ اس کے قائم مقام ہے۔

آپ ﷺ کا ہجرت کے بعد سے مدینہ منورہ کی 10 سالہ زندگی میں حضور ﷺ کا ہر سال قربانی کرنا (36/1) جبکہ حج صرف آخری سال کیا پھر صحابہ، تابعین بلکہ دنیا کے ہر خطے ہر ملک ہر جگہ اس واجب کی تعمیل کرنا، اس بات کی واضح دلیل ہے کہ قربانی کا وجوب، نہ حج کے ساتھ خاص ہے، نہ مکہ معظّمہ کے ساتھ اور نہ ہی صدقہ خیرات اس قربانی کے قائم مقام ہو سکتے ہیں۔

3) کیا قربانی سے معاشی نقصان ہوتا ہے؟

آزدخیال لوگ قربانی کے موقع پر یہ کہتے ہیں کہ قربانی کے بجائے کسی غریب کی مدد کرو!

قربانی کے موقع پر یہ لوگ غریبوں کی ہمدردی میں ہلکان ہوتے نظر آتے ہیں۔ ذرا غور کریں:

- قربانی کا بکرا اسمارٹ فون اور آئی پیڈ سے سستا ہی ہوتا ہے، لیکن آپ نے کسی آزادخیال کو یہ کہتے نہیں سنا ہوگا کہ سمارٹ فون کی بجائے کسی غریب کی مدد کرو۔
- یہ وہی ہیں جو بھاری بھرکم جہیز اور زیور سے لدی ہوئی دلہن گھر لاتے اور غریب لڑکی بھول جاتے ہیں۔
- دوستوں اور رشتہ داروں کی منگنی، مہندی، مایوں، برتھ ڈے پارٹیوں اور ویلنٹائن ڈے گفٹ پر لاکھوں روپے سالانہ خرچ

کرڈالتے ہیں لیکن انہیں غریب لڑکیوں کی شادی بس قربانی کے موقع پر ہی یاد آتی ہے۔

- Pizza hut اور McDonald میں سالانہ ہزاروں روپے یہ لوگ خرچ کرتے ہیں، لیکن غریب کے چولہے کا خیال ان بیچاروں کو صرف قربانی کے موقع پر آتا ہے۔(36/2)

قربانی کے معاشی فوائد

1) عید پر ایک اندازے کے مطابق 4 کھرب روپے سے زیادہ کا مویشیوں کا کاروبار ہوتا ہے۔

2) تقریبا 23 ارب روپے قصائی مزدوری کے طور پر کماتے ہیں۔

3) 3 ارب روپے سے زائد رقم چارے کا کاروبار کرنے والے کماتے ہیں۔

4) گاڑیوں میں جانور لانے لے جانے والے اربوں روپے کا روزگار حاصل کرتے ہیں۔

5) غریبوں کو مزدوری ملتی ہے، کسانوں کا چارہ فروخت ہوتا ہے اور دیہاتیوں کو مویشیوں کی اچھی قیمت ملتی ہے۔

6) بعدازاں غریبوں کو کھانے کے لیے مہنگا گوشت، مفت میں ملتا ہے۔

7) کھالیں کئی سو ارب روپے میں فروخت ہوتی ہیں۔ چمڑا فیکٹریوں میں کام کرنے والوں کو مزید کام کے مواقع میسر آتے ہیں۔

8) یہ پیسہ جس جس نے کمایا، وہ اپنی ضروریات پر جب خرچ کرے گا تو کھربوں کی کاروباری سرگرمی وجود میں آئے گی۔

9) یہ قربانی غریب کو صرف گوشت نہیں کھلاتی، بلکہ آئندہ سارا سال غریبوں کے روزگار کا بھی بندوبست کرتی ہے۔

10) دنیا کا کوئی ملک اربوں روپے کا ٹیکس لگا کر حاصل ہونے والا پیسہ غریبوں میں بانٹنا شروع کردے، تب بھی غریبوں اور ملک کو اتنا فائدہ نہیں ہوسکتا جتنا اللہ کے اس ایک حکم کو ماننے سے مسلمانوں کو فائدہ ہوتا ہے۔

11) اکنامکس کی زبان میں سرکولیشن آف ویلتھ کا اس قربانی کے ذریعے ایک ایسا چکر شروع ہوتا ہے جس کا حساب لگانے پر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

(4) قربانی کس شخص پر واجب ہے؟

قربانی اس شخص پر واجب ہوتی ہے جس میں چار باتیں ہوں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

(1) مسلمان ہونا، غیر مسلم پر قربانی نہیں (2) عاقل ہونا، مجنون پر قربانی واجب نہیں

(3) بالغ ہونا، نابالغ پر قربانی واجب نہیں، اگرچہ اس کے پاس مال ہو۔(37)

(4) مقیم ہونا، مسافر پر قربانی واجب نہیں

مسئلہ: اگر حاجی مسافر ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں۔ اگر مسافر حاجی اپنی خوشی سے قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔(38)

مسئلہ: اگر حاجی مقیم ہے اور اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ نصاب کے برابر یا زائد رقم موجود ہے تو اس پر قربانی کرنا لازم ہوگا۔ مثلاً اگر کوئی شخص 8 ذی الحجہ سے پندرہ دن قبل مکہ مکرمہ پہنچ گیا تو وہ مقیم ہے۔ اگر وہ صاحب نصاب ہے تو اس پر قربانی واجب ہے جسے وہ وہاں بھی ادا کرسکتا ہے اور اپنے وطن میں کسی کو وکیل بنا کر بھی ادا کرسکتا ہے اور اگر 8 ذی الحجہ سے چودہ دن قبل یا اس سے بھی کم دن قبل مکہ مکرمہ پہنچا تو وہ مسافر ہے، اس پر قربانی واجب نہیں۔(39)

واضح رہے کہ حج تمتع وقران کرنے والے پر بطور شکر الگ قربانی واجب ہوتی ہے، جس کا وہیں کرنا ضروری ہوتا ہے۔(40)

(5) قربانی کس مال پر واجب ہے؟

جس مال میں 4 شرائط ہوں اس مال کی وجہ سے قربانی واجب ہے۔

پہلی شرط: تجارتی مال ہو، اگر تجارتی مال نہیں تو سونا چاندی، نقدی یا ضرورت سے زائد سامان ہو یا ان سب کا یا ان میں سے بعض کا مجموعہ ہو(41)

دوسری شرط: مال بقدر نصاب ہو، اگر انسان پر کوئی قرض ہے تو قرض پورا کرنے کے بعد نصاب کے بقدر مال بچتا ہو

تیسری شرط: مال کی ملکیت حاصل ہو اور اس پر قبضہ حقیقتاً یا حکماً حاصل ہو

چوتھی شرط: مال خالص حرام کا نہ ہوا

پہلی شرط کی وضاحت: تجارتی مال ہو یا سونا چاندی، نقدی یا ضرورت سے زائد سامان ہو

تجارتی مال وہ ہے جس میں یہ دو باتیں ہوں:

(1) فقط تجارت کی نیت سے خریدا ہو

(2) خریدنے کے بعد بھی تجارت کی نیت باقی ہو

اگر تجارتی مال نہ ہو تو سونا، چاندی، نقدی (روپے، ریال، ڈالر، چیک، بینک بیلنس، بونڈ، مختلف سرٹیفکیٹ) جس شکل میں ہو، جس مقصد کے لیے ہو اس پر قربانی واجب ہے۔

لہٰذا بچوں کی شادی، مکان کی تعمیر، حج وغیرہ کے لیے رکھے گئے سونے، چاندی یا نقدی پر قربانی واجب ہوگی۔

اگر سونا، چاندی، نقدی بھی نہ ہو تو ضرورت سے زائد سامان پر قربانی واجب ہے۔

بنیادی بات

چونکہ ضرورت اور حاجت علاقے مقام زمانہ احوال لوگوں کی قوت برداشت کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے کبھی دو چادریں، ایک خیمہ یا جھونپڑی اور گدھا گھوڑا وغیرہ ضروریاتِ زندگی متصور ہوتے تھے تو اب ان کی جگہ سلے ہوئے کپڑوں کے جوڑے، پختہ تعمیر شدہ مکان اور موٹر گاڑیاں اشیائے ضرورت بلکہ زندگی کا لازمی حصہ بن چکی ہیں۔ لہٰذا بنیادی ضروریات کا تعین ہر زمانہ، علاقہ اور افراد کے حالات کی روشنی میں ہوگا، سب کے لیے کوئی ایک معیار متعین نہیں کیا جاسکتا۔

ضرورت کی اشیاء

بنیادی ضروریات میں وہ تمام جائز چیزیں شامل ہیں جو زیر استعمال ہوں، ان کی حاجت پڑتی ہو اور ان کے بغیر تکلیف و مشقت ہوتی ہو، مثلا:

- سال بھر کا راشن (نہ کہ نقدی)، کھانے پینے کے روزمرہ یا تقریبات، دعوتوں میں استعمال ہونے والے برتن، فریج ڈیپ فریزر، اون وغیرہ۔(42)
- سردی، گرمی، تقریبات اور دیگر مختلف مواقع میں استعمال ہونے والے کپڑے وغیرہ۔
- اسی طرح اوڑھنے بچھونے کے لیے استعمال ہونے والے چادریں، قالین، پردے، کمبل وغیرہ۔
- سینے سلانے، دھونے دھلانے کے لیے استعمال کی چیزیں مشینیں وغیرہ۔
- سواری، رہائشی مکان اور اس سے متعلق ضروری چیزیں پنکھا، اے سی وغیرہ، یا کرایہ پر دیا ہوا مکان جس کے کرایہ سے گھر کا خرچہ چلتا ہو۔
- اہل صنعت وحرفت کے لیے ان کے پیشہ سے متعلق اوزار و مشینیں وغیرہ۔
- حفاظت کا اسلحہ، عورت کے لیے زیب و زینت کی اشیاء۔

ضرورت سے زائد اشیاء

جو چیزیں:

- زیر استعمال نہ ہوں اور نہ ہی ان چیزوں کی سال میں ایک مرتبہ بھی استعمال کی نوبت آئے وہ ضرورت سے زائد شمار ہوں گی مثلا ذاتی رہائشی مکان کے علاوہ اضافی پلاٹ/ مکان جائیداد وغیرہ۔(43) ان سلے کپڑے، اسکریپ مال، سال بھر استعمال نہ ہونے والے برتن، ضرورت سے زائد فرنیچر وغیرہ۔

مسئلہ: اگر کسی کے پاس ایک ہی مکان ہے لیکن اس میں وہ خود نہیں رہتا بلکہ کرایہ پر دے رکھا ہے یا بغیر کرایہ کے یونہی کسی کو استعمال کے لیے دیا ہو یا وہ خالی پڑا ہوا ہے۔ اور وہ خود کرایہ کے گھر میں رہتا ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے۔ کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ (یعنی ضرورت) سے زائد ہے۔(44)

- اسی طرح جو اشیاء محض زیب و زینت یا نمود و نمائش کے لیے گھروں میں رکھی رہتی ہیں اور سال بھر میں ایک مرتبہ بھی استعمال نہیں ہوتیں وہ بھی ضرورت سے زائد شمار ہوں گی۔
- اسی طرح جو اشیاء ناجائز ہیں وہ بھی ضرورت سے زائد شمار ہوں گی مثلاً VCR, TV و آلات ساز وغیرہ

دوسری شرط کی وضاحت: مال بقدر نصاب ہو

اموال قربانی کا نصاب یہ ہے:

نمبر شمار	جنس	مقدار
1	صرف سونا	7½ تولہ (84.479 گرام) ہو
2	صرف چاندی	52½ تولہ (612.35 گرام) ہو
3	صرف نقدی	52½ تولہ چاندی کے بقدر ہو
4	صرف مال تجارت	52½ تولہ چاندی کے بقدر ہو
5	صرف ضرورت سے زائد سامان	52½ تولہ چاندی کے بقدر ہو
6	ان پانچوں/بعض کا مجموعہ	52½ تولہ چاندی کے بقدر ہو (45)

اصول: صرف سونا یا صرف چاندی ہو اس کے ساتھ اور کوئی مال نہ ہو تو اعتبار وزن کا ہوگا، قیمت کا نہیں، اموال قربانی مخلوط ہوں تو اعتبار قیمت کا ہوگا وزن کا نہیں۔

نوٹ: عموماً یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے حتیٰ کہ بعض اہل علم بھی اس کا شکار ہیں کہ جب تک سونا ساڑھے سات تولہ اور چاندی ساڑھے باون تولہ نہ ہو تو اس پر کسی مال میں نہ زکوٰۃ فرض ہے، نہ قربانی واجب ہے، حالانکہ وزن کا اعتبار اس صورت میں ہے کہ جب کسی کی مِلک میں صرف سونا یا صرف چاندی ہو، نقدی ایک پیسہ بھی نہ ہو، مال تجارت ذرا سا بھی نہ ہو اور ضرورت سے زائد کچھ بھی نہ ہو۔ اگر دو یا زیادہ اقسام کے اموال ہوں تو ہر ایک کا علیحدہ نصاب پورا ہونا ضروری نہیں، بلکہ اس صورت میں سب کی قیمت لگائی جائے، اگر سب کی قیمت کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا زائد ہو جائے تو مذکورہ اصول کے مطابق زکوٰۃ، صدقۃ الفطر اور قربانی واجب ہے، مثلاً اگر کسی کے پاس ایک تولہ سونا ہے اور ایک روپیہ نقدی ہے تو دونوں کی مالیت کو دیکھا جائے گا، ایک تولہ سونے کی قیمت اگر پانچ ہزار ہے تو ایک روپیہ نقدی اس کے ساتھ جمع کریں گے، گویا یہ شخص 5001 روپے کا مالک ہے، اگر یہ رقم ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زائد ہے تو زکوٰۃ، صدقۃ الفطر اور قربانی واجب ہے۔ چنانچہ خواتین کے پاس کئی کئی تولے سونا ہوتا ہے، کچھ نہ کچھ نقدی بھی ضرور ہوتی ہے، ضرورت سے زائد سامان کے ڈھیر ہوتے ہیں مگر وہ نہ زکوٰۃ ادا کرتی ہیں نہ قربانی، اس کی اصلاح بہت ضروری ہے۔

مسئلہ: چاندی کی قیمت میں چونکہ قربانی واجب ہونے کے دن کا اعتبار ہے۔ اور چاندی کی قیمت بھی بدلتی رہتی ہے۔ اس لئے جن حضرات کو اپنے بارے میں صاحب نصاب ہونے نہ ہونے میں شک ہو وہ ساڑھے 52 تولہ (یعنی 612,35 گرام) چاندی

کی قیمت صرافوں سے معلوم کرلیں۔ ہماری معلومات کے اعتبار سے مؤرخہ__________ کو ساڑھے، 52 تولہ چاندی کی قیمت________RS روپے ہے۔

مسئلہ: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جس پر زکوٰۃ فرض ہے اس پر قربانی بھی واجب ہے اور جس پر زکوٰۃ فرض نہیں تو اس پر قربانی بھی واجب نہیں تو ان کا یہ خیال درست نہیں۔ اس لیے کہ زکوٰۃ کے نصاب اور قربانی کے نصاب میں دو بنیادی فرق ہیں:

پہلا فرق: یہ ہے کہ ضرورت سے زائد وہ سامان جس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے لیکن اس مال میں تجارت کی نیت نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں لیکن قربانی واجب ہے۔(46)

دوسرا فرق: یہ ہے کہ زکوٰۃ کا ادا کرنا اس وقت فرض ہوتا ہے جس نصاب پر چاند کے اعتبار سے بارہ مہینے گزر جائیں اور قربانی واجب ہونے کے لیے قربانی کی تاریخ آنے سے پہلے چوبیس گھنٹے گزرنا بھی ضروری نہیں ہے، اگر کسی کے پاس ایک آدہ دن پہلے ہی ایسا مال آیا جس کے ہونے سے قربانی واجب ہوتی ہے تو اس پر کل کو قربانی واجب ہو جائے گی۔

لہٰذا اب یہ کہنا تو درست ہے کہ جس پر زکوٰۃ فرض ہے اس پر قربانی بھی واجب ہے۔ لیکن یہ کہنا صحیح نہیں کہ جس پر زکوٰۃ فرض نہیں اس پر قربانی بھی واجب نہیں۔(47)

نصاب قربانی وزکوٰۃ میں فرق

نمبر شمار	قربانی/صدقہ فطر	نمبر شمار	زکوٰۃ
1	صرف ساڑھے سات تولہ سونا	1	صرف ساڑھے سات تولہ سونا
2	صرف ساڑھے باون تولہ چاندی	2	صرف ساڑھے باون تولہ چاندی
3	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر نقدی	3	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر نقدی
4	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر مال تجارت	4	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر مال تجارت
5	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر ضرورت سے زائد سامان	5	X X X
6	ان پانچوں کا مجموعہ بقدر ساڑھے باون تولہ چاندی	6	ان چاروں کا مجموعہ بقدر ساڑھے باون تولہ چاندی

7	ان میں سے بعض کا مجموعہ جب کہ ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر ہو۔	7	ان میں سے بعض کا مجموعہ جب کہ ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر ہو۔
8	قربانی واجب ہونے کے لیے قربانی کے نصاب پر سال گزرنا فرض نہیں	8	زکوۃ فرض ہونے کے لیے زکوۃ کے نصاب پر سال گزرنا شرط ہے

قرض منہا کرنے کے بعد بقدر نصاب مال بچتا ہو

قربانی کے اموال میں سے واجب الادا قرضے (مثلاً گیس، بجلی، پانی، فون وغیرہ کے بلز، ملازمین کی تنخواہیں، بچوں کی فیسیں، بیسی اور کمیٹی کھلنے کے بعد اس کی بقیہ قسطیں، بیوی کا مہر معجّل یا مہر مؤجل عندالطلب جس کی ادائیگی کے لیے شوہر کوشش کررہا ہو) منہا کیے جائیں گے۔

قرضہ منہا کرنے کے بعد مال بقدر نصاب پہنچتا ہو تو قربانی واجب ہوگی ورنہ نہیں۔(48)

قربانی کے شرطوں کا اعتبار کس وقت ہوگا؟

شرائط میں آخری وقت 12 ذی الحجہ کے غروب سے قبل کا اعتبار ہوگا، پس اگر شروع (10 ذی الحجہ) میں شرائط پائی گئیں آخر میں نہیں پائی گئیں تو قربانی واجب نہیں اور اگر آخر (12 ذی الحجہ) میں شرائط پائی گئیں شروع میں نہیں تو قربانی واجب ہوگی۔(49)

قربانی کے وجوب کی نوعیت کیا ہے؟

- امیر کے ذمے میں واجب ہوتی ہے، غریب قربانی کے لیے جانور خرید لے تو اسی جانور کو قربان کرنا واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ: اگر مسئلہ کی رو سے کسی پر قربانی کرنا واجب نہ تھی پھر بھی اس نے جانور خرید لیا تو اب اس کی قربانی واجب ہوگی۔(50)

- شرائط کی وجہ سے ہر ایک پر الگ الگ قربانی واجب ہوگی جو کہ اپنی طرف سے واجب قربانی کرنے سے ہی ادا ہوگی، کسی کی طرف سے قربانی کرنے سے ادا نہ ہوگی اور نہ ہی نفلی قربانی کرنے سے وہ واجب قربانی ادا ہوگی۔

مسئلہ: قربانی صرف اپنی طرف سے واجب ہے، اپنی اولاد یا بیوی یا والدین کی طرف سے کرنا لازم نہیں یہ سب اگر صاحبِ نصاب ہوں تو اپنی اپنی قربانی خود ان پر واجب ہے البتہ بیوی کی اجازت سے اگر شوہر کرنا چاہے یا بچوں کی طرف سے والد کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔(51)

مسئلہ: عموماً یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ گھر کا سربراہ قربانی کرلے تو اسے سب گھر والوں کی طرف سے کافی سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ سربراہ کے علاوہ گھر کا کوئی اور فرد یا افراد نصاب کے مالک ہوں تو ان پر الگ سے قربانی واجب ہے۔ اس صورت میں گھر

کے سربراہ کی قربانی کو سب گھر والوں کی طرف سے کافی سمجھنا ایسا ہے، جیسے سربراہ کی نماز کو سب گھر والوں کی طرف سے کافی سمجھا جائے۔(52)

مسئلہ: اگر کسی شخص کے چار لڑکے ہیں، باپ کے ہمراہ کماتے ہیں، اور خوب کماتے ہیں گھر میں بھی سب کچھ، حویلیاں، جائیداد زمین، مال و زر، بیویاں بچے وغیرہ اور سب مشترک رہتے ہیں، ایک جگہ کھانا پینا اور دیگر اخراجات ہیں باپ نے بیٹوں کو حسب مرضی خرچ کرنے کا اختیار دے رکھا ہے تو اس صورت میں اگر سب نصاب کے مالک ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، ایک باپ کی طرف سے اور چار لڑکوں کی طرف سے، اور اگر بیویاں بھی نصاب کی مالک ہیں تو ان پر بھی ایک ایک حصہ قربانی الگ الگ واجب ہوگی۔(53)

مسئلہ: اگر چار بھائی مشترک ہیں اور سب نصاب کے مالک ہیں باپ کے مرنے کے بعد ترکہ کو تقسیم کر کے الگ نہیں ہوئے، مشترک ہی کماتے اور خرچ کرتے ہیں تو ان چاروں بھائیوں پر بھی نصاب کے مالک ہونے کی وجہ سے الگ الگ ایک ایک حصہ قربانی واجب ہوگی۔ سب کی طرف سے ایک حصہ قربانی درست نہیں ہوگی۔(54)

تیسری شرط کی وضاحت: مال کی ملکیت حاصل ہو اور اس پر قبضہ حقیقتاً یا حکماً حاصل ہو

نمبر شمار	نوعیت	حکم
1	مالک نہیں	جیسے عورت کی ملکیت میں موجود زیور وغیرہ کی وجہ سے شوہر پر قربانی واجب نہیں، کیونکہ شوہر اس کا مالک نہیں۔
2	مالک متعین نہیں	جیسے وقف کا مال کہ اس پر قربانی واجب نہیں
3	ملکیت منتقل نہیں	ماں، باپ نے بالغ لڑکی کے لیے بقدر نصاب زیور وغیرہ خریدا لیکن لڑکی کو مالک بنا کر قبضہ نہیں دیا تو قربانی واجب نہیں
4	ملکیت کا پتہ نہیں	مالک کو متعین کرنا ضروری ہے تاکہ قربانی کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو، جیسے بیوی کا زیور
5	قبضہ ہے ملکیت نہیں	جیسے: عاریت پر لی ہوئی چیز وغیرہ کہ قربانی قابض پر واجب نہیں ہوگی بلکہ اصل مالک پر واجب ہوگی
6	قبضہ بھی ہے ملکیت بھی	قابض/ مالک پر قربانی واجب ہوگی

اہم مسئلہ: قرض پر دیے ہوئے مال پر قربانی کا حکم

کسی شخص کے پاس قربانی کے لیے نصاب سے زائد مال موجود ہو مگر اس نے کسی دوسرے شخص کو قرض پر دے دیا (اور اس قرضے کی واپسی کی امید ہو) تو اب اس کے پاس فی الوقت نصاب کے بقدر رقم نہیں تو چونکہ قرض پر دیا ہوا مال مذکورہ شخص کی ملکیت ہے اور قربانی واجب ہونے کے لیے نصاب کا مالک ہونا ضروری ہے، ہاتھ میں نصاب کے بقدر مال کا ہونا ضروری نہیں۔ لہٰذا اس پر قربانی واجب ہے۔ البتہ اگر ایسے شخص کے پاس فی الوقت نقد رقم کوئی بھی موجود نہ ہو اور نہ ضرورت سے زائد اتنا سامان موجود ہو کہ جسے فروخت کر کے قربانی کر سکے نیز مقروض ایام قربانی میں قرض کی اتنی رقم واپس کرنے پر راضی بھی نہیں جس سے قربانی کی جاسکتی ہو تو اس صورت میں ایسے شخص پر قرض لے کر قربانی کرنا واجب نہیں۔ (55)

مسئلہ: اگر عورت کا حق مہر معجّل ہے اور شوہر بھی مالدار ہے اور وہ نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی اور اس عورت پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (56/1)

اہم مسئلہ: میراث کے مال پر قربانی کا حکم

مالِ میراث پر زکوٰۃ یا قربانی اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ وارث کے قبضہ میں آجائے چاہے وہ قبضہ اصالۃً ہو یا نیابۃً لہٰذا:

- جب ورثاء میراث کا مال تقسیم کر لیں تو اُن پر قربانی واجب ہوگی (بشرطیکہ اس کی وجہ سے صاحبِ نصاب ہوجائیں) کیونکہ مالِ میراث حقیقتاً قبضہ میں آگیا۔
- اسی طرح جب ورثاء باہمی رضامندی سے میراث کا مال تقسیم نہ کریں یا کوئی بھی وارث قدرت کے باوجود اپنے حصہ میراث کا مطالبہ نہ کرے تو ایسی صورت میں ہر وارث کا اپنے حصہ پر نیابۃً قبضہ سمجھا جائے گا اور اُن پر قربانی واجب ہوگی۔
- کسی وارث کے حصہ میراث کے مطالبہ کے باوجود مشترکہ میراث تقسیم نہیں کی گئی تو چونکہ اپنے ترکہ کے حصے پر اس کا حکماً قبضہ ثابت نہیں ہو رہا۔ لہٰذا اگر ترکہ کے شرعی حصہ کے علاوہ وہ وارث صاحب نہیں تو اُس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔ (56/2)

اہم مسئلہ: مشترکہ خرچہ کی رقم پر قربانی کا حکم

- گھر میں ایک سے زیادہ کمانے والے ہوں اور گھر کا خرچہ مشترکہ ہو، سب کمانے والے اپنی کمائی گھر میں خرچ کرنے کے لیے دیتے ہوں (مالک بنا کر نہیں دیتے ہوں) اس صورت میں خرچہ کے بعد باقی بچا ہوا مال سب میں برابر برابر مشترک شمار ہوگا (کیونکہ بظاہر گھر میں خرچ ہو کر باقی بچ جانے والی رقم کا حال معلوم نہیں ہوتا کہ کس کی کتنی کمائی خرچ ہوئی اور کس

کی کتنی باقی ہے)اور سب خرچہ دینے والے اپنے قربانی اور زکوۃ کے حساب میں اس خرچہ سے بچ جانے والی رقم کو بھی شامل کریں گے لہذا قربانی کے دنوں میں اگر ہر ایک کے حصہ میں خرچہ سے بچ جانے والی رقم نصاب کے بقدر ہو یا وہ رقم دوسرے اموال کے ساتھ ملنے کی وجہ سے نصاب کے بقدر پہنچ جائے تو قربانی واجب ہوگی۔

- اسی طرح شوہر نے بیوی کو گھر کے خرچہ کے لیے رقم دی اور مالک بنا کر نہیں دی تو وہ رقم شوہر ہی کی شمار ہوگی اور قربانی کے دنوں میں اگر خرچہ سے بچ جانے والی رقم نصاب کے بقدر ہو یا وہ رقم دوسرے اموال کے ساتھ ملنے کی وجہ سے نصاب کے بقدر پہنچ جائے تو شوہر پر قربانی واجب ہوگی۔(56/3)

چوتھی شرط کی وضاحت: مال خالص حرام کا نہ ہو

قربانی عبادت ہے اور اللہ اسی قربانی کو قبول فرماتے ہیں جو حلال مال سے کی جائے۔

خالص حرام (بینک، انشورنس، سود جوا، چوری وغیرہ کا مال)

اس پر قربانی لازم نہیں، اصل مالک کو لوٹانا ضروری ہے۔ اگر مالک معلوم نہ ہو تو ثواب کی نیت کیے بغیر صدقہ کرنا واجب ہے۔(56/4)

حلال+حرام امتیاز ممکن ہو

حلال مال پر قربانی واجب ہے۔جبکہ حرام مال کا حکم خالص حرام کا ہے۔(56/5)

حلال +حرام امتیاز ممکن نہ ہو

اس مال پر قربانی واجب ہے۔(56/6)

نوٹ: جو حضرات قربانی کر رہے ہیں تو بہت اچھا لیکن جو حضرات یہ سمجھ رہے ہیں کہ ان پر قربانی واجب نہیں وہ قربانی واجب نہ ہونے کا از خود فیصلہ کرنے کے بجائے اپنی مالی صورتحال کسی مستند مفتی صاحب کو بتا کر اپنے متعلق قربانی واجب ہونے نہ ہونے کا حکم ضرور معلوم کرلیں۔

مشق: فضائل قربانی

1. قربانی ________ کی سنت ہے۔

2. قربانی کے جانور کے ہر بال ہر اون کے عوض ________ ملتی ہے۔

3. ایّام بقرہ عید میں ________ سے بڑھ کر کوئی عمل اللہ کو پسند نہیں۔

4. جو مالی وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے ایسے شخص کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

____

5. کیا قربانی صرف حاجیوں پر واجب ہے؟

____

____

____

مشق: قربانی کس پر واجب ہے؟

1. جس شخص کی ملکیت میں قربانی کے تین ایام ________ میں یا ________ تولہ سونا، یا ساڑھے ________ تولہ چاندی یا نقدی یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد سامان ان پانچوں میں سے کوئی ایک یا ان پانچوں کا مجموعہ یا ان میں سے بعض کا مجموعہ ساڑھے ________ تولہ چاندی کے برابر ہو تو ایسے شخص پر قربانی واجب ہے۔

2. تجارتی مال سے کیا مراد ہے؟____

____

3. سونا چاندی کے حساب میں وزن کا اعتبار کب ہوگا اور قیمت کا اعتبار کب ہوگا؟________________________

____

4. ضرورت سے زائد سامان مثلاً____

____

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

5. کیا یہ کہنا صحیح ہے کہ جس پر زکوٰۃ واجب نہیں اس پر قربانی بھی واجب نہیں؟

6. زکوٰۃ کے نصاب اور قربانی کے نصاب میں کیا فرق ہے؟

7. کون سے قرضے حساب کرتے ہوئے منہا کیے جائیں گے؟

8. قربانی کی شرائط پائے جانے کا اعتبار کس وقت ہے؟

9. قربانی کے واجب ہونے میں گھر کے ہر فرد کی علیحدہ علیحدہ ملکیت دیکھی جائے گی یا گھر کے بڑے اور سرپرست کی قربانی سب گھر والوں کی طرف سے کافی ہو جائے گی؟

10. اپنی اولاد یا بیوی، والدین کی طرف سے کیا قربانی کرنا واجب ہے؟

11. کیا نابالغ کی طرف سے قربانی کرنا لازم ہے؟

12. اگر مسئلہ کی رو سے کسی پر قربانی واجب نہ تھی پھر بھی اس نے جانور خرید لیا تو کیا حکم ہے؟

13. میراث کے مال پر قربانی کب واجب ہے؟

14. مشترکہ خرچہ سے بچ جانے والی رقم پر قربانی کا کیا حکم ہے؟

15. حرام مال سے قربانی کا کیا حکم ہے؟ ______________________________

____

صحیح ✓ یا غلط x کا نشان لگائیے۔

صورت	واجب ہے	واجب نہیں
(1) اگر کسی شخص کے چار لڑکے ہیں، باپ کے ہمراہ کماتے ہیں اور خوب کماتے ہیں گھر میں بھی سب کچھ، حویلیاں، جائیداد زمین، مال وزر، بیویاں بچے وغیرہ اور سب مشترک رہتے ہیں، ایک جگہ کھانا پینا اور دیگر اخراجات ہیں باپ نے بیٹوں کو حسب مرضی خرچ کرنے کا اختیار دے رکھا ہے تو اس صورت میں اگر سب نصاب کے مالک ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا ______	❑	❑
(2) اگر چار بھائی مشترک ہیں اور سب نصاب کے مالک ہیں باپ کے مرنے کے بعد ترکہ کو تقسیم کر کے الگ نہیں ہوئے، مشترک ہی کماتے اور خرچ کرتے ہیں تو ان چاروں بھائیوں پر نصاب کے مالک ہونے کی وجہ سے الگ الگ ایک ایک حصہ قربانی کرنا ______	❑	❑
(3) اگر حاجی مسافر ہو تو اس پر قربانی کرنا ______	❑	❑
(4) اگر کسی کے پاس ایک سے زائد مکان ہے تو زائد مکان کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک حصہ قربانی کرنا ______	❑	❑
(5) اگر کسی کے پاس ایک ہی مکان ہے لیکن اس میں وہ خود نہیں رہتا بلکہ کرایہ پر دے رکھا ہے اور وہ خود کرایہ کے گھر میں رہتا ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا ______	❑	❑
(6) اپنا گھر چاہے کرایہ پر کسی کو دیا ہو یا بغیر کرایہ کے یونہی کسی کو استعمال کے لیے دیا ہو یا وہ خالی پڑا ہوا ہو اور خود دوسرے مکان میں کرایہ پر رہتا ہو تو ہر ایک صورت میں قربانی میں اس مکان کی قیمت کا ______	❑	❑
(7) اگر ملازم نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی کرنا ______	❑	❑
(8) اگر عورت کا حق مہر معجّل ہے اور شوہر بھی مالدار ہے اور وہ نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی کرنا ______	❑	❑
(9) کسی کے پاس قربانی کا نصاب موجود ہے لیکن اس پر قرضہ بھی ہے، قرض ادا کرنے کے بعد اتنی مالیت بچ جاتی ہے جو نصاب کے بقدر ہے تو اس پر قربانی ______	❑	❑

باب:3

منڈی جانے سے پہلے ان امور کا اہتمام کیجئے

(1)استخارہ

(2)صلوٰۃ الحاجت

(3)مشورہ

(4)نماز کا خیال

(5)نیت کی درستگی

(6)صراحتاً اجازت لینا

(7)مال حلال کا استعمال

(8)پہلے سے جانور پالنا

(9)مسائل کا سیکھنا

(10)حفاظتی دعاؤں کا اہتمام

منڈی جانے سے پہلے ان امور کا اہتمام کیجئے

(1) استخارہ

دو رکعت استخارہ کی نفل پڑھ کر دعا کریں کہ اے اللہ جو معاملہ میرے لئے بہتر ہو اس کی رہنمائی فرما دیں اور جو معاملہ میرے حق میں برا ہو اس سے محفوظ فرمائیں۔(57)

یاد رکھیے جب بندہ ہر کام میں اللہ سے پوچھ پوچھ کر قدم اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی پوری پوری رہنمائی فرماتے ہیں اور استخارہ کرنے کے بعد اللہ وہی کرتے ہیں جو اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے (58) اور جب بندہ بغیر استخارہ کے اپنی عقل پر بھروسہ کر کے اپنے کاموں کو انجام دیتا ہے تو قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا ہے۔

(2) صلوٰۃ الحاجت

دو رکعت صلوۃ الحاجت بھی پڑھ کر اپنے لئے آسانی مانگ لیں کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کے بارے میں جو مانگا جائے ملتا ہے۔(59) نیز گھر سے نکلنے سے پہلے دو رکعت کا پڑھنا گھر سے باہر نکلنے کے بعد کی برائی سے بچا لیتا ہے۔(60)

نوٹ: چار رکعت کے لئے دس منٹ نکال لیجئے دس گھنٹوں کی مشقت سے بچ جائیں گے۔

(3) مشورہ

کسی جاننے والے کو ساتھ لے لیں یا مشورہ کر لیں کیونکہ مشورہ میں برکت ہے۔(61)

(4) نماز کا خیال

ایسے وقت جائیں کہ نماز قضاء نہ ہو نہ جماعت چھوٹے بعض فقہاء نے یہاں تک لکھا ہے کہ جو جانتا ہے کہ جب وہ حج کیلئے جائیگا تو اس کی ایک نماز فوت ہو جائیگی تو اس کیلئے حج کیلئے جانا حرام ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت اس لئے کہ جس کی ایک نماز قضا ہو جائے تو اس کا عوض ستر حج سے کم میں نہیں ہوتا (62) اور جب قربانی اسی لئے کر رہے ہیں کہ اللہ راضی ہو جائیں تو پھر کتنی عجیب بات ہے ایک عمل (قربانی) اس کو راضی کرنے کے لئے کریں اور اسی وقت اس سے بڑا عمل (نماز) چھوڑ کر اس کو

ناراض کر دیں لہذا منڈی میں بھی نماز کی طرف دھیان لگا رہے کہ کہیں باجماعت نماز نہ نکل جائے یہ نہیں کہ گھر جا کر انفرادی نماز پڑھ لیں گے۔

(5) نیت کی درستگی

نیت اگر صحیح نہ ہو تو احادیث میں اس پر بہت وعیدیں آئی ہیں۔

(الف) حدیث میں آتا ہے:

> جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے سب لوگوں کو جمع فرمائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا۔ جس شخص نے اپنے کسی ایسے عمل میں جو اس نے اللہ کے لئے کیا تھا کسی اور کو بھی شریک کیا تو وہ اس کا ثواب اسی دوسرے سے جا کر مانگ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرکت میں سب شرکاء سے زیادہ بے نیاز ہیں۔ (63)

(ب) جو شخص اپنے عمل کو لوگوں کے درمیان مشہور کریگا تو اللہ تعالیٰ اس کے اس ریا والے عمل کو اپنی مخلوق کے کانوں تک پہنچا دیں گے (کہ یہ شخص ریا کار ہے) اور اس کو لوگوں کی نگاہ میں چھوٹا اور ذلیل کر دیں گے۔ (64)

(ج) جو شخص کسی نیک کام میں دکھلاوے اور شہرت کی نیت سے لگے تو جب تک وہ اس نیت کو چھوڑ نہ دے اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی میں رہتا ہے۔ (65) لہٰذا اپنی نیت درست فرمائیں یہ ذہن میں نہ ہو کہ ہماری گلی یا محلہ میں فلاں صاحب نے پچاس ہزار کا جانور خریدا ہے تو بس اب ہماری حیثیت ہو یا نہ ہو لاکھ کا جانور خریدیں گے یا ان کے جانور سے تگڑا خریدیں گے۔

نیز یہ بھی نہیں کہ حیثیت کے باوجود بس سستے سے سستا خریدنا ہے۔ جیسے اپنی خواہشات (موبائل / گاڑی / کھانے پینے) پر خوب خرچ کرتے ہیں اور اچھے سے اچھے کی کوشش کرتے ہیں ایسے ہی اللہ کے حکم کو پورا کرنے میں بھی یہی جذبہ ہو اور قیمتی سے قیمتی چیز دی جائے۔ (66)

نیز جانور خریدنے کیلئے جب رقم نکالیں تو خوشدلی اور طبیعت میں بشاشت اور جوشِ محبت ہو کہ اللہ کے دیئے ہوئے مال کو اللہ کے حکم پر خرچ کر رہا ہوں وہ راضی ہو کر انشاء اللہ اور دیگا۔ طبیعت میں بوجھ نہ ہو۔ (67)

نیز ایسا بھی نہ ہو کہ مقروض ہیں (قربانی واجب نہیں) بس شرمندگی سے بچنے کیلئے کہ لوگ کیا کہیں گے کہ ان کے یہاں قربانی ہی نہیں ہوئی صرف اس وجہ سے جانور خرید رہے ہیں اور قرضہ کی ادائیگی کی فکر نہیں تاہم اگر قربانی کر لی تو ثواب ملے گا۔ (68)

نیز چونکہ قربانی صحیح ہونے کیلئے قربانی کا ثواب یا واجب ادا کرنے کی نیت سے جانور خریدنا یا ذبح کرتے وقت اس نیت کا خیال کرنا ضروری ہے، ورنہ قربانی صحیح نہ ہوگی (69) لہٰذا قربانی کرنے والے یا قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے

کسی نے بھی گوشت کھانے کی یا فروخت کرنے کی نیت کی یا بقرہ عید کے بعد کوئی شادی ہونے والی ہے قربانی کے جانور سے اس کی دعوت نمٹانے کی نیت کی تو قربانی نہیں ہوگی۔(70) البتہ اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے بعض نے واجب یا نفلی قربانی کی نیت کی اور بعض نے عقیقہ یا ولیمۂ مسنونہ کی نیت سے جانور میں حصہ لیا تو شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔ (71)

(6) صراحتہً اجازت لینا

اگر کسی دوسرے شخص (بیوی/بہن بھائی/ والدین/ دوست وغیرہ) کی طرف سے اس کی واجب قربانی آپ اپنی رقم سے کرنا چاہ رہے ہیں تو اس سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اجازت کے بغیر قربانی کرنے کی صورت میں دوسرے کی واجب قربانی ادا نہ ہوگی۔

لہٰذا بہتر یہ ہیکہ ان کو بتادیں کہ میں آپکی طرف سے حصہ یا جانور لینے جارہاہوں ورنہ حصہ یا جانور لانے کے بعد بتادیں۔(72)

البتہ کسی جگہ یہ رواج ہی ہوکہ شوہر اپنی بیوی یا باپ اپنی بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرتا ہے اور بیوی اور اولاد کو بھی یہ بات معلوم ہوتو اس عرف ورواج کی وجہ سے ان کی طرف سے واجب قربانی درست ہوجائیگی صراحتاً اجازت لینا ضروری نہ ہوگا اور جہاں یہ عرف نہ ہوتو واجب قربانی کیلئے صریح اور صاف طور پر اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ اس شخص کی واجب قربانی ادا نہ ہوگی (73) اور اگر کسی زندہ یا مرحوم کی طرف سے نفلی قربانی کرنا چاہ رہے ہیں تو اجازت لینا ضروری نہیں۔ (74)

(7) مالِ حلال کا استعمال

ویسے تو اپنی ضروریات، کھانے پینے، پہننے سواری مکان وغیرہ ہر چیز ہی میں حلال مال لگانا ضروری ہے لیکن جب مال قربانی جیسی اہم عبادت میں اللہ کیلئے لگایا جارہا ہو تو اس میں تو مال کا حلال ہونا بہت ہی زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاک مال ہی کو قبول کرتے ہیں۔ (75)

اور ہمیں پاک مال ہی میں سے خرچ کرنے کا حکم ہے(بقرہ 267) حرام مال سے کوئی صدقہ قبول نہیں ہوگا (76) چنانچہ حرام مال سے تو قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔

(الف) اب اگر کسی کے پاس صرف اور صرف بینک، انشورنس، سود جوا، چوری وغیرہ کی آمدنی ہے اس کے علاوہ حلال آمدنی نہیں ہے۔

(ب) یا حلال اور حرام آمدنیاں ملی جلی ہیں جن میں اکثر حرام آمدنی ہے تو ایسے حضرات مذکورہ آمدنی سے نہ اپنے لئے جانور خریدیں اور نہ اجتماعی اور مشترکہ قربانی میں حصہ لیں اور نہ ہی حلال آمدنی والے مذکورہ آمدنی والوں کو اپنے ساتھ شریک کریں کیونکہ ایسا کرنے کی صورت میں جن کی گائے یا اونٹ میں حصہ لیا ہے ان میں سے کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی (77) بلکہ کوشش کر کے کہیں سے حلال آمدنی کا بندوبست کریں پھر اس رقم سے جانور خریدیں یا حصہ لیں۔

(ج) ہاں اگر بینک انشورنس وغیرہ کی آمدنی کے ساتھ حلال آمدنی بھی ہے اور وہ حرام آمدنی کے ساتھ ملی ہوئی اور مخلوط نہیں ہے بلکہ الگ ہے تو جو حلال آمدنی الگ رکھی ہے اسی سے قربانی کریں۔

(د) اگر آپ کی آمدنی حلال ہے اور آپ اجتماعی قربانی میں حصہ لینے کیلئے جارہے ہیں تو یہ یقین اور دھیان بھی کرلیں کہ اجتماعی قربانی کا انتظام کرنے والا یہ ادارہ، کسی حرام آمدنی والے کی جان بوجھ کر شرکت نہ ہو اس کا بھی خیال رکھتا ہے یا نہیں۔ جس کی آسان صورت یہ ہیکہ محتاط ادارے والے جہاں حصوں کی بکنگ ہوتی ہے وہاں بڑے حروف میں یہ اعلان لکھ کر آویزاں کردیتے ہیں یا حصہ لینے والے کو یہ اعلان پڑھا دیتے ہیں کہ حرام آمدنی والے مثلاً: سود، جوا، بینک، انشورنس، ڈاکہ اور چوری کی رقم والے اجتماعی قربانی میں شرکت نہ کریں ورنہ وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ اب آپ دیکھ لیں کہ اس ادارے نے ایسا کوئی بندوبست کیا ہے یا نہیں۔

(8) پہلے سے جانور پالنا

چونکہ قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے تاکہ اس سے محبت ہو اور پھر اس محبوب جانور کی قربانی کرنے میں زیادہ ثواب ہے اس لئے زیادہ ثواب حاصل کرنے کیلئے چند دن پہلے سے جانور خریدا جائے (78) صرف اس نیت سے اجتماعی قربانی میں حصہ لے لینا کہ کون منڈی کے چکر لگائے اور کون جانور کی دیکھ بھال صفائی ستھرائی، قصائی کے بندوبست کے بکھیڑے برداشت کرے بس اجتماعی قربانی میں حصہ لے لو یہ بڑی محرومی کی بات ہے، ہاں اگر کھال کی وجہ سے جان کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں اجتماعی قربانی میں حصہ لینے کو ترجیح دینا بہتر ہے تاکہ قربانی بھی ہو جائے اور کھال بھی مستحق لوگوں کو مل جائے۔ (79)

(9) مسائل کا سیکھنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

> ہمارے بازار میں انہی کو خرید وفروخت کی اجازت ہے جنہوں نے دین کی سمجھ حاصل کرلی ہو (یعنی خرید وفروخت کے احکام سے واقف ہوں۔ (80)

اس لئے منڈی جانے سے پہلے خرید وفروخت کے موٹے موٹے ضروری احکام ضرور سیکھ لیں، جانور کب خریدنا چاہیے۔ کس سے خریدنا چاہیے۔ کہاں سے کتنے وقت میں خریدنا چاہیے۔

لہٰذا ان مسائل کو منڈی جانے سے پہلے ہی سیکھنے کا اہتمام فرمائیں اور اگر خدانخواستہ ایسا نہیں کر پائے تو کم از کم فہم قربانی کورس ضرور اپنے ساتھ رکھ لیں راستہ میں اور منڈی پہنچنے کے بعد عنوان {منڈی میں ان امور کا اہتمام کریں} اس کو پڑھ لیں اس کے مطابق خریدنے اور عمل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(10) حفاظتی دعاؤں کا اہتمام

رقم کی حفاظت کا بندوبست بھی کرلیں حفاظت کے ظاہری اور دنیاوی اسباب کا تو ہم سب اہتمام کرتے ہیں، مگر جان ومال کی حفاظت کے حقیقی اور یقینی اسباب کو بھول جاتے ہیں ہم سب کو معلوم ہے کہ حَفِیظ (حفاظت کرنے والا) اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہ حفاظت کریں تو کوئی ذرہ برابر بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اب حفیظ نے حفاظت کا ضابطہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ہم کو بتایا، وہ دعاؤں کا اہتمام ہے۔ بس اب جو اسکا اہتمام کریگا خدا کا غیبی نظام حرکت میں آئے گا اور فرشتوں سے اللہ تعالیٰ اس شخص کی جان مال کی حفاظت فرمائیں گے۔ جو شخص گھر سے نکل کر یہ پڑھے

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

میں اللہ کا نام لیکر نکلا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا گناہوں سے بچانا اور نیکیوں کی قوت دینا اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

تو اس کو (غائبانہ) ندا دی جاتی ہے کہ تیری ضرورتیں پوری ہوں گی اور تو (ضرور نقصان سے) محفوظ رہے گا اور ان کلمات کو سن کر شیطان وہاں سے ہٹ جاتا ہے یعنی اس کو بہکانے اور ایذاء دینے سے باز رہتا ہے۔ (81)

(ب) آیۃ الکرسی کے پڑھ لینے سے اللہ کی طرف سے ایک نگران حفاظت کیلئے مقرر ہو جاتا ہے۔(82) لہٰذا گھر سے نکلتے وقت مذکورہ دعا اور آیۃ الکرسی ضرور پڑھ لیں۔

مشق: منڈی جانے سے پہلے ان امور کا اہتمام کریں

(1) منڈی جانے سے پہلے کون سے دس کام کرنے چاہئیں؟

(2) صحیح ✓ یا غلط x کا نشان لگائیے۔

2) اگر کسی دوسرے شخص کی طرف سے اس کی واجب قربانی آپ اپنی رقم سے کرنا چاہ رہے ہیں تو اس سے اجازت لینا ضروری نہیں۔ ❑

(3 اگر کسی کے پاس صرف اور صرف بینک، انشورنس، سود، جوا، چوری وغیرہ کی آمدنی ہے اس کے علاوہ حلال آمدنی نہیں ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ کہیں سے حلال آمدنی کا بندوبست کریں پھر اس رقم سے جانور خریدیں یا حصہ لیں۔ ❑

باب:4

منڈی پہنچ کران امور کا اہتمام کریں

(1) منڈی میں کیسے داخل ہوں؟

(2) منڈی میں کتنی دیر لگائیں؟

(3) کب خریدنا ہے؟

(4) کس سے خریدنا ہے؟

(5) کیسے خریدنا ہے؟

(6) کونسا جانور خریدنا ہے اور کونسا نہیں؟ کس جانور کی قربانی صحیح ہے کس کی نہیں؟

منڈی پہنچ کر ان امور کا اہتمام کریں

(1) منڈی میں کیسے داخل ہوں؟

جب منڈی میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

بازار یا منڈی میں اس کے پڑھنے سے دس لاکھ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں، دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس لاکھ درجے بلند ہوتے ہیں اور اس کے پڑھنے والے کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔(83)

اور یہ بھی پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَافِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْناً فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً (84)

میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ یہاں جھوٹی قسم کھاؤں یا معاملہ میں خسارہ اٹھاؤں

کتنی پیاری دعا ہے خیر اور شر کے سودے اللہ ہی کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جو خیر کا طالب بنے گا خیر پائے گا جو شر سے پناہ مانگے گا بچ جائے گا۔ جو خدا کی طاقت کو کچھ نہ سمجھ کر اس سے نہیں مانگے گا نہ معلوم کہاں کہاں ٹھوکر کھائیگا، لہٰذا یہ دُعا ضرور مانگیں اردو ہی میں مانگ لیں، نیز جب تک جانور مل نہیں جاتا دل ہی دل میں اللہ سے دعا کرتے رہیں کہ اے اللہ جو سودا بہتر ہو وہ کروادیں خسارہ کے سودے سے بچالیں۔

(2) منڈی میں کتنی دیر لگائیں؟

حدیث میں آتا ہے:

سب سے اچھی جگہیں مساجد ہیں اور سب سے بری جگہیں بازار ہیں(85)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تم حتیٰ الامکان ایسے مت بنو کہ بازار میں سب سے پہلے جاؤ اور سب سے آخر میں نکلو، کیونکہ وہ شیطان کے معرکہ کی جگہ ہے اور وہیں اس کا جھنڈا گاڑھا جاتا ہے۔ (86)

لہٰذا جلد از جلد فارغ ہونے کی کوشش فرمائیں، بلاوجہ اپنی حیثیت سے زیادہ جانور کی قیمت معلوم کرنا ان کو دیکھنے کے لئے اِدھر اُدھر جانا، پھر تبصرے کرکے وقت ضائع کرنا، اچھی بات نہیں ہے۔

(3) کب خریدنا ہے؟

(الف) جمعہ کی پہلی اذان کے وقت سے خرید وفروخت کرنا مکروہ تحریمی ہوجاتا ہے کیونکہ اس سے جمعہ کیلئے سَعِیْ (یعنی جمعہ کی نماز کے لئے جانے) میں خلل آتا ہے لہٰذا اگر جمعہ کے دن خریدنے جارہے ہیں تو اس کا خیال کریں۔ (87)

(ب) کسی جانور کے بارے میں فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بات چیت چل رہی ہو اور بیچنے والا ایک قیمت پر رضامند نظر آرہا ہو وہ جانور آپ کو بھی پسند آ گیا اب ایسے موقع پر آگے بڑھ کر اپنے دام لگانا اور دوسرے کا سودا خراب کرکے اپنا سودا بنانے کی کوشش کرنا مکروہ ہے۔ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ (88) ایسا کرنے پر گناہ ہوگا۔

(4) کس سے خریدنا ہے؟

(الف) دیہاتی لوگ جانور فروخت کرنے کے لئے شہر لارہے ہوں اب کوئی شہری شہر سے باہر نکل کر ان کو دھوکہ دے کہ شہر کے نرخ گرے ہوئے ہیں اور اس طرح خود ان سے سستے داموں میں خریدلے کہ جانور لانے والوں کو شہر کے اصل نرخ کا علم ہی نہ ہو۔ ایسا کرنا منع ہے مکروہ تحریمی ہے اس پر گناہ ہوگا۔ (89)

(ب) جس جانور کے متعلق قرائن سے معلوم ہوجائے کہ یہ چوری کا ہے یا غصب شدہ ہے اس کو خریدنا شرعاً جائز نہیں حدیث میں ہے کہ جس نے جانتے ہوئے چوری شدہ مال خریدا وہ بھی چور کے ساتھ اس کے گناہ اور عار میں شریک ہوگا۔ (90)

(5) کیسے خریدنا ہے؟

(الف) اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طور پر مت کھاؤ۔ (91)

(ب) لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ (نہ ضرر پہنچے نہ ضرر پہنچایا جائے) نہ ضرر ایک کی طرف سے پہنچنا چاہئے نہ دوسرے کی طرف سے۔ (92)

(ج) جو شخص دھوکہ دیگا وہ ہم میں سے نہیں۔ (93)

بنیادی طور پر یہ اصول سامنے ہوں اِن کا خیال کیا جائے اس کے علاوہ خریدتے وقت کچھ کرنے کی چیزیں، کچھ نہ کرنے کے کام خاص طور سے احادیث میں آئے ہیں ان کا بھی خیال رکھا جائے۔ مثلاً۔

(د) باہمی لین دین اور خرید وفروخت کے معاملات میں نرمی، چشم پوشی دلیرانہ درگذر اور اپنے حق کا مطالبہ اور تقاضہ کرنے میں احسان سے کام لیں سختی سے بچیں، ایسے کرنے والے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائے رحمت و مغفرت ہے(94) ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔ گزشتہ امتوں میں سے ایک شخص کو صرف اسی بنیاد پر جنت میں داخل کردیا گیا۔(95)

(ھ) سودا طے ہوگیا اب بیچنے والا معاملہ کرکے پچھتا رہا ہے تو بہتر ہے کہ اس پر احسان کرتے ہوئے معاملہ ختم کردیں۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کے ناپسندیدہ معاملہ کو (جس میں اس کو ندامت ہو رہی ہے) ختم کردیگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کو بخش دیگا۔(96)

(و) خریدنے کی نیت نہ ہو تو دام لگا کر دوسرے کو دھوکہ میں نہ ڈالیں حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔(97)

(ز) جھوٹ سے اور جھوٹی قسم سے بچا جائے حدیث میں ہے جو جھوٹی قسم سے مال حاصل کریگا اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ کوڑھی ہوگا(98) دوزخی بھی ہوگا، اس سے برکت ختم ہوجاتی ہے(99) اس سے آبادیاں کھنڈروں میں تبدیل ہوجاتی ہیں(100) لہٰذا خلافِ واقعہ کہنا کہ بھائی ہماری رینج میں نہیں ہے ہم اتنے ہی پیسے لائے ہیں ایسا ہی جانور اس سے سستا ہمیں مل رہا تھا، اس سے بہت پرہیز کیا جائے۔

(ح) جہاں زندہ جانور وزن سے فروخت کرنے کا رواج ہو، وہاں وزن کے حساب سے جانور خریدنا جائز ہے کیونکہ اسمیں دھوکا کم ہوتا ہے اور ناتجربہ کار لوگ نقصان اٹھانے سے بچ جاتے ہیں۔(101)

(ط) منڈی میں اس بات کا خوب اہتمام رہے کہ کہیں کپڑے ناپاک نہ ہوجائیں، نیز نماز کی طرف بھی دھیان لگا رہے کہیں نماز یا جماعت نکل نہ جائے۔

(6) کونسا جانور خریدنا ہے اور کونسا نہیں؟/کس جانور کی قربانی صحیح ہے کس کی نہیں؟

چونکہ قربانی کا جانور بارگاہ خداوندی میں پیش کیا جاتا ہے اس لئے بہت عمدہ موٹا تازہ صحیح سالم، عیبوں سے پاک ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے گری پڑی حیثیت کا جانور اختیار کرنا ناسمجھی بھی ہے اور ناشکری بھی ہے۔

اس جانور کی قربانی صحیح جس میں چار باتیں پائی جائیں:

1) مخصوص جنس ہو 2) عمر پوری ہو

3) قربانی سے مانع کوئی عیب نہ ہو 4) جانور ملکیت میں ہو یا مالک کی طرف سے قربانی کی اجازت ہو

1) مخصوص جنس ہو:

(الف) قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں۔(102)

پہلی قسم: اونٹ نر و مادہ۔(103)

دوسری قسم: بکرا بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ نر و مادہ (104)

تیسری قسم: گائے بھینس نر و مادہ

ان جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور (گھوڑے، مرغ، ہرن، نیل گائے وغیرہ) کی قربانی درست نہیں۔(105)

(ب) جانور میں اصل اعتبار، ماں/ مادہ کا ہے اگر وہ ان جانوروں میں سے ہے جس کی قربانی درست ہے تو اس سے پیدا ہونے والے بچے کی قربانی بھی درست ہے چنانچہ ہرن اور بکری سے، اگر کوئی بکرا/ بکری پیدا ہوئے تو یہ بکری ہی کی جنس کہلائیں گے ہرن کی نہیں لہٰذا ان کی قربانی درست ہوگی۔(106)

اسی طرح جرسی گائے کی قربانی بھی درست ہے عام گائیوں کی طرح اس کی پشت پر کوہان کی طرح ابھار نہیں ہوتا اور فطری طریقہ کے برخلاف (ولایتی بیل کے نطفہ کو انجیکشن کے ذریعہ گائے کے رحم میں پہنچا کر) اس کی پیدائش ہوتی ہے۔البتہ اس کو ذبح کرنا بہتر نہیں ہے۔(107)

(ج) بھیڑ سے بکری افضل ہے۔(108) مادہ کی قربانی نر کی قربانی سے بہتر ہے (109) اگر بڑے جانور گائے وغیرہ کے ساتویں حصہ کی قیمت اور بکری کی قیمت برابر ہے اور گوشت بھی برابر ہے تو بکری خریدنا افضل ہے۔(110)

(د) خصی بکرے، مینڈھے، بیل کی قربانی جائز ہے اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خصی جانور کی قربانی فرمائی ہے اس لئے یہ عیب نہیں نیز یہ کہ اس سے گوشت اچھا ہوتا ہے بدبو ختم ہو جاتی ہے اور گوشت اچھی طرح پکتا ہے اور کھانے میں لذیذ ہوتا ہے اور جانور موٹا تازہ ہوتا ہے لوگوں کو کاٹتا نہیں۔(111)

- **قیمت کے اعتبار سے جانور میں دیکھنے کی چیزیں:**

جس قربانی کی قیمت زیادہ ہو وہ بہتر ہے اور اگر دو جانوروں کی قیمت برابر ہو لیکن ایک کا گوشت زیادہ ہے تو وہی بہتر اور افضل ہے۔(112)

تاہم آج کل مہنگے ترین جانوروں کی خریداری کا فیشن بنتا چلا جا رہا ہے۔اس سے بچنا چاہیے اس کے بجائے اگر زیادہ تعداد میں قربانی کرنے کا رجحان بنایا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

- گوشت کے اعتبار سے جانور میں دیکھنے کی چیزیں:

(1) اگر فقراء اور نادار، ضرورت مند لوگ زیادہ ہوں تو زیادہ گوشت والے جانور کو خریدنا افضل ہے۔(113)

(2) اور اگر ضرورت مند لوگ کم ہوں تو پھر جس جانور کی قیمت زیادہ اور گوشت عمدہ ہو وہ افضل ہے۔ (114)

(3) بہت زیادہ فربہ اور موٹے تازے جانور کی قربانی مستحب ہے چنانچہ ایک فربہ موٹے تازے عمدہ گوشت والے بکرے کی قربانی دو کمزور دبلے بکروں کی قربانی سے افضل ہے۔ (115)

2) عمر پوری ہو:

نمبر شمار	جانور	عمر	مذکورہ عمر کی پہچان اور علامت
1	اونٹ/ اونٹنی	کم از کم 5 سال کا ہونا ضروری ہے (116) اگر عمر 5 سال سے ایک گھنٹہ بھی کم ہوئی تو قربانی درست نہ ہوگی	چونکہ اکثر منڈی سے جانور خریدا جاتا ہے گھر کا پالتو نہیں ہوتا لہٰذا جانور کی صحیح عمر معلوم نہیں ہو پاتی، اس لیے سامنے کے دو پکے دانتوں کو دیکھ لیا جاتا ہے۔ اگر یہ دو دانت نکل گئے ہیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ جانور پوری عمر کا ہے لیکن شریعت میں دو دانت نکلنا ضروری نہیں جانور کی مذکورہ عمر کا پورا ہونا ضروری ہے۔
2	گائے/ بیل /بھینس/ بھینسا	کم از کم 2 سال کا ہونا ضروری ہے (117) اگر عمر 2 سال سے ایک گھنٹہ بھی کم ہوئی تو قربانی درست نہ ہوگی	
3	بکرا/ بکری	کم از کم ایک سال کا ہونا ضروری ہے (118) اگر عمر 1 سال سے ایک گھنٹہ بھی کم ہوئی تو قربانی درست نہ ہوگی	لہٰذا اگر جانور اپنے یا کسی جاننے والے کے گھر کا پلا ہوا ہے اور مذکورہ عمر کے پورا ہونے کے باوجود دانت نہیں نکلے یا جانور بیچنے والا جانور کی عمر پوری بتلاتا ہے اور ظاہری حالات سے بھی یہی لگتا ہے کہ وہ سچ کہہ رہا ہے تو اس کی بات پر اعتماد کرنا جائز ہے۔(120)
4	بھیڑ/ دنبہ	ان کی عمر ایک سال ہونی چاہیے، البتہ اگر بھیڑ/ دنبہ چھ ماہ کے ہوں مگر اس قدر صحت مند اور موٹے ہوں کہ دیکھنے میں پورے سال کے معلوم ہوتے ہوں جس کی علامت یہ ہے کہ انہیں سال کی بھیڑوں/ دُنبوں میں چھوڑ دیا جائے تو دیکھنے والا ان میں فرق نہ کر سکے تو سال سے کم عمر ہونے کے باوجود ان کی قربانی جائز ہے اگر چھ ماہ سے عمر کم ہو تو کسی صورت میں قربانی درست نہیں خواہ بظاہر کتنے ہی بڑے لگتے ہوں (119)	الغرض دو دانت صرف علامت اور پہچان ہیں معیار اور شرط نہیں، اصل معیار اور شرط جانور کی مذکورہ عمروں کا پورا ہونا ہے۔(121)

3) قربانی سے مانع کوئی عیب نہ ہو:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:

حضورؐ نے ہمیں حکم دیا کہ قربانی کے جانور کے آنکھ، کان خوب اچھی طرح دیکھ لیں۔ (122/1)

اصول1: عیب قلیل (مثلاً تہائی اوراس سے کم) معاف ہے، عیب کثیر (تہائی سے زائد) قربانی سے مانع ہے۔

اصول2: جانور کے اندر ہر وہ عیب جو اس کے حسن کو ختم کردے یا اس کی منفعت کو ختم کردے تو وہ عیب قربانی سے مانع ہوگا۔

اصول3: جانور کو ذبح کرتے ہوئے کوئی عیب پیدا ہوگیا تو وہ قربانی درست ہونے سے مانع نہیں ہے۔(122/2)

اس لئے مندرجہ ذیل چیزیں اچھی طرح دیکھ لیں یا جانور کے جس عضو کے متعلق شبہ ہو اس کا حکم اس کتاب کے صفحہ 51 تا 54 سے معلوم کرلیں۔

(الف) سینگ

(1) جس جانور کے ایک یا دو سینگ جڑ سے اکھڑ گئے ہوں اندر کی مینگ بھی ختم ہوگئی ہو تو اسکی قربانی درست نہیں (123)

(2) جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں (لیکن عمر پوری ہو) اس کی قربانی درست ہے مگر خلاف اولیٰ ہے (124)

(3) جس کے ایک یا دونوں سینگ کچھ ٹوٹ چکے ہوں مگر ٹوٹنے کا اثر جڑ تک نہ پہنچا ہو اس کی قربانی درست ہے مگر خلاف اولیٰ ہے(125)

(4) جس جانور کے ایک یا دونوں سینگ کے اوپر کا خول اتر گیا ہو اس کی قربانی درست ہے(126)

(ب) دماغ

(1) جس جانور کو مرض جنون اس حد تک لاحق ہوگیا ہو کہ چارہ بھی نہ کھا سکے اس کی قربانی درست نہیں (127)

(2) وہ مجنون جانور جو موٹا تازہ ہو جس کا جنون اس حد تک نہ پہنچا ہو کہ چارہ نہ کھا سکے اس کی قربانی جائز ہے مگر بہتر نہیں(128)

(ج) کان

(1) جس جانور کے پیدائشی طور پر دونوں یا ایک کان نہ ہوں تو اس کی قربانی درست نہیں (129)

(2) جس جانور کے کسی کان کا تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی بھی درست نہیں(130)

(3) جس جانور کے دونوں کان ہیں اور صحیح سالم ہیں لیکن ذرا چھوٹے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہے(131)

(4) جس جانور کا کان لمبائی میں چیرا ہوا ہو یا اس کے منہ کی طرف سے پھٹ جائے اور لٹکا ہوا ہو یا پیچھے کی طرف سے پھٹا ہو

اہو یا جس کے کان میں سوراخ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے اگرچہ بہتر نہیں (132)

(د) آنکھ

(1) جو جانور اندھا ہو یا بالکل کانا ہو کہ اس کا کانا پن واضح نظر آتا ہو یا اس کی آنکھ کی تہائی روشنی سے زیادہ روشنی چلی گئی ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں (133)

(2) بھینگی آنکھ والے جانور کی قربانی درست ہے (134)

(ھ) ناک

جس جانور کی ناک نہیں ہے یا ایک تہائی یا اس سے زیادہ کٹ چکی ہے اس کی قربانی درست نہیں (135)

(و) دانت

(1) جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں یا اکثر گر جانے یا گھس جانے کی وجہ سے چارہ نہ کھا سکتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں (136)

(2) جس جانور کے دانت گر گئے ہوں لیکن جو باقی ہیں وہ تعداد میں گر جانے والے دانتوں سے زیادہ ہیں تو اس کی قربانی درست ہے بشرطیکہ وہ چارہ کھا سکتا ہو (137)

نوٹ: دو دانت کا ہونا جانور کی عمر کے پورا ہونے کی صرف علامت اور پہچان ہے، اصل اعتبار عمر کا ہے۔

(دیکھیں عنوان نمبر 2 عمر پوری ہو)

(ز) زبان

(1) جس جانور کی پوری یا تہائی سے زائد زبان کٹی ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ چارہ نہ کھا سکے تو اس کی قربانی درست نہیں (138)

(2) بکری جس کی زبان کٹ گئی ہو لیکن چارہ بآسانی کھا سکتی ہو اس کی قربانی جائز ہے مگر بہتر نہیں (139)

(3) جس جانور کی غذا صرف نجاست اور گندگی ہو اس کی قربانی درست نہیں البتہ اگر چند روز کے لئے باندھ کر چارہ کھلایا جائے۔ کھلا اور آزاد نہ پھرنے دیا جائے تاکہ گندگی اور غلاظت میں منہ نہ ڈالے تو اس کی قربانی درست ہے۔ اگر اونٹ ہے تو 40 دن، گائے، بھینس، بیل وغیرہ کو 20 دن اور بکرا، بکری کو 10 دن باندھ کر چارہ کھلایا جائے (140)

(ح) حلق

جس جانور کو کھانسی ہو اس کی قربانی درست ہے۔(141)

(ط) پیٹ

(1) جس جانور کے پیٹ میں بچہ ہو اس کی قربانی بھی صحیح ہے۔البتہ جان بوجھ کر ولادت کے قریب جانور کو خرید کر ذبح کرنا مکروہ ہے(142)

(2) رسولی والے جانور کی قربانی بھی درست ہے(143)

(3) بانجھ (ولادت سے عاجز) جانور کی قربانی درست ہے، بانجھ ہونا قربانی کے لئے عیب نہیں(144)

(ی) دُم

(1) جس جانور کی پیدائش ہی سے دُم نہیں اس کی قربانی جائز نہیں(145)

(2) جس جانور کی دُم کا تہائی حصے سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں(146)

(3) دنبے کی چکتی کے نیچے ایک چھوٹی سی دُم ہوتی ہے، یہ دُم اگر ٹوٹ جائے یا پوری دُم کٹی ہوئی ہو تو بھی قربانی جائز ہے کیونکہ دنبے کی دُم کا اعتبار نہیں(147)

(4) وہ بھیڑ بکری جس کی دُم پیدائشی طور پر بہت چھوٹی ہو اس کی قربانی درست ہے۔(148)

(ک) چکتی

جس جانور کی چکتی کا تہائی حصے سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں۔(149)

(ل) ٹانگ

(1) جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ صرف تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں یا تو ہے ہی نہیں یا چوتھا پاؤں ہے تو مگر اس سے چل نہیں سکتا یعنی چلنے میں اس سے کچھ سہارا نہیں لیتا جسم کا وزن اس پر نہیں رکھتا تو اس کی قربانی درست نہیں(150)

(2) اگر چلتے وقت چوتھا پاؤں جس میں لنگ ہے زمین پر ٹیک کر چلتا ہے اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے مگر بہتر نہیں(151)

(م) تھن

(1) جس اونٹنی، گائے، بھینس کے چاروں تھن کٹ گئے ہوں یا دو کٹ گئے ہوں یا چاروں تھنوں کی گھنڈیاں (سرا) نہ ہوں یا دو کی نہ ہوں یا چاروں تھن خشک ہو جائیں یا دو تھن خشک ہو جائیں یا چاروں تھن یا دو تھن اس طرح زخمی ہوں کہ بچہ کو دودھ نہ پلا سکے تو ایسی اونٹنی، گائے، بھینس کی قربانی درست نہیں(152)

(2) اونٹنی، گائے، بھینس کا ایک تھن کٹ گیا یا ایک تھن کا سرا کٹ گیا یا ایک تھن خشک ہو گیا یا ایک تھن اس طرح زخمی ہو گیا کہ بچہ کو دودھ نہ پلا سکے تو اس کی قربانی جائز ہے(153)

(3) جس بھیڑ، بکری، دُنبی کے دونوں تھن یا ایک تھن کٹ گیا یا ایک تھن کا بھی سِرا کٹ گیا یا ایک تھن خشک ہو گیا یا ایک تھن اس طرح زخمی ہو گیا کہ اس سے دودھ نہ پلا سکے تو ایسی بھیڑ، بکری، دُنبی کی قربانی درست نہیں(154)

(ن) کھال

(1) بہتر یہ ہے کہ ایسا جانور خریدا جائے جس کی کھال اور ظاہری جسم پر کوئی زخم کا نشان یا زخم کا داغ نہ ہوتا ہم ایسے جانور کی قربانی درست ہے بشرطیکہ زخم کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو(155)

(2) اگر کسی جانور کو خارش یا جلدی بیماری ہے اور اس کا اثر کھال سے گزر کر گوشت تک پہنچ گیا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں(156)

(3) جو جانور خارش کی وجہ سے بالکل کمزور ہو گیا تو اس کی قربانی بھی درست نہیں(157)

(4) جس جانور کے بال اون کاٹ لئے گئے ہوں اس کی قربانی درست ہے(158)

(س) ہڈی

انتادبلا لاغر جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو یا جو ذبح کرنے کی جگہ تک خود نہ جا سکتا ہو اس کی قربانی درست نہیں(159)

4) جانور ملکیت میں ہو یا مالک کی طرف سے قربانی کی اجازت ہو

قربانی کرنے والا اس جانور کا مالک ہو یا اسے جانور ذبح کرنے کی اجازت ہو، چاہے صراحتاً چاہے دلالۃً۔

جانور خریدنے کے بعد یہ دُعا پڑھیں اور کچھ صدقہ کریں

(1) جانور خریدنے کے بعد اس کی پیشانی پر، اونٹ ہو تو اس کے کوہان پر ہاتھ رکھ کے یہ دعا پڑھیں۔ ان شاء اللہ جانور پریشان نہیں کریگا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ مِنۡ خَیۡرِھَا وَ خَیۡرِ مَا جَبَلۡتَھَا عَلَیۡہِ وَ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا جَبَلۡتَھَا عَلَیۡہِ

اے اللہ میں تجھ سے اس کی اور اس کی پیدائشی خصلت کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے۔ اور اس کے شر سے اور اس کی پیدائشی خصلت کے شر سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے پناہ مانگتا ہوں۔(160)

(2) جانور خریدنے کے بعد کچھ صدقہ بھی کر دیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ خرید و فروخت کرتے وقت انسان سے غلطیاں ہو ہی جاتی ہیں۔ جھوٹی بات زبان سے نکل جاتی ہے، قسم کھا بیٹھتا ہے لہذا صدقہ کر کے اس کی تلافی کر لی جائے (161/1)

(7) کس جانور میں کتنے افراد شریک ہو سکتے ہیں؟

1	جن جانوروں میں شرکت نہیں ہو سکتی ہے۔	بکرا/ بکری، بھیڑ/ دنبہ/ مینڈھا (اسی طرح ایک بکرا/ بکری بھی پورے گھرانے کی طرف سے جائز نہیں۔(161/2)
2	جن جانوروں میں شرکت ہو سکتی ہے۔	اونٹ، گائے، بیل، بھینس
3	شرکت کی صورتیں	1) صرف سات افراد شریک ہوں تو جائز ہے۔ 2) سات سے کم افراد شریک ہوں تو جائز ہے۔ 3) سات سے زیادہ افراد شریک ہوں تو ناجائز ہے۔(161/3)
4	شرکت کا اصول	کسی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، ساتویں کے بعد اگر کسر ہو تو کوئی حرج نہیں۔ جیسے: چھ آدمیوں کا گائے، اونٹ میں شریک ہونا۔(161/4)

(8) کس کس کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہیں؟

1	نفلی قربانی	نفلی قربانی زندہ کی طرف سے بھی کی جاسکتی ہے اور مردہ کی طرف سے بھی کی جاسکتی ہے۔(161/5)
2	اصول	بغیر اجازت کے کسی کی طرف سے نفلی قربانی کرنے سے وہ قربانی اصل (ذبح کرنے والے) کی طرف سے ادا ہوتی ہے۔ لیکن ثواب اس کو پہنچتا ہے جس کی ذبح کرنے والے نے نیت کی ہو۔(161/6)
3	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے نفلی قربانی	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے نفلی قربانی کرنا درست ہے، البتہ کئی افراد کے مشترکہ طور پر کرنے (مثلاً چھ افراد کا ساتواں حصہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کرنا) کے بجائے کوئی ایک شخص مکمل ایک حصہ اپنی طرف سے کرے۔(161/7)

مشق: منڈی پہنچ کر ان امور کا اہتمام کریں۔

1. منڈی میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھیں۔____________________________________

2. جس جانور کے متعلق قرائن سے معلوم ہو جائے کہ یہ چوری کا ہے یا غصب شدہ ہے اس کو خریدنا________ ہے۔

3. خریدتے وقت بنیادی طور پر کن تین اصولوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

1.________________ 2.________________ 3.________________

4. جہاں زندہ جانور وزن سے فروخت کرنے کا رواج ہو، وہاں وزن کے حساب سے جانور خریدنا________ ہے۔

5. قربانی کے جانور_____ قسم کے ہیں۔ 1.________ 2.________ 3.________

6. کون سا جانور خریدنا ہے کون سا نہیں؟

	جائز نہیں	جائز ہے	مکروہ ہے	بیانات
1.	☐	☐	☐	خصی بکرے، مینڈھے، بیل کی قربانی۔
2.	☐	☐	☐	جس جانور کی پوری یا تہائی سے زیادہ زبان کٹی ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ چارہ نہ کھا سکے۔
3.	☐	☐	☐	جان بوجھ کر ولادت کے قریب جانور کو خرید کر ذبح کرنا۔
4.	☐	☐	☐	جس جانور کی دُم کا تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو اس کی قربانی۔
5.	☐	☐	☐	جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ صرف تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں یا تو ہے ہی نہیں یا چوتھا پاؤں ہے تو مگر اس سے چل نہیں سکتا یعنی چلنے میں اس سے کچھ سہارا نہیں لیتا جسم کا وزن اس پر نہیں رکھتا تو اس کی قربانی۔
6.	☐	☐	☐	جو جانور خارش کی وجہ سے بالکل کمزور ہو گیا ہو تو اس کی قربانی۔
7.	☐	☐	☐	اتنا دُبلا لاغر جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو یا جو ذبح کرنے کی جگہ تک خود نہ جا سکتا ہو اس کی قربانی۔
8.	☐	☐	☐	ایسے اونٹ/ اونٹنی کی قربانی جس کی عمر 5 سال ہو۔

المرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

	جائز نہیں	جائز ہے	مکروہ ہے	بیانات
9.	☐	☐	☐	ایسی گائے/بیل /بھینس/بھینسا کی قربانی جس کی عمر 1 سال ہو۔
10.	☐	☐	☐	جس جانور کے ایک یا دو سینگ جڑ سے اکھڑ گئے ہوں اندر کی مینگ بھی ختم ہوگئی ہوتو اس کی قربانی۔
11.	☐	☐	☐	جس جانور کے کسی کان کا تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہوتو اس کی قربانی۔
12.	☐	☐	☐	جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں یا اکثر گر جانے یا گھس جانے کی وجہ سے چارہ نہ کھا سکتا ہوتو اس کی قربانی۔
13.	☐	☐	☐	اگر دونوں کان ہیں اور صحیح سالم ہیں لیکن ذرا چھوٹے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی
14.	☐	☐	☐	جس جانور کے پیدائشی سینگ نہیں ہیں لیکن عمر اتنی ہوچکی ہے جتنی قربانی کے جانور کی ہونی لازم ہے تو اس کی قربانی
15.	☐	☐	☐	اگر سینگ نکل آئے اور ان میں سے ایک یا دونوں کچھ ٹوٹ گئے ہوں تو اس کی قربانی
16.	☐	☐	☐	اگر مادہ جانوروں کی قربانی کی اور اس کے پیٹ میں سے بچہ نکل آیا تو اس کی قربانی
17.	☐	☐	☐	اگر کسی نے قربانی کا جانور خرید لیا پھر اس میں کوئی ایسا عیب پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے قربانی درست نہیں تو اس کے بدلے میں دوسرا جانور خرید کر قربانی کر دی تو اس کی قربانی

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب:5

جانور خریدنے کے بعد سے شبِ عید تک کرنے کے کام

(1) جانور کے گلے میں گھنٹی ڈالنا/نمود و نمائش/تصویر

(2) مناسب جگہ باندھنا

(3) خریدنے کی مشقت پر ثواب کی امید رکھنا

(4) حقوق کا خیال رکھنا

(5) جانور کے تبدیل کرنے، گم ہو جانے وغیرہ کے مسائل

(6) شبِ عید کی فضیلت

(7) شبِ عید کے اعمال

(8) شبِ عید کی کوتاہیاں

جانور خریدنے کے بعد سے شبِ عید تک کرنے کے کام

(1) جانور کے گلے میں گھنٹی ڈالنا/نمود و نمائش/تصویر

جانور کے گلے میں جو گھنٹی ڈالتے ہیں اس سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

ایک حدیث میں ہے:

جن لوگوں کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو (رحمت کے) فرشتے ان کے ساتھ نہیں رہتے۔(162)

لہٰذا جانور کے گلے میں اگر پہلے سے گھنٹی ڈلی ہوئی ہے تو اتار دیں، نہیں ہے تو جو جانور رحمت حاصل کرنے کے لیے خریدا گیا ہے، ایک گھنٹی کی وجہ سے رحمت سے دوری کے اسباب پیدا نہ کریں۔

جانور کی نمود و نمائش کرنا دوسرے کے جانور کو ہلکا اور کمتر اپنے جانور کو اعلیٰ ثابت کر کے اپنی قربانی کو ضائع ہونے سے بچائیں ایسے ہی اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے لیے خریدے گئے جانور کی تصویریں کھینچنا، مووی بنانا، جانور کو دیکھنے کے لیے عورتوں کا بے پردہ گھر سے باہر آجانا کہاں کی عقلمندی ہے؟

نیز اپنی مجالس میں یا دوستوں میں قربانی کے جانور کی قیمت کا ذکر نہ کیجیے اور نہ ہی مہنگائی کو کوسنے کیونکہ آپ نے ذبح اللہ تعالیٰ کے قرب کے لیے کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ تو ہر بات سن لیتا ہے، اس لیے اس قربانی کو اپنے دل کی خوشی سے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیجیے۔

سوچئے اگر آپ کے پاس کوئی مہمان آجائے اور اپ اس کے لیے ایک جانور ذبح کریں اور وہ آپ سے یہ سن لے کہ آپ کی خدمت میں پیش کی جانے والی ضیافت کی قیمت اتنی اور اتنی ہے تو مہمان کا ردعمل کیا ہوگا؟ اور وہ آپ کو کیا سمجھے گا؟

(2) مناسب جگہ باندھنا

جانور کو اگر گھر میں جگہ ہو تو گھر میں باندھا جائے۔ اور اگر باہر باندھنا ہو تو ایسی جگہ باندھا جائے جس سے آنے جانے والوں کا راستہ نہ رکے گلیوں میں جانوروں کے لیے اس طرح سے ٹینٹ لگانا کہ راستہ ہی بند ہو جائے اور لوگوں کو مسلسل پریشانی کا سامنا کرنا پڑے انتہائی نامناسب بات ہے، حدیث میں راستہ کے حقوق میں سے ایک حق یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ راستہ کو اس طرح استعمال کرنا چاہئے جس سے لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔(163)

ایک صحابی معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوا تو

لوگوں نے ایک منزل میں راستہ میں اتر کر لوگوں کے راستہ کو روک لیا، یعنی ان کے لیے گزرنے اور آنے جانے کا راستہ نہیں چھوڑا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ منظر دیکھا تو آپ نے ایک شخص کو بھیجا کہ لشکر کو میرا یہ پیام سنا دو کہ جو شخص منزل پر اس طرح اترے گا جس سے لوگوں کا راستہ تنگ یا منقطع ہو جائے تو اس کا جہاد معتبر نہیں، کالعدم ہے۔(164)

(3) خریدنے کی مشقت پر ثواب کی امید رکھنا

کسی فریضے کی ادائیگی میں جو تکلیف اور مشقت آئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر بھی اجر ملتا ہے، لہٰذا اگر منڈی میں کافی وقت لگ گیا یا اور کسی قسم کی پریشانی ہوتی ہے تو بار بار اس کو بیان کر کے اپنے اجر کو ضائع نہ کیا جائے۔(165)

(4) حقوق کا خیال رکھنا

جانور لے لینے کے بعد جانور کے حقوق کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کی صرف اس عمل پر بخشش فرما دی کہ اس نے ایک کتے کو پانی پلایا تھا۔(166) اور ایک عورت جہنم کی مستحق اس وجہ سے ہوئی کہ اس نے بلی کو باندھ کے رکھا (اور بھوکا مار ڈالا)۔(167)

ایک حدیث میں ہے:

> صحابہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ کیا جانوروں (کی تکلیف دور کرنے) میں بھی ہمارے لیے اجر و ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! ہر (زندہ) اور تر جگر رکھنے والے جانور (کی تکلیف دور کرنے) میں ثواب ہے۔(168)

لہٰذا

(1) جانور کی خدمت کریں، اس سے انسیت پیدا کریں اور اسے کسی قسم کی ایذاء و تکلیف نہ پہنچائیں۔

(2) جانور کو صاف ستھرا رکھیں اور اردگرد بھی صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھیں۔

(3) نہ تو جانور کو دوڑایا اور بھگایا جائے، نہ بے وقت (کھانے، پینے، سونے اور آرام کرنے کے وقت) ان کو گھمایا اور پھرایا جائے۔(169)

(4) نہ ایک جانور کو دوسرے جانور کے ساتھ لڑایا جائے۔(170)

(5) نہ ان کو ڈرایا اور خوف زدہ کیا جائے۔ خصوصاً ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح کرنا تو بڑی بے رحمی کی بات ہے۔(171)

(6) نہ ان کے گلے پیر وغیرہ میں ایسا پٹا، ہار وغیرہ ڈالا جائے جس سے زخمی ہو جانے کا اندیشہ ہو حدیث میں ہے کہ جانور کے گلے میں تانت نہ لگاؤ۔ (کیونکہ اس سے گلہ کٹ جانے کا خطرہ ہے)(172)

(7) ان کو سردی گرمی سے بچایا جائے۔

(8) بروقت ان کے کھانے پینے کا بندوبست کیا جائے ایک حدیث میں آتا ہے کہ (ایک دفعہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ تھا، جب اس اونٹ نے آپ کو دیکھا تو دردبھری آواز نکالی (جیسے بچے کے پیدا ہوجانے پر اونٹنی کی آواز نکلتی ہے) اور اس کی آنکھوں سے آنسو بھی جاری ہوگئے رسول اللہ اس کے قریب تشریف لے گئے اور آپ نے اس کی کنوتیوں پر اپنا دستِ شفقت پھیرا (جیسے کہ گھوڑے یا اونٹ کو پیار کرتے وقت ہاتھ پھیرا جاتا ہے) وہ اونٹ خاموش ہوگیا پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ: یہ اونٹ کس کا ہے؟ اس کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری نوجوان آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یہ اونٹ میرا ہے آپ نے فرمایا کہ اس (بے چارے بے زبان) جانور کے بارے میں تم اللہ سے ڈرتے نہیں جس نے تم کو اس کا مالک بنایا ہے اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور زیادہ کام لے کر تم اس کو بہت دکھ پہنچاتے ہو۔(173)

(9) اگر جانور میں دیگر رشتہ دار شریک ہوں تو بقیہ حصہ داروں کو بھی تمام معاملات میں ساتھ لے کر چلیں۔

اہم بات

جانور کی دیکھ بھال میں ایسے مشغول اور منہمک ہوجانا کہ دیگر فرائض نماز وغیرہ میں چھوٹ جائیں، اور جو جانور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے لایا گیا تھا اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا جارہا ہو یہ بڑی نادانی کی بات ہے۔ خصوصاً عین جماعت کے وقت مسجد کے سامنے جانور کو دوڑاتے پھرنا اور مسجد میں نہ آنا تو کھلی بغاوت ہے۔

(5) جانور کے تبدیل کرنے، گم ہوجانے وغیرہ کے مسائل

1) پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی

گھر میں پالے ہوئے جانور کے بارے میں یہ نیت کی کہ قربانی کے ایام میں اس جانور کی قربانی کرے گا تو اس نیت سے اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی، ایسے جانور کو بدلنا اور فروخت کرنا بھی جائز ہے (یعنی جس کی ملکیت میں پہلے ہی سے جانور ہو تو اس کی قربانی کی نیت کر لینے سے اس کی قربانی لازم نہیں ہوتی۔(174)

2) جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی

اگر جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی بعد میں قربانی کرنے کی نیت کی تو اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی۔(ایسے جانور کو بدلنا اور فروخت کرنا بھی جائز ہے)(175)

3) جانور خریدتے وقت قربانی کی نیت تھی

اگر ایک جانور قربانی کی نیت سے خریدا گیا اور اس کے بدلہ میں دوسرے جانور کی قربانی کرنا چاہیں تو دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت کا نہ ہونا چاہیے اور دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر خریدا تو پہلے اور دوسرے جانور کی قیمت میں جتنا فرق ہے اس کو صدقہ کر دیں۔(176)

4) جانور گم ہوگیا

اگر صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لیے جانور خریدا پھر جانور گم ہوگیا تب اس شخص نے قربانی کے لیے دوسرا جانور خریدا پھر قربانی کرنے سے پہلے گم شدہ جانور بھی مل گیا، اب اس کے پاس کل دو جانور ہوگئے تو اس صورت میں دونوں جانوروں میں سے کسی ایک جانور کی قربانی کرنا واجب ہے، دونوں کی نہیں، البتہ دونوں جانوروں کی قربانی کر دینا مستحب ہے۔
لیکن اگر مذکورہ صورتحال کسی ایسے شخص کو پیش آئی جس پر قربانی واجب نہیں تھی تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ اس شخص پر قربانی واجب نہیں تھی لیکن قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کی وجہ سے قربانی واجب ہوگئی اب جب دو جانور اس نیت سے خریدے تو دونوں کی قربانی لازم ہوگی۔(177)

(6) شبِ عید کی فضیلت

جس شخص نے دونوں عیدوں (عید الفطر، عید الاضحیٰ) کی راتوں کو ثواب کا یقین رکھتے ہوئے زندہ رکھا تو اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہوجائیں گے۔(178)
یعنی قیامت کے ہولناک اور دہشت ناک دن میں جب ہر طرف خوف و ہراس اور وحشت اور گھبراہٹ پھیلی ہوئی ہوگی ایسے قیامت خیز دن میں اللہ تعالیٰ اس بندہ کو پر تنعم اور باسعادت زندگی بخشیں گے خوف و دہشت کا دور دور کوئی نشان نہ ہوگا ہر بھلائی اس کے قدم چومے گی اس پر رحمت ہی رحمت برستی ہوگی اور وہ پر لطف اور پر مسرت زندگی میں مگن ہوگا۔(179)
جس شخص نے (ذکر و عبادت کے ذریعہ) پانچ راتیں زندہ رکھیں، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی (وہ پانچ راتیں یہ ہیں)
1) آٹھ ذی الحجہ کی رات۔ 2) عرفہ کی رات۔ 3) بقر عید کی رات۔ 4) عید الفطر کی رات۔ 5) پندرھویں شعبان کی رات۔(180)

(7)شبِ عید کے اعمال

1) فرض نمازیں خصوصاً عشاء وفجر کا اہتمام

حدیث میں ہے:

جو شخص ان پانچ فرض نمازوں کو پابندی سے پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا۔(181)

جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جو فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔(182)

حدیث میں ہے کہ اگر لوگوں کو عشاء اور فجر کی نمازوں کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ ان نمازوں کے لیے مسجد جاتے، چاہے انہیں (کسی بیماری کی وجہ سے) گھسٹ کر ہی جانا پڑتا۔(183)

2) گناہوں سے بچنے کا اہتمام

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

پرہیز گاری (یعنی گناہوں سے پرہیز) کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔

نیز فرمایا:

تم حرام کاموں سے بچتے رہو تو تم لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو۔"

حضرت ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں:

یعنی سب سے بڑی عبادت یہ ہے کہ انسان فرائض وواجبات (حقوق اللہ اور حقوق العباد) ادا کرے، عام لوگ انہیں تو چھوڑ دیتے ہیں اور کثرت نوافل پر زور رکھتے ہیں ایسے لوگ دین کے اصول تو ضائع کر دیتے ہیں اور فضائل قائم کرتے ہیں۔(184)

لہٰذا گناہوں سے خوب اجتناب کیا جائے ایسا نہ ہو کہ آسمانوں سے رحمتوں کا نزول ہو رہا ہو اور نیچے رحمتوں کا مقابلہ طرح طرح کے گناہوں سے کیا جا رہا ہو۔ اُدھر آوازیں لگ رہی ہوں کہ ہے کوئی مانگنے والا اور یہاں مانگنے کے بجائے فسق وفجور اور کھیل کود اور بازاروں میں خریداری کرتے یہ پوری راتیں گزار دی جائیں۔

الغرض اس رات میں نوافل، تلاوت، ذکر، استغفار، دعا، گناہوں سے بچنا، عشاء، فجر جماعت سے پڑھنے کا خاص اہتمام کرنا۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(8) شبِ عید کی کوتاہیاں

1) کھیلوں میں مشغولیت

بعض لوگ یہ مبارک رات مختلف کھیلوں میں مصروف ہو کر گزار دیا کرتے ہیں، مثلاً شطرنج، چوسر، لوڈو، کیرم بورڈ اور دیگر جدید ہار جیت والے کھیلوں میں، جن میں شطرنج اور چوسر تو حرام ہی ہیں اور باقی کھیل بھی شرائط جواز مفقود ہونے کی بناء پر ناجائز ہوتے ہیں۔ بالفرض کوئی کھیل اگر جائز بھی ہو تب بھی یہ مبارک رات لہو و لعب کے لیے نہیں، عبادت و اطاعت کے لیے ہے، اس کو عبادت ہی میں مشغول رکھنا چاہیے، جائز اور مباح کھیلوں سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔

2) T.V، کمپیوٹر میں مشغولیت

بہت سے لوگ ٹی وی کے پروگرام دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں۔ حالانکہ ٹی وی متعدد مفاسد اور بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے جس کی بناء پر اس کو دیکھنا جائز نہیں، اگرچہ پروگرام مذہبی یا تعلیمی نوعیت کا ہو۔ پھر اس مقدس شب میں اس لعنت میں مبتلا ہونا اس کے گناہ کو اور بھی سخت کر دیتا ہے، اس لیے اس نامراد چیز سے بالعموم اور اس مبارک شب میں بالخصوص اجتناب کرنا لازم ہے۔

3) بازاروں کی تفریح

بعض لوگ اس مبارک رات میں بازاروں کی سجاوٹ، چمک دمک، خریداروں کی کثرت دیکھنے کے لیے بازاروں میں تفریح کرتے ہیں اور اس طرح رات کا اکثر و بیشتر حصہ ضائع کر دیتے ہیں، جب کہ بازار روئے زمین پر حق تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ بدتر اور مبغوض ہیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ بازار اکثر گناہوں کا اور بڑے بڑے گناہوں کا مرکز ہیں مثلاً عورتوں کا بن سنور کر بے پردہ خرید و فروخت کرنا، اور بازاروں میں گھومنا، گانا بجانا عام ہونا، دھوکہ فریب، جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا، کم تولنا اور کم ناپنا، ملاوٹ وغیرہ کرنا، (اس لیے بازار میں تو تمام گناہوں سے حتی الامکان بچتے ہوئے ضرورت کے وقت بقدر ضرورت ہی جانا چاہیے) تو بلا ضرورت بازاروں میں تفریح کرنے والے بھی طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس طرح اس مبارک رات میں بجائے کچھ حاصل کرنے کے اور گناہوں میں مشغول ہونا اور حق تعالیٰ کی سب سے ناپسندیدہ جگہ میں بلا ضرورت جانا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے بالکل محروم کرنا ہے۔

4) ہوٹلنگ

بعض لوگ اس رات ہوٹلوں میں ٹھنڈے گرم مشروبات پینے میں مصروف ہو کر اور گھنٹوں ادھر ادھر کی فضول باتوں بلکہ گناہ کی باتوں میں مشغول ہو کر اس مقدس شب کا بہترین اور اکثر حصہ ضائع کر دیتے ہیں جو سراسر محرومی ہے اور گناہوں کا ارتکاب جدا ہے۔

5) فضائل سے ناواقفیت

بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں اس شب کی عظمت اور فضیلت ہی کا علم نہیں، اس لیے وہ کبھی اس رات میں ذکر و عبادت اور تسبیح و مناجات کی طرف متوجہ نہیں ہوتے، اس طرح وہ اپنی جہالت و نادانی سے بیسیوں راتیں گنوا چکے ہیں اور ان کی اس جہالت نے انہیں آخرت کے ثواب عظیم سے محروم کیا ہوا ہے جو بڑے ہی خسارہ کی بات ہے۔

6) فرض نہ ہونے کا بہانہ

بعض لوگ جنہیں اس رات کی عظمت و فضیلت کا علم ہے، دین اور علمِ دین سے ان کو نسبت ہے، دیکھا جاتا ہے کہ وہ بھی اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتے، اگر کوئی غلطی سے انہیں اس طرف توجہ دلا دے تو فوراً یہ جواب ملتا ہے کہ "اس رات میں جاگنا کوئی فرض و واجب نہیں"، بیشک اس رات میں جاگنا اور عبادت وغیرہ کا اہتمام کرنا فرض و واجب نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی برحق ﷺ کی کیا یہ سب ترغیبات فضول ہیں؟ اور اسی قابل ہیں کہ انہیں غیر فرض قرار دے کر رد کر دیا جائے؟ آخر ان ترغیبات کا کون مکلف ہے؟ اہل علم تو انہیں غیر فرض اور غیر ضروری قرار دے کر ٹھکرا دیں اور عوام اپنی جہالت اور ناواقفیت کی بناء پر اہتمام نہ کریں تو پھر امت میں سے کون ان پر عمل کرے گا؟ ذرا بتلائیے! آخرت کے اتنے عظیم ثواب اور رضائے الٰہی اور حصول جنت سے اپنے آپ کو محروم کرنا کیا کوئی خسارہ کی بات نہیں؟ اور کیا یہ چیزیں آپ حاصل کر چکے ہیں؟ اگر نہیں تو اس استغناء سے پناہ مانگئے اور استغفار کیجئے۔

7) کاروباری مصروفیت بجائے کم کرنے کے بڑھانا

بعض تاجر اس شب میں دنیاوی مصروفیت کو کم کرنے کے بجائے اور بڑھا لیتے ہیں اور اس میں اس قدر منہمک اور مصروف ہوجاتے ہیں کہ بسا اوقات اس دھن میں فرض نمازیں بھی قربان ہوجاتی ہیں جو کسی طرح بھی جائز نہیں۔ ایسے تاجر اگر کاروباری مصروفیت کم نہیں کر سکتے اور اس رات کو ذکر و تلاوت اور عبادت و اطاعت میں نہیں گزار سکتے تو کم از کم فجر اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کر کے اور چلتے پھرتے ذکر و دعا کے ذریعے کسی نہ کسی درجہ میں وہ بھی اس شب کی فضیلت حاصل کر سکتے ہیں۔ بات اصل میں فکر و طلب اور قدر و قیمت کی ہے، جس کے دل میں ذرا بھی اس کی اہمیت ہے اور فکر ہے تو وہ سخت سے سخت مشغولیت میں بھی اس فضیلت کو حاصل کرنے کا کوئی نہ کوئی راستہ نکال لے گا اور جس کو طلب نہیں، دنیا اور دنیاوی منافع ہی اس کی نظر میں اصل مقصود ہیں تو اس کے دل میں ان باتوں سے احتراز ہی پیدا ہوگا اور اس کا نفس طرح طرح کے حیلے بہانے پیش کر کے بالآخر اس کو اس شب کی برکات سے محروم کر دے گا۔ حق تعالیٰ محفوظ رکھے۔

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

خلاصہ:

یہ کہ یہ رات بڑی مبارک اور انتہائی اہم ہے اس کو بے حد غنیمت سمجھا جائے اور ہر شخص اپنی طاقت کے مطابق زیادہ سے زیادہ عبادت اطاعت، ذکر و تلاوت، تسبیح و مناجات اور توبہ و استغفار کا اہتمام کرے اور زیادہ نفلی عبادت و اطاعت نہ کر سکے تو کم از کم گناہوں سے تو اپنے کو دور ہی رکھے اور تمام رات کوئی نہ جاگ سکے تب بھی کچھ حرج نہیں، آسانی اور بشاشت کے ساتھ جتنی دیر جاگ کر عبادت کر سکے اتنا ہی کر لے اور ادنیٰ درجہ میں اتنا تو ضروری ہی کر لیا جائے کہ عشاء اور فجر کی نماز باجماعت مع تکبیر اولیٰ کے ادا کرے اور درمیان میں کسی وقت (اگر شب کا آخری حصہ ہو تو زیادہ بہتر ہے) تھوڑی دیر عبادت کر کے دعا اور مناجات کرے۔ اللہ تعالیٰ سے اس شب کی رحمتیں اور برکتیں مانگے اور توبہ و استغفار کرے۔ حق تعالیٰ کی رحمت واسعہ سے قوی امید ہے کہ وہ اپنے ضعیف اور کمزور بندوں سے اتنا بھی قبول فرمالیں گے اور محروم نہ فرمائیں گے۔ **وما ذلک علی اللہ بعزیز**

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مشق: جانور خریدنے کے بعد سے شبِ عید تک کے کام

(1) جانوروں کے حقوق کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے حدیث میں آیا ہے کہ

1.____

2.____

(2) جانوروں کو نہ تو

1.____

2.____

3.____

بلکہ جانوروں کا خیال رکھا جائے۔

1.____

2.____

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مشق: شبِ عید

(1) جس شخص نے دونوں عیدوں کی راتوں کو ______________________________

____

____

(2) جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اس نے ______________________

____

اور جو فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے گویا اس نے ______________________

____

(3) شبِ عید کی کوتاہیاں مختصراً لکھیں۔

1. ____

____

2. ____

____

3. ____

____

4. ____

____

5. ____

____

6. ____

____

7. ____

____

المیزان مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب:6

عید

(1)عید کی حقیقت

(2)عید کے دن کے مسنون اعمال

(3)عید کی کوتاہیاں

عید

(1) عید کی حقیقت

ہر قوم کے کچھ خاص تہوار اور جشن کے دن ہوتے ہیں جن میں اس قوم کے لوگ اپنی اپنی حیثیت اور سطح کے مطابق اچھا لباس پہنتے اور عمدہ کھانے پکاتے کھاتے ہیں اور دوسرے طریقوں سے بھی اپنی اندرونی مسرت وخوشی کا اظہار کرتے ہیں، یہ گویا انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔اسی لیے انسانوں کا کوئی طبقہ اور فرقہ ایسا نہیں ہے جس کے ہاں تہوار اور جشن کے کچھ خاص دن نہ ہوں۔

اسلام میں بھی ایسے دو دن رکھے گئے ہیں ایک عید الفطر (رمضان کے ختم پر یکم شوال کو) اور دوسرے عید الاضحیٰ (10 ذی الحجہ کو) بس یہی مسلمانوں کے اصل مذہبی وملی تہوار ہیں۔ان کے علاوہ مسلمان جو تہوار مناتے ہیں ان کی کوئی مذہبی حیثیت اور بنیاد نہیں ہے، بلکہ اسلامی نقطۂ نظر سے ان میں سے اکثر خرافات ہیں۔

مسلمانوں کی اجتماعی زندگی اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب کہ رسول اللہ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ آئے۔عید الفطر اور عید الاضحیٰ ان دونوں تہواروں کا سلسلہ بھی اسی وقت سے شروع ہوا ہے۔(185)

(2) عید کے دن کے مسنون اعمال

1) عیدگاہ جانے سے پہلے کے اعمال:

1. صبح کو بہت جلدی اٹھنا
2. غسل کرنا،مسواک کرنا
3. عمدہ سے عمدہ کپڑے جو موجود ہوں ان کو پہننا
4. شریعت کے موافق اپنی آرائش کرنا
5. خوشبو لگانا
6. عید الاضحیٰ میں نماز عید کے لیے جانے سے پہلے کچھ نہ کھانا بلکہ واپس آکر اپنی قربانی کا گوشت تناول کرنا۔

نوٹ: قربانی تک بھوکا پیاسا رہنے کو روزہ سمجھنا جہالت ہے، روزہ تو پورے دن کا ہوتا ہے اور عید کے دن تو ویسے ہی روزہ

رکھنا حرام ہے، البتہ قربانی کے گوشت سے کھانے کی ابتدا کرنا مستحب ہے، مگروہ روزہ نہیں، نہ اس میں روزہ کا ثواب ہے، نہ روزہ کی نیت ہے اور نہ ہی یہ حکم فرض یا واجب ہے، صرف مستحب ہے اور صرف دسویں تاریخ کے ساتھ مختص ہے۔)

7. عید کے دن ہر قسم کی نفلی نماز عید کی نماز سے پہلے ہر جگہ (گھر ہو یا عیدگاہ) مکروہ ہے البتہ عید کی نماز کے بعد گھر آ کر نفلیں پڑھ سکتے ہیں۔عیدگاہ میں نہیں۔

8. اگر نماز صرف عیدگاہ میں ہوتی ہو تو عیدگاہ میں جا کر عید کی نماز پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا عذر نہ پڑھنا۔

9. عید کی نماز کے لیے، بہت سویرے جانا۔

10. عیدگاہ پیدل جانا۔

11. راستہ میں بلند آواز سے اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد کہتے جانا۔(186)

2) عیدگاہ اور وہاں سے واپسی کے اعمال

نماز عید کا طریقہ:

نیت: قبلہ رخ ہو کر صفیں سیدھی کر کے پہلے اس طرح نیت کریں کہ دو رکعت نماز واجب عید الاضحیٰ مع چھ زائد واجب تکبیروں کے پیچھے امام کے پڑھتا ہوں اس کے بعد امام کی اقتداء میں تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لے

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

عید کی نماز میں شامل ہونے والے کے لیے مسائل (187)

1. عید کی پوری نماز ملی

- دو رکعت عام رکعتوں کی طرح پڑھیں صرف اتنا فرق ہے کہ عید کی نماز میں 6 زاید تکبیرات کہیں
- 3 پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے، 3 دوسری رکعت میں قرأت کے بعد
- جس کا طریقہ یہ ہے کہ امام عام نمازوں کی طرح تکبیر تحریمہ کہیں گے اور ہاتھ باندھ کر ثناء پڑھیں گے، آپ بھی ایسے ہی کریں پھر ایک تکبیر کہہ کر ہاتھ اٹھا کر ہاتھ چھوڑ دیں گے آپ بھی ایسا کریں۔ پھر امام دوسری تکبیر کہیں گے ہاتھ اٹھا کر اور حسب سابق ہاتھ چھوڑ دیں گے آپ بھی ایسا کریں پھر امام تیسری تکبیر کہیں گے ہاتھ اٹھا کر اس مرتبہ ہاتھ چھوڑیں گے نہیں بلکہ باندھ لیں گے، آپ بھی ایسا ہی کریں۔

دوسری رکعت میں پہلی رکعت کی طرح ہی امام 3 زاید تکبیریں کہیں گے البتہ یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہیں باندھیں گے بلکہ چوتھی تکبیر رکوع کی کہہ کر رکوع میں چلے جائیں گے آپ بھی ایسا ہی کریں۔

کچھ ملی کچھ نہ ملی

آپ پہلی رکعت میں شامل ہوئے

2. 3 زاید تکبیرات میں سے کچھ ملیں کچھ نہ ملیں

امام کے ساتھ جتنی تکبیریں مل گئی ہیں وہ کہہ دیں اور جو رہ گئی وہ امام کی تکبیرات کے بعد ہاتھ اٹھا کر فوراً کہہ لیں اگرچہ امام نے قرأت شروع کر دی ہو۔

3. 3 زاید تکبیریں بالکل نہیں ملیں البتہ قیام مل گیا

نیت باندھ کر فوراً تین زاید تکبیریں کہہ لیں اگرچہ امام قرأت کر رہا ہو

4. نہ تکبیریں ملیں، نہ قیام ملا البتہ رکوع مل گیا

تکبیر تحریمہ کہیں اس کے بعد

- اگر غالب گمان ہو کہ تین زاید تکبیرات کہنے کے بعد رکوع مل سکتا ہے تو تکبیر تحریمہ کے بعد قیام کی حالت ہی میں ہاتھ اٹھا کر 3 زاید تکبیرات کہیں پھر رکوع میں جائیں
- اگر غالب گمان ہو کہ اگر قیام کی حالت میں میں نے 3 زاید تکبیریں کہیں تو امام صاحب رکوع سے اٹھ جائیں گے تو تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً رکوع میں چلے جائیں اور رکوع میں رکوع کی تسبیح پڑھنے کے بجائے بغیر ہاتھ اٹھائے 3 زاید تکبیریں کہیں۔

اگر رکوع میں ابھی 3 تکبیریں نہیں کہہ سکے تھے کہ امام صاحب نے رکوع سے سر اٹھالیا تو آپ بھی رکوع سے اٹھ جائیں باقی تکبیرات آپ سے ساقط ہوگئیں۔

5. نہ تکبیریں ملیں نہ قیام ملا نہ رکوع ملا البتہ قومہ/سجدہ/جلسہ/دوسرا سجدہ مل گیا

- قومہ/سجدہ/جلسہ میں 3 زاید تکبیریں نہ کہیں
- امام صاحب کے سلام پھیرنے کے بعد اس چھوٹی ہوئی رکعت کو اس طرح پڑھیں کہ:
  - پہلے ثناء، فاتحہ، قرأت کریں
  - پھر قرأت کے بعد رکوع سے پہلے 3 زاید تکبیریں کہیں

دوسری رکعت میں شامل ہوئے

6. 3 زاید تکبیرات میں سے کچھ ملیں کچھ نہ ملیں

- امام کے ساتھ جتنی تکبیریں مل گئی ہیں وہ کہہ دیں اور جو رہ گئی وہ امام کی تکبیرات کے بعد ہاتھ اٹھا کر فوراً کہہ لیں
- اس کے بعد چھوٹی ہوئی رکعت کو اس طرح پڑھیں کہ:
  - پہلے ثناء، فاتحہ، قرأت کریں
  - پھر قرأت کے بعد رکوع سے پہلے 3 زاید تکبیریں کہیں

7. تکبیریں بالکل نہیں ملیں البتہ قیام مل گیا

8. نہ تکبیریں ملیں نہ قیام ملا البتہ رکوع مل گیا

تکبیر تحریمہ کہیں اس کے بعد

- اگر غالب گمان ہو کہ تین زاید تکبیرات کہنے کے بعد رکوع مل سکتا ہے تو تکبیر تحریمہ کے بعد قیام کی حالت ہی میں ہاتھ اٹھا کر 3 زاید تکبیرات کہیں پھر رکوع میں جائیں
- اگر غالب گمان ہو کہ اگر قیام کی حالت میں میں نے 3 زاید تکبیریں کہیں تو امام صاحب رکوع سے اٹھ جائیں گے تو تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً رکوع میں چلے جائیں اور رکوع میں رکوع کی تسبیح پڑھنے کے بجائے بغیر ہاتھ اٹھائے 3 زاید تکبیریں کہیں۔

اگر رکوع میں ابھی 3 تکبیریں نہیں کہہ سکے تھے کہ امام صاحب نے رکوع سے سر اٹھالیا تو آپ بھی رکوع سے اٹھ جائیں باقی تکبیرات آپ سے ساقط ہوگئیں۔

- اس کے بعد چھوٹی ہوئی رکعت کو اس طرح پڑھیں کہ
  - پہلے ثناء، فاتحہ، قرأت کریں
  - پھر قرأت کے بعد رکوع سے پہلے 3 زاید تکبیریں کہیں

9. نہ تکبیریں ملیں نہ قیام ملا نہ رکوع ملا البتہ دوسری رکعت کا قومہ/جلسہ/قعدہ مل گیا

- دونوں رکعتیں مسبوق کی طرح پڑھے
- اور دونوں رکعتوں کی زاید تکبیرات اسی طرح کہے جیسے نمبر 1 میں ذکر کیا گیا ہے یعنی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے

10. بالکل نہیں ملی اور کہیں بھی نہ ملی تو

بہتر ہے کہ گھر جا کر دو یا چار رکعتیں پڑھ لیں البتہ چار پڑھنا افضل ہے۔

اس کے بعد خطبہ سنے(188) خطبہ کا سننا واجب ہے خواہ آواز آئے یا نہ آئے عید گاہ سے خطبہ ختم ہونے سے پہلے نہ نکلیں۔(189)

دعا نماز عید کے بعد ہی کرنا بہتر ہے۔

جس راستہ سے عید گاہ آئے ہیں وہ راستہ بدل کر دوسرے راستہ سے گھر جانا۔(190)

(3) عید کی کوتاہیاں

1) عید کی تیاریاں

ایک اور فتنہ ''عید کی تیاری'' کا ہے، جو عید الفطر میں زیادہ اور بقر عید کے موقع پر کچھ کم برپا ہوتا ہے۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے بلاشبہ مسرت کا دن قرار دیا ہے اور اتنی بات بھی شریعت سے ثابت ہے کہ اس روز جو بہتر سے بہتر لباس کسی شخص کو میسر ہو وہ لباس پہنے، لیکن آج کل اس غرض کے لیے جن بے شمار فضول خرچیوں اور اسراف کے ایک سیلاب کو عیدین کے لوازم میں سمجھ لیا گیا ہے اس کا دین و شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

آج یہ بات فرض و واجب سمجھ لی گئی ہے کہ کسی شخص کے پاس مالی طور پر گنجائش ہو یا نہ ہو لیکن وہ کسی نہ کسی طرح گھر کے ہر فرد کے لیے نئے جوڑے کا اہتمام کرے، گھر کے ہر فرد کے لیے جوتے ٹوپی سے لے کر ہر ہر چیز نئی خریدے، گھر کی آرائش و زیبائش کے لیے نت نیا سامان فراہم کرے۔ دوسرے شہروں میں رہنے والے اعزہ اور اقارب کو قیمتی کارڈ بھیجے اور ان تمام امور کی انجام دہی میں کسی سے پیچھے نہ رہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ایک متوسط آمدنی رکھنے والے شخص کے لیے عید اور بقر عید کی تیاری ایک مستقل مصیبت بن چکی ہے۔ اس سلسلے میں وہ اپنے گھر والوں کی فرمائشیں پوری کرنے کے لیے جب جائز ذرائع کو ناکافی سمجھتا ہے تو مختلف طریقوں سے دوسروں کی جیب کاٹ کر وہ روپیہ فراہم کرتا ہے تا کہ ان غیر متناہی خواہشات کا پیٹ بھر سکے اور اس عید کی تیاری کا کم سے کم نقصان تو یہ ہے ہی کہ رمضان اور خاص طور سے آخری عشرے کی راتیں اور اسی طرح بقر عید کے پہلے عشرے کی راتیں بالخصوص بقر عید کی شب جو گوشۂ تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے عرض و مناجات اور ذکر و فکر کی راتیں ہیں وہ سب بازاروں میں گزرتی ہیں۔

2) عید کے بعد مصافحہ اور معانقہ

دو مسلمانوں کی ملاقات کے وقت مصافحہ مسنون ہے نیز کوئی شخص سفر سے آئے تو اس سے معانقہ کرنا بھی سنت سے ثابت ہے ان دونوں مواقع کے علاوہ سنت نہیں لیکن اگر سنت سمجھے بغیر اتفاقاً کرے تو گناہ بھی نہیں اور سنت سمجھ کر کرے تو بدعت ہے ہمارے زمانے میں چونکہ فرض نمازوں کے بعد مصافحہ اور عیدین کے بعد معانقہ کو سنت سمجھا جانے لگا ہے حالانکہ یہ آنحضرت ا

یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے ثابت نہیں اس لیے علماء نے اس کو بدعت قرار دیا ہے اور اس سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔(191)

3) عید کی مبارک بادی کو لازم سمجھنا

عید کی مبارک بادی تمام منکرات سے خالی ہو۔ مثلاً نہ اس کو سنت سمجھا جائے اور نہ فرض اور واجب کی طرح ضروری اور نہ فرض و واجب کا سا اس کے ساتھ معاملہ کیا جائے، جو اس کا اہتمام نہ کرے اس کو برا بھلا نہ کہا جائے، نہ ٹیڑھی ترچھی نگاہوں سے دیکھا جائے اور جب ملاقات ہو تو پہلے باقاعدہ مسنون سلام کیا جائے اس کے بعد تَقَبَّلَ اللہُ مِنَّا وَ مِنْکَ یا اس کے ہم معنی کوئی دوسرا لفظ جیسے عید مبارک ہے کہہ دیا جائے تو جائز اور دعا ہونے کی بناء پر باعث ثواب ہے لیکن اگر اس میں حد سے تجاوز کیا جائے مثلاً سنت سمجھا جائے یا فرض و واجب کی طرح اس کو ضروری سمجھا جائے اور اس طرح اس کا جو درجہ ہے اس سے اس کو بڑھا دیا جائے تو پھر مکروہ و ممنوع ہے۔(192)

4) عید اور گناہ

آج کل لوگ عید کے دن خوب اچھی طرح گناہ کرتے ہیں اس دن ٹی وی دیکھنا گانے سننا تو بہت سے لوگوں نے اپنے ذمہ فرض کر رکھا ہے عید کی خوشی کو ٹی وی، گانوں کے ناپاک عمل سے مٹی میں ملا دیتے ہیں کیونکہ گناہ میں کوئی خوشی نہیں، اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی چیز کیسے باعث خوشی بن سکتی ہے۔ بہت سے لوگ عید کے کپڑے بناتے ہیں تو اس میں بھی حرام حلال کا خیال نہیں کرتے۔

مرد ٹخنوں سے نیچے کپڑے پہنتے ہیں، عورتیں باریک اور مختصر کپڑے پہنتی ہیں اور بہت سے لوگ خوب اچھی طرح ڈاڑھی کٹا کر، انگریزی بال تراش کر نماز عید کے لیے آتے ہیں۔

جو عید سراپا اطاعت اور فرمانبرداری کا مظاہرہ کرنے کے لیے تھی اسے گناہوں سے ملوث کر دیا، سب کو راضی کیا رب کو ناراض کر دیا تو عید کہاں رہی، عید تو اسلامی چیز ہے اس دن ہر کام خصوصیت کے ساتھ اچھا اور نیک ہونا چاہیے۔ اس دن گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کیا جائے اور طبیعت کو آمادہ کیا جائے کہ آئندہ بھی گناہ نہ کریں گے۔ مومن کی زندگی گناہوں والی زندگی نہیں ہوتی۔(193)

ایام عید اور قربانی دونوں دینی شعائر میں سے ہیں، بعض لوگ اس پر لطیفے یا ٹاک شوز میں مختلف انداز سے مذاق اڑھاتے ہیں جو کہ سخت گناہ کی بات ہے۔

مشق: عید

(1) عید کی حقیقت کیا ہے مختصراً لکھیں۔

(2) عید گاہ جانے سے پہلے کے مسنون اعمال کیا ہیں؟

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(3) نماز عید کا طریقہ بیان کریں۔

(4) عید کی کوتاہیوں، مندرجہ ذیل عنوانات کی مختصراً وضاحت کریں۔

1. عید کی تیاریاں۔ 2 عید کے بعد مصافحہ اور معانقہ۔ 3 عید کی مبارک بادی کو لازم سمجھنا۔ 4 عید اور گناہ

باب:7

جانور ذبح کرنے سے پہلے، بوقت ذبح اور ذبح کے بعد ان امور کا اہتمام کیجئے

(1) جانور کب سے کب تک ذبح کر سکتے ہیں؟

(2) جانور کون ذبح کر سکتا ہے؟

(3) ذبح سے قبل ان امور کا اہتمام کیجئے

(4) ذبح کے وقت ان امور کا اہتمام کریں/کروالیں

(5) ذبح کا مسنون طریقہ

(6) ذبح کے بعد ان امور کا اہتمام کیجئے

(7) کھال کے احکام

(8) گوشت کے احکام

(9) چربی کے احکام

جانور ذبح کرنے سے پہلے، بوقت ذبح اور ذبح کے بعد ان امور کا اہتمام کیجئے

(1) جانور کب سے کب تک ذبح کر سکتے ہیں؟

(1) قربانی کا وقت ذی الحجہ کی دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک ہے۔ جس دن بھی چاہے قربانی کرے قربانی صحیح ہو جائے گی لیکن قربانی کا سب سے افضل دن بقرعید کا پہلا دن ہے پھر دوسرا دن اور پھر آخری دن۔(194)

آج کل بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ قربانی کے تین دن شریعت سے ثابت نہیں، حالانکہ ان لوگوں کی یہ بات صحیح نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے اشارۃً اور حضرت عمر، حضرت ابن عمر، حضرت انس، حضرت ابن عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے صراحتاً قربانی کے تین دن ہونے کا ثبوت ہے۔(195)

(2) قربانی کے دنوں میں جس طرح دن میں قربانی کرنا جائز ہے اسی طرح رات میں قربانی کرنا بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ روشنی اتنی زیادہ ہو کہ کسی رگ کے کٹنے میں بالکل شبہ نہ رہے۔(196)

(3) بقرعید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں، البتہ اگر کوئی دیہات میں رہتا ہو جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی وہاں فجر کی نماز کے بعد بھی قربانی کرنا درست ہے۔(197)

(4) پورے شہر میں کسی مسجد یا عیدگاہ میں عید کی نماز ہو جانے کے بعد قربانی کرنا صحیح ہو جاتا ہے۔ خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا ضروری نہیں۔ لہٰذا شہر میں سب سے پہلی عید کی نماز ہو جانے کے بعد کسی نے خود نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی کر دی تو جائز ہے۔(198/1)

(5) قربانی کا جانور جس جگہ پر ہو اس جگہ کا اعتبار ہے، قربانی کرنے والے کی جگہ کا اعتبار نہیں۔

لہٰذا اگر قربانی کا جانور دیہات میں ہے اور قربانی کرنے والا شہر میں ہے تو دیہات میں صبح صادق کے بعد قربانی کرنا جائز ہے، اور اگر جانور شہر میں ہے اور قربانی کرنے والا دیہات میں ہے تو شہر میں کسی بھی جگہ عید کی نماز ہونے سے پہلے ذبح کرنا جائز نہیں۔

(6) اگر کوئی شخص کسی دوسرے ملک میں قربانی کررہا ہو تو وکیل اور مؤکل دونوں کے ملک میں قربانی کے ایام ہونا ضروری ہیں۔(198/2)

(7) کسی پر قربانی واجب تھی لیکن اس نے قربانی نہیں کی تو بعد میں ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت صدقہ کرے۔ اور اگر بکری خرید لی تھی تو وہی بکری صدقہ کرلے۔

(8) اور اگر کئی سال قربانی نہیں کی اور وہ ذمہ میں باقی تھی تو اگر اب قربانی کررہا ہے تو آج کے دن کی قیمت کے حساب سے صدقہ کرے۔

(2) جانور کون ذبح کرسکتا ہے؟

اگر اب تک قصائی کا بندوبست نہیں کیا تو فوراً کرلیں۔ پہلے دن قربانی کرنے کا زیادہ اجر ہے۔ البتہ چند چیزوں کا خیال رکھیں۔

(1) قصائی مسلمان ہو (چاہے پاک ہو یا ناپاک، نمازِ عید پڑھ چکا ہو یا نہیں، نابالغ ہو یا بالغ) غیر مسلم سے ذبح نہ کرائیں۔(199)

(2) قصائی سے ذبح کی اجرت ذبح سے پہلے ہی طے کرلیں۔ اگرچہ جاننے والا پرانا قصائی ہوتا کہ بعد میں بدمزگی نہ ہو۔ نیز یہ حکم شرعی بھی ہے۔(200)

(3) قربانی کے جانور کا کوئی جز (کھال، گوشت، چربی، اون، آنتیں، رسی، ہار وغیرہ) قصائی کو ذبح کی اجرت اور معاوضہ کے طور پر دینا یا اس کے عوض میں اجرت کم کرانا جائز نہیں۔ لہٰذا ذبح کی اجرت الگ سے رقم کی شکل میں طے کی جائے تاہم اگر کسی نے ایسا کرلیا تو قربانی ہوجائے گی لیکن اتنی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(201)

(4) کسی کے یہاں مشغول قصائی کو اس کی مرضی کے بغیر اپنے یہاں لے آنا شرعاً اور اخلاقاً درست نہیں۔(202)

(3) ذبح سے قبل ان امور کا اہتمام کیجیے

(1) جانور کو ذبح کرنے سے پہلے چارہ کھلالیں، پانی پلالیں یہ مستحب ہے، بھوکا پیاسا رکھنا مکروہ ہے۔(203)

(2) ابھی سے چھری کو تیز کروالیں، کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔ البتہ جانور کے سامنے تیز نہ کریں کیونکہ سامنے تیز کرنا مکروہ ہے۔(204)

(3) جن جن کو قربانی کرنی ہے چونکہ قربانی کے وقت ان کا جانور کے قریب حاضر ہونا بہتر ہے لہٰذا ابھی سے ان سب کو بلوالیں۔(205)

(4) بوقت ذبح جن امور کی رعایت رکھنی ہے (جن کا ذکر آگے آرہا ہے) وہ ابھی سے پڑھ لیں اور سمجھ لیں۔ نیز ذبح کے وقت قصائی کو جن چیزوں کی رعایت رکھنی ہے (جس کا ذکر آگے آرہا ہے) وہ بھی ابھی سے اس کو پڑھا دیں یا سمجھا دیں تا کہ عین ذبح کے وقت اچھی طرح ان امور کا اہتمام ہو سکے۔

(5) قربانی کے جانور کی رسی، جھول، ہار وغیرہ ان میں سے جو اتارا جاسکتا ہو اتار لیں ان سب کو صدقہ کرنا مستحب ہے اگر فروخت کر دیا تو اتنی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے رسی وغیرہ خود استعمال میں لانا چاہیں یا کسی کو ہدیہ دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں قصائی کو بھی بطور ہدیہ دے سکتے ہیں۔ بطور معاوضہ اور ذبح کی اجرت میں نہیں دیا جاسکتا۔(206)

(4) ذبح کے وقت ان امور کا اہتمام کریں/کروالیں

قربانی کے وقت ان تین چیزوں کا اہتمام کرنا ضروری ہے

(1) قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے۔

(2) یا تو جانور خریدتے وقت قربانی کی نیت کرے یا پھر ذبح کے وقت قربانی کی نیت کرے۔

(3) کسی ایسے شخص کو شریک نہ کریں جس کی قربانی کی نیت نہ ہو، اگر شرکاء میں سے کسی ایک کی نیت بھی قربانی کی نہ ہو (بلکہ گوشت کھانے کی ہو) تو سب کی قربانی درست نہیں ہوگی۔

- اگر خود ذبح کرنا جانتے ہوں تو اپنے ہاتھ سے خود ذبح کریں، ورنہ کسی اور سے ذبح کرالیں لیکن جن کی قربانی ہے وہ کم از کم ذبح کے وقت وہاں موجود رہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جانور کے قریب حاضر ہونے کو فرمایا تھا۔ نیز خود ذبح کرنے میں یا دوسرے درجہ میں اپنی موجودگی میں کسی سے ذبح کرانے میں اور بہتا خون اپنی آنکھ سے دیکھنے میں جو شوق وخلوص اور اللہ کے ساتھ تعلق اور مقاصد قربانی کی تکمیل، جو اس صورت میں ہو سکتی ہے کہیں دور بیٹھے کسی سے ذبح کرانے میں وہ بات آ ہی نہیں سکتی۔(207)

نوٹ: عورتیں جب قربانی کے وقت حاضر ہوں تو ان کو پردہ کا اہتمام کرنا لازم اور ضروری ہے۔

- حدیث میں آتا ہے کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں خوش اسلوبی اور سلیقہ مندی فرض کی ہے اس لیے جب تم (کسی شخص کو قصاص وغیرہ میں) قتل کرو تو خوش اسلوبی سے قتل کرو اور جب تم (کوئی جانور) ذبح کرو تو خوش اسلوبی سے ذبح کرو اور (اس کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ) اپنی چھری کو (پہلے سے) تیز کر لیا کرو اور (اس طرح) جانور کو موت کی تکلیف سے جلدی راحت دے دیا کرو۔(208)

اس لیے ذبح کرتے وقت قصائی مندرجہ ذیل چیزوں کا اہتمام کرے:

(1) ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کریں۔ کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔(209)

(2) جانور کو گرانے سے پہلے چھری تیز کرلیں، گرانے کے بعد یا جانور کے سامنے چھری تیز کرنا یا کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(210) ایک شخص جانور کو گرا کر چھری تیز کرنے لگا یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم بکرے کو ایک سے زائد بار موت دینا چاہتے ہو۔

(3) جانور کو ذبح کرنے کی جگہ پر سختی سے گھسیٹتے اور کھینچتے ہوئے لے جانا مکروہ ہے خاص طور سے پیچھے کی ٹانگوں کو آگے کی طرف کھینچنا مکروہ تحریمی ہے۔(211)

(4) جس وقت قصائی جانور کو گرارہا ہو، آوازیں کسنا، تبصرے کرنا، جانور قصائی کو لات ماردے تو اس پر خوش ہونا غیر اخلاقی، غیر اسلامی حرکت ہے۔ عبادت کے وقت سیٹی بجانا، تالیاں پیٹنا کفارِ اہل مکہ کا شیوہ تھا۔(212) یہ وقت دل ودماغ پورے طور پر اللہ کی طرف متوجہ ہونے اور اللہ کو دل کا تقویٰ دکھانے کا وقت ہے۔ یہ ایک عبادت ہے اس کو عبادت ہی کے طور پر ادا کیا جائے، اس کو لہو ولعب اور تفریح نہ سمجھا جائے نیز اس وقت لہو ولعب کے لیے جانور کی تصویر کھینچنا، مووی بنانا بہت ہی بے ہودہ حرکت ہے۔

(5) جانور کو ذبح کے لیے لایا گیا اور گراتے ہوئے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی یا اور کوئی عیب پیدا ہو گیا مثلاً گائے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور اسی اثنا میں اس کی آنکھ پھوٹ گئی۔ پھر اسے پکڑ کر ذبح کر دیا گیا تو قربانی درست ہوگئی۔ ذبح کرتے وقت چھری ہاتھ سے چھوٹ کر آنکھ وغیرہ ضائع کر دے تو بھی یہی حکم ہے۔(213)

(6) جانور کو ذبح کرتے وقت قبلہ رخ لٹائیں۔(214)

(7) ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کے نام پکارنا ضروری نہیں، ہاں ذبح کرنے والا ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کی طرف سے ذبح کرنے کا خیال دل میں رکھے اور اگر تمام شرکاء کے نام پکارنے کا مقصد ذبح کرنے والے کے علم میں لانا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔(215)

(8) ذبح کرنے والے/قصائی کا منہ ذبح کرتے وقت قبلہ کی طرف ہونا سنت ہے اس کو بلا عذر چھوڑنا مکروہ ہے۔(216)

(9) یہ سنت ہے کہ جب جانور کو ذبح کرنے کے لیے قبلہ رو لٹائیں تو نیت کی یہ دعا پڑھیں:

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ
اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔(217)

میں نے اپنا رخ اس اللہ کی طرف کر لیا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کے طریقے پر ہر طرف سے یکسو ہو کر اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں میری نماز و عبادت، میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ہے اور میں تو (سرتاپا) فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

لیکن اس کے پڑھنے میں اتنی دیر نہ لگائے کہ جانور کو اذیت ہو۔ پڑھنے میں دشواری ہو رہی ہو تو اس کو چھوڑ کر دل میں صرف یہ نیت کر لیں کہ میں قربانی کر رہا ہوں اتنا بھی کافی ہے۔(218)

(5) ذبح کا مسنون طریقہ

ذبح کرنے والا اپنا داہنا پاؤں جانور کے پہلو میں رکھتے ہوئے۔(219)

(1) دل دل میں یہ نیت کرلے کہ میں اپنی طرف سے یا اپنے اور تمام شرکاء کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔(220)

(2) **اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَ لَکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر** (اے اللہ یہ قربانی تیری ہی توفیق سے اور تیرے ہی واسطے ہے) اللہ کے نام پر (ذبح کرتا ہوں) اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے کہتے ہوئے۔(221)

(3) فوراً تھوڑی کے نیچے جو ایک ہڈی باہر نکلی ہوئی ہوتی ہے اس کے نیچے اور جہاں سے سینہ شروع ہوتا ہے اس کے اوپر، ان دونوں کے درمیان میں اس طرح گلے کو کاٹے کہ چار رگیں کٹ جائیں۔ ایک نرخرہ جس سے جانور سانس لیتا ہے دوسرے اس سے چپکی ہوئی وہ نالی جس سے دانہ پانی جاتا ہے اور دو موٹی شہ رگیں جو ان دونوں کے دائیں بائیں ہوتی ہیں اور اگر اونٹ ہے تو نحر یعنی اس کے پاؤں باندھ کر کھڑا کر دیا جائے اور سینہ کے بالائی حصہ کے قریب گردن کے نچلے حصہ میں نیزہ یا چھری مار کر گردن کی رگوں کو کاٹا جائے۔(222)

اگر اونٹ ہے تو نحر یعنی اس کے پاؤں باندھ کر کھڑا کر دیا جائے اور سینہ کے بالائی حصہ کے قریب گردن کے نچلے حصہ میں نیزہ یا چھری مار کر گردن کی رگوں کو کاٹا جائے۔

(الف) نیت کی وضاحت

(1) قربانی کرنے والا اگر صرف "بسم اللہ اکبر" کہے تو کافی ہے نمبر (9) میں مذکور نیت کی دعا پڑھنا ضروری نہیں صرف دل سے اتنا ارادہ کر لینا کہ میں قربانی کر رہا ہوں کافی ہے۔(223)

(2) قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو نیت کا خیال نہ رہا تو بھی قربانی ہو جائے گی۔(224)

(ب) تکبیر "بسم اللہ اللہ اکبر" کی وضاحت (225)

(1) اگر دو آدمیوں نے مل کر چھری پکڑ کر چلائی تو دونوں کے لیے "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے ورنہ جانور حرام ہو جائے گا۔ اس کا گوشت کھانا جائز نہ ہوگا۔ البتہ ہاتھ، پیر، منہ پکڑنے والا محض معاون ہے وہ اگر چھری چلانے میں ہاتھ نہیں لگا رہا تو اس پر "بسم اللہ اللہ اکبر" کا پڑھنا ضروری نہیں۔ اسی طرح تمام حصہ داروں کے لیے بھی یہ پڑھنا ضروری نہیں۔ (226)

(2) "بسم اللہ اللہ اکبر" کہتے ہی فوراً ذبح کرنا ضروری ہے۔ یہ پڑھنے کے بعد ذبح کرنے سے پہلے اور کوئی کام نہ کرے، یہاں تک کہ اگر کسی نے بکری کو لٹا کر "بسم اللہ" پڑھی اور پھر اس بکری کو زندہ چھوڑ کر دوسری بکری کو اسی "بسم اللہ" سے ذبح کیا تو وہ حلال نہ ہوگی اور اس کا کھانا جائز نہ ہوگا۔ (227)

(3) اگر جانور کو ذبح کرتے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا بھول گیا اور جانور کو ذبح کر لیا تو اس جانور کا گوشت حلال ہے۔ کھانا جائز ہے۔ البتہ اگر جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو جانور حرام ہو جائے گا۔ (228)

(ج) ذبح کی جگہ کی وضاحت

(1) اگر چار رگوں میں سے کوئی سی تین رگیں کٹیں تب بھی جانور حلال ہے۔ اس سے کم یعنی صرف دو یا ایک ہی رگ کٹی تو جانور حرام ہو جائے گا۔ (229)

(2) اسی طرح سختی سے جانور کو ذبح کرنا کہ سر الگ ہو جائے یا چھری حرام مغز تک اتر جائے، مکروہ ہے، تاہم جانور مکروہ نہیں ہوگا، وہ حلال رہے گا اور اس کا گوشت کھانا درست ہے۔ (230)

(3) گردن میں ابھری ہوئی گانٹھ نما ہڈی کے نیچے سے ذبح کرنا چاہیے تاہم اگر کسی نے اس کے اوپر سے ذبح کر دیا تو چونکہ اس طرح ذبح کرنے سے بھی وہ رگیں کٹ جاتی ہیں جن کا ذبح میں کاٹنا ضروری ہے اس لیے اس طرح ذبح کرنے سے بھی جانور بلا شبہ حلال ہو جائے گا۔ (231)

- اگر اونٹ ہے تو نحر یعنی اس کے پاؤں باندھ کر کھڑا کر دیا جائے اور سینہ کے بالائی حصہ کے قریب گردن کے نچلے حصہ میں نیزہ یا چھری مار کر گردن کی رگوں کو کاٹا جائے
- اگر چار رگوں میں سے کوئی سی تین رگیں کٹیں تب بھی جانور حلال ہے۔ اس سے کم یعنی صرف دو یا ایک ہی رگ کٹی تو جانور حرام ہو جائے گا
- "بسم اللہ اللہ اکبر" کہتے ہی فوراً ذبح کرنا ضروری ہے۔ یہ پڑھنے کے بعد ذبح کرنے سے پہلے اور کوئی کام نہ کرے،

یہاں تک کہ اگر کسی نے بکری کولٹا کر ''بسم اللہ پڑھی اور پھر اس بکری کو زندہ چھوڑ کر دوسری بکری کو اسی ''بسم اللہ'' سے ذبح کیا تو وہ حلال نہ ہوگی اور اس کا کھانا جائز نہ ہوگا

(6) ذبح کے بعد ان امور کا اہتمام کیجئے

(1) ذبح کے بعد اپنی اس نیکی اور عبادت پر ہرگز مطمئن نہ ہوں، بلکہ اللہ کی شان بے نیازی اور اس کے قہر وجلال سے برابر ڈرتے رہیں کہ کہیں میرا یہ عمل کسی کھوٹ کی وجہ سے میرے منہ پر نہ مار دیا جائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے قرآن کی یہ آیت {وَالَّذِیۡنَ یُؤۡتُوۡنَ مَاۤ اٰتَوۡا وَّ قُلُوۡبُہُمۡ وَجِلَۃٌ} (وہ لوگ جو دے سکتے ہیں دیتے ہیں، اور (اس کے باوجود) ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں۔ (المؤمنون:60) کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے صدیق کی بیٹی! نہیں، بلکہ وہ اللہ کے وہ خدا ترس بندے ہیں، جو روزے رکھتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں اور صدقہ وخیرات کرتے ہیں اور اس کے باوجود اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کی یہ عبادتیں قبول نہ کی جائیں یہی لوگ بھلائیوں کی طرف تیزی سے دوڑتے ہیں۔ (232)

اور یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ اللہ کی طرف سے کسی عبادت کی توفیق کا مل جانا، اس کی قبولیت کی علامت نہیں ہے، قابیل نے تو قربانی کی تھی لیکن قبول نہ ہوئی۔ (المائدہ:27) ابراہیم علیہ السلام کو باوجود نبی ہونے کے تعمیر خانۂ کعبہ کے وقت قبولیت کی دعا مانگنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ (البقرہ:127) نیز اللہ تعالیٰ کا دستور یہی ہے کہ تقویٰ اور خوف خدا رکھنے والوں کا عمل ہی قبول کرتے ہیں۔ (المائدہ:27) یہ آیت تمام عبادت گزاروں کے لیے بڑا تازیانہ ہے۔ لہٰذا ذبح کے بعد انتہائی تضرع سے یہ دعا مانگیں۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنِّیۡ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنۡ حَبِیۡبِکَ مُحَمَّدٍ وَ خَلِیۡلِکَ اِبۡرَاھِیۡمَ عَلَیۡھِمَا الصَّلَاۃُ وَ السَّلَامُ (233)

اے اللہ جیسے اپنے حبیب محمد ﷺ اور اپنے خلیل ابراہیم علیہما السلام کی قربانی قبول فرمائی تھی ایسے ہی میری قربانی بھی قبول فرما لیجے۔

(2) اگر کسی اور کی طرف سے ذبح کر رہے ہیں تو ''مِنِّیۡ'' کی جگہ ''مِنۡ فُلَان'' کہیے اور فلان کی جگہ اس کا نام لے لیں۔

(3) قربانی کرنے والے کے لیے مستحب اور ثواب کی بات یہی ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کر کے بال، ناخن کاٹے اگر اس سے پہلے بھی کاٹ لے تو گناہ نہ ہوگا، نہ قربانی کے صحیح ہونے میں کوئی خلل آئے گا۔ (234)

(4) زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹنا ناجائز اور حرام ہے، لہٰذا ذبح کے بعد جانور جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے تب تک اس کا کوئی عضو الگ نہ کیا جائے ورنہ وہ عضو کھانا جائز نہ ہوگا۔ (235)

(5) عام طور پر قصائی جانور کو ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا نہیں ہونے دیتے، کھال کھینچنا شروع کر دیتے ہیں، ایسا کرنا ناجائز اور حرام ہے، خوب یاد رکھیں۔(236)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> ذبیحہ کے مسئلہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کسی نے شکایت کی کہ مدینہ کے قصاب جانور کو ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال نکالنا شروع کر دیتے ہیں، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں اعلان کرایا، اس اعلان میں لوگوں کی غلطی بھی واضح کی اور ذکاۃِ شرعی کی بھی نشاندہی کی تاکہ لوگ اس سے غفلت نہ برتیں۔ اعلان کے الفاظ یہ تھے: **الذكاة في الحلق واللبة لمن قدر ولا تعجلوا الانفس حتى تزهق۔** ذکاۃِ اختیاری کا محل حلق اور لبہ ہے اور پوری طرح جان نکلنے سے پہلے (کھال اتارنے میں) جلدی نہ کرو۔(237)

ایک سوال کے جواب میں فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> چونکہ گوشت میں اصل حرمت ہے، اس کی حلت بعض شرائط پر موقوف ہے اس لیے ذبح کے وقت سے فروخت ہونے تک کسی مسلمان کی نگرانی ضروری ہے۔(238)

(6) جب جانور شرعی طریقے سے ذبح کر لیا جائے، اور اس کا دَم نکل جائے یعنی ٹھنڈا ہو جائے تو اس کی کھال اتارنا جائز ہے، البتہ کھال اس طرح اتارنا کہ اس میں سوراخ ہو جائیں یا کھال پر گوشت لگا رہ جائے اسراف اور تبذیر (فضول خرچی) ہے جس کی ممانعت قرآن میں آئی ہے(239) اس لیے کھال احتیاط سے اتار کر ضائع ہونے سے بچانا شرعاً ضروری ہے۔

(7) جانور ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کا سر الگ کرنا مکروہ ہے، مگر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہے۔(240)

(8) اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اس کو ذبح کر دیا جائے (اس کا کھانا حلال ہے) اور اگر مردہ نکلے تو اس کو استعمال میں لانا جائز نہیں۔

اور اگر اس کو قربانی کے ایام میں ذبح نہیں کیا تو قربانی کے ایام گزرنے کے بعد صدقہ کر دیا جائے اور اگر آئندہ سال اس بچے کی قربانی کی تو واجب قربانی ادا نہیں ہوگی اور ذبح کیے ہوئے جانور کے بچے کو صدقہ کر دینا ضروری ہے، اگر ذبح کرنے کی وجہ سے قیمت میں کمی آتی ہے تو اتنی قیمت کے برابر رقم بھی صدقہ کر دینا ضروری ہے اور اس کی جگہ پر دوسرے جانور کی قربانی لازم ہوگی۔(241)

(9) ذبح کے بعد جانور کی آلائش (اوجھڑی، خون وغیرہ) راستے میں اس طرح پڑا نہ چھوڑے کہ دوسرے مسلمان کی اذیت کا باعث بنے۔(242)

(7) کھال کے احکام

(1) کھال اتارنے کے بعد اس کو محفوظ جگہ پر رکھیں، احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے اس کا سڑ جانا یا کم قیمت کا رہ جانا یہ سب اسراف ہے، جس سے بچنا ضروری ہے۔(243)

(2) قربانی کی گائے میں جو لوگ شریک ہوں وہ کھال میں بھی اپنے اپنے حصے کے برابر شریک ہوں گے کسی ایک شریک کو یہ کھال باقی شرکاء کی اجازت کے بغیر اپنے پاس رکھ لینا یا کسی کو دے دینا جائز نہیں۔(244)

(3) قربانی کرنے والے کو قربانی کی کھال میں چار قسم کے اختیارات حاصل ہیں۔

1. خود استعمال کرنا۔ 2. کسی کو ہدیہ کے طور پر دینا۔ 3. فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا۔

4. اس نیت سے فروخت کرنا کہ جو رقم آئے گی اس کو صدقہ کردوں گا۔(245)

وضاحت

(الف) کھال خود استعمال کرنا

(1) قربانی کی کھال اپنے اور اہل و عیال کے استعمال میں لانا جائز ہے۔ مثلاً جائے نماز، کتابوں کی جلد جیکٹ، دسترخوان، جراب، جوتا وغیرہ کوئی بھی چیز بنا کر استعمال کی جاسکتی ہے بلا کراہت جائز ہے، لیکن ان چیزوں کو کرایہ پر دینا جائز نہیں اگر دے دیں تو جو کرایہ ملے اس کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(246)

(2) قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں اگر ایسا کیا تو اتنی رقم کا صدقہ کرنا واجب ہے ورنہ قربانی کا ثواب پورا نہیں ملے گا۔(247)

(ب) کھال کسی کو ہدیہ میں دینا

(1) قربانی کی کھال یا اس سے بنائی ہوئی چیز کسی کو بطور ہدیہ (بلا معاوضہ) دی جاسکتی ہے، جس کو دی جائے، وہ خواہ سید اور مال دار ہو یا اپنے ماں باپ اور اہل و عیال ہوں، اجنبی ہوں یا رشتہ دار، کافر ہوں یا مسلمان بلا معاوضہ ہر ایک کو دینا جائز ہے۔(248)

(2) البتہ کھال کو ملازم، امام مؤذن یا خادم وغیرہ کو تنخواہ کے عوض میں یا قصائی کو اجرت کے عوض میں دینا جائز نہیں۔(249)

(ج) کھال فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا

(1) قربانی کی کھال فقراء و مساکین کو خیرات میں بھی دی جاسکتی ہے، مگر یہ مستحب ہے واجب نہیں۔(250)

(2) قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم قیمت کے طور پر ملتی ہے کھال جمع کرنے والوں پر ضروری ہے کہ اس کو صدقہ کردیں اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی فقیر مسکین کو مالکانہ طور پر وہ رقم یا اس سے خریدی ہوئی چیز دے دی جائے جس میں اس کو ہر طرح کا اختیار ہو۔ اس طرح کے مالکانہ قبضے کے بغیر یہ صدقہ بھی ادا نہ ہوگا۔(251)

چنانچہ اسے مسجد، مدرسہ، شفاخانہ، کنویں، پل یا کسی اور رفاہی ادارے کی تعمیر میں خرچ کرنا جائز نہیں، اسی طرح کسی لاوارث کے کفن یا میت کی طرف سے قرض ادا کرنے میں بھی اسے خرچ نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ یہاں کسی فقیر کو مالک بنانا اور اس کے قبضے میں دینا نہیں پایا گیا۔(252)

کسی ایسے مدرسے یا انجمن وغیرہ میں دینا بھی کہ جہاں وہ غریبوں کو مالکانہ طور پر نہ دیا جاتا ہو، بلکہ ملازمین کی تنخواہوں یا تعمیر اور فرنیچر وغیرہ انتظامی مصارف میں خرچ کردیا جاتا ہو جائز نہیں۔ البتہ اگر کسی ادارے میں غریب طلبہ یا دوسرے مسکینوں کو کھانا وغیرہ مفت دیا جاتا ہو وہاں یہ صدقہ دینا جائز ہے، لیکن یہ اس وقت ادا ہوگا جب وہ رقم بعینہ یا اس سے خریدی ہوئی اشیاء مثلاً کھانا، کتابیں، کپڑے، دوا وغیرہ ان غریبوں کو مالکانہ طور پر مفت دے دی جائیں۔(253)

(د) قربانی کی کھال کو فروخت کرنا

قربانی کی کھال یا اس سے بنائی ہوئی چیز کو فروخت کرنے میں یہ تفصیل ہے کہ

(1) وہ کھال یا تو روپے پیسے کے بدلہ میں فروخت کی گئی ہوگی۔

(2) یا اشیاء کے بدلے میں فروخت کی گئی ہوگی۔

(1) قربانی کی کھال اگر روپے کے بدلے فروخت کی گئی ہے تو اس رقم کا صدقہ کرنا واجب ہے اور وہ صدقہ صرف ان ہی فقیروں اور مسکینوں کو دیا جا سکتا ہے جنہیں زکوٰۃ دینا درست ہے۔ جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں انہیں یہ صدقہ بھی نہیں دیا جا سکتا۔(254)

(2) قربانی کی کھال اگر کسی چیز کے بدلے میں فروخت کی جارہی ہے تو

(1) اگر وہ کسی ایسی چیز کے بدلے میں فروخت کی جو باقی رہتے ہوئے استعمال میں نہیں آتی، یعنی اسے خرچ کئے بغیر اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا، مثلاً کھانے پینے کی چیزیں اور تیل، پٹرول، رنگ و روغن وغیرہ تو ان اشیاء کا بھی صدقہ واجب ہے، یہ فقراء و مساکین کا حق ہے، کسی اور مصرف میں لانا جائز نہیں۔(255)

ان اشیاء کے بدلے قربانی کی کھال اس نیت سے فروخت کرنا کہ اپنے خرچ میں لے آئیں گے مکروہ بھی ہے، ہاں صدقہ کرنے کی نیت سے فروخت کرنے میں مضائقہ نہیں۔(256)

(2) اور اگر وہ کھال ایسی چیز کے بدلے میں فروخت کی جو باقی رہتے ہوئے استعمال میں آتی ہے یعنی اسے خرچ کئے بغیر اس سے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے مثلاً کپڑے، برتن، میز، کرسی، کتاب، قلم، وغیرہ تو ان اشیاء کا صدقہ واجب نہیں۔ بلکہ ان کا وہی حکم ہے جو پیچھے کھال کا بیان ہوا کہ خود اپنے کام میں لانا یا دوسرے کو ہبہ میں (بلا معاوضہ) دے دینا اور خیرات کرنا سب جائز ہے۔(257) پھر اگر ان اشیاء کو روپے یا کھانے پینے اور خرچ ہونے والی اشیاء کے بدلے فروخت کر دیا تو حاصل ہونے والی قیمت کا صدقہ واجب ہوگا۔(258)

(8) گوشت کے احکام

1) گوشت کی تقسیم

1) قربانی کرنے والے کو اپنی قربانی کے گوشت کے متعلق اختیار ہے، چاہے سارا گوشت اپنے گھر رکھ لے یا سارا گوشت خیرات کر دے یا سارا دوستوں اور عزیزوں میں تقسیم کر دے۔ افضل یہ ہے کہ سارے گوشت کے تین حصے کر لے، ایک تہائی حصہ خود رکھ لے اور ایک تہائی حصہ اپنے رشتہ داروں کو ہدیۃً پہنچا دے اور ایک تہائی حصہ فقیروں اور محتاجوں کو دے دے، خیرات کرنے میں ایک تہائی سے کم نہ کریں تو بہت اچھا ہے۔(259)

2) اگر ایک گائے یا بیل یا بھینس یا اونٹ میں سات آدمی مل کر شریک ہوئے اور قربانی کی تو اب اس کا گوشت باہم اندازہ سے تقسیم نہ کریں، بلکہ خوب ٹھیک ٹھیک وزن کر کے بانٹیں، اگر کسی کے حصے میں گوشت کم ہو گیا تو سود ہو جائے گا اور سود لینے والا اور دینے والا چاہے رضامندی سے یہ لین دین کریں سخت گناہ گار ہوتے ہیں، اور جس کے حصہ میں گوشت زیادہ چلا گیا اس کو بھی اس کا کھانا جائز نہیں۔ بہر حال سارے شرکاء اگرچہ خوش دلی سے ہر ایک شریک کو اجازت دے دیں کہ جو شریک جتنا چاہے گوشت لے جائے تب بھی کسی شریک کو اس طرح لینا جائز نہیں۔ البتہ اگر گوشت کی تقسیم میں سری، پائے، کلے اور کھال کو بھی شامل کر لیا جائے اور مثلاً اس طرح تقسیم کیا جائے کہ چار حصوں میں ایک ایک پایا رکھ دیا جائے اور باقی تین حصوں میں سے ایک میں کھال ایک میں سری مع مغز اور ایک میں زبان اور کلے رکھ دیئے جائیں تو پھر وزن کر کے گوشت تقسیم کرنا ضروری نہیں، اندازہ سے گوشت کے سات حصے کر کے مذکورہ چیزوں میں رکھ دیئے جائیں تو بغیر تولے بھی محض اندازہ سے گوشت تقسیم کر لینا جائز ہے۔(260)

3) اگر ایک جانور میں کئی شریک ہیں اور وہ سب گوشت آپس میں تقسیم نہیں کرتے بلکہ اجتماعی طور پر ہی فقراء اور احباب میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں یا پکا کر کھانا کھلانا چاہتے ہیں تو بھی تقسیم ضروری نہیں ہے، ہاں شرکاء آپس میں تقسیم کریں گے تو اس میں وزن کے لحاظ سے برابری ضروری ہے یا وہ صورت اختیار کی جائے جو اوپر کے مسئلہ میں ذکر ہوئی۔(261)

4) اگر تمام حصہ دار ایک جگہ پر کھاتے ہیں، الگ الگ جگہ پر جدا جدا نہیں تو اس صورت میں گوشت کو تول کر تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں۔(262)

5) کسی کا ہدیہ حقیر نہ سمجھیں۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سرور عالم ﷺ نے مسلمان عورتوں سے خطاب کر کے فرمایا کہ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے لیے کسی بھی چیز (کے لینے دینے) کو حقیر نہ جانے، اگرچہ بکری کا کھر ہی ہو۔(263) اس عمدہ خصلت کو اختیار کرنے میں بھی شیطان بہت سے رخنے ڈال دیتا ہے اور ایسی نفسانیت کی باتیں سمجھاتا ہے جو ہدیہ دینے سے باز رکھتی ہیں۔ چنانچہ بہت سی عورتوں پر یہ نفسانیت سوار ہو جاتی ہے اور کہتی ہیں کہ ذرا سی چیز کا کیا دینا؟ کسی کو کچھ دے تو ٹھکانے کی چیز تو دے۔دو بوٹی کیا بھیجیں کوئی کیا کہے گا؟ اس سے تو نہ بھیجنا ہی بہتر ہے۔اسی طرح ہدیہ قبول کرنے میں بھی شیطان چھوٹائی بڑائی کا سوال سجھا دیتا ہے۔اگر کسی پڑوسن نے معمولی چیز ہدیہ میں بھیج دی تو کہتی ہیں کہ بے وقوفوں نے کیا بھیجا ہے۔نہ اپنی حیثیت کا خیال کیا نہ ہماری عزت کا بھیجنے میں شرم بھی نہ آئی۔ گویا بھیجنے کا شکریہ تو در کنار طعن وتشنیع کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے۔اور کئی کئی دن غیبتیں ہوتی رہتی ہیں۔اگر کئی سال کے بعد کسی بات پر ان بن ہو گئی تو یہ بات بھی دہرا دی کہ تو نے کیا بھیجا تھا۔ ذرا سی کڑھی میں ایک پھلکی ڈال کر۔قربان جایئے اس حکیم و معالج اپر جس کو خالق کائنات جل مجدہ نے دلوں کی بیماریوں سے آگاہ فرمایا اور ساتھ ہی ان کے علاج بھی بتائے۔معالج نے دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا اور اندر کا چور پکڑا اور فرمایا: ”کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کے لیے کسی چیز کے ہدیہ کو حقیر نہ جانے“ اللہ اللہ کیسا جامع جملہ ہے حدیث بالا کے الفاظ سے دونوں طرح کا مطلب نکل سکتا ہے۔دینے والی دیتے وقت کم نہ سمجھے جو میسر ہو وہ دیدے اور جس کے پاس پہنچے وہ بھی حقیر نہ جانے۔خواہ کیسا ہی کم اور معمولی ہدیہ ہو۔بطور مثال حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اگر بکری کا کھر ہی ایک عورت دوسری عورت کے پاس بھیج سکتی ہو تو بھیجنے والی کم سمجھ کر رک نہ جائے اور دوسری عورت اس کے قبول کرنے کو اپنی کسر شان نہ سمجھے۔ہر چھوٹا بڑا ہدیہ بشاشت سے قبول کرو اور دل و زبان سے شکر ادا کرو۔بھیجنے والی کو دعا دو۔اللہ سے اس کے لیے برکت کی دعا مانگو اور یہ بھی خیال رکھو کہ ہم کو بھی بھیجنا چاہئے۔موقعہ لگے تو ضرور بھیجو اور بہنوں میں بیٹھ کر تذکرہ کرو کہ فلانی نے مجھے یہ ہدیہ بھیجا ہے تا کہ اس کا دل خوش ہو۔اور اس حدیث کا مطلب یہ نہ سمجھنا کہ ہدیہ کم ہی بھیجا کریں بلکہ زیادہ میسر ہو تو زیادہ بھیجو اور کم کی وجہ سے باز نہ رہو۔(264)

2) گوشت فروخت کرنا

1) قربانی کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے۔اسی طرح قصائی کو ذبح کرنے کی اجرت میں گوشت دینا بھی جائز نہیں۔اجرت علیحدہ سے دینی چاہئے۔(265)

2) اگر کسی نے غلطی سے یا جان بوجھ کر قربانی کا گوشت فروخت کر دیا تو اتنے گوشت کی قیمت صدقہ کرے اور پھر صدق دل سے توبہ کرے اور آئندہ احتیاط کرے۔(266)

3) گوشت کس کو دے سکتے ہیں کس کو نہیں؟

1) قربانی کا گوشت غیر مسلم جیسے عیسائی، یہودی، مجوسی اور ہندو کو دینا جائز ہے۔(267)

2) قربانی کے جانور کی چربی، چھیچھڑے قصائی کو مزدوری میں دینا جائز نہیں، مزدوری اپنے پاس سے الگ دے۔(268)

4) کیا کھا سکتے ہیں کیا نہیں؟

حلال جانور میں سات چیزوں کے علاوہ باقی تمام اعضا حلال ہیں۔

سات حرام چیزیں یہ ہیں:

1) بہتا خون 2) نر کی پیشاب گاہ 3) خصیتین (کپورے) 4) مادہ کی پیشاب گاہ
5) غدود 6) مثانہ 7) پتّا۔(269)

ان سات چیزوں کے علاوہ حلال جانور کی اوجھڑی، آنتیں، پھیپڑے اور کھال صاف کر کے کھانا فی نفسہ جائز ہے۔

البتہ حرام مغز کے بارے میں علماء کی آراء مختلف ہیں، اور نہ کھانا بہتر ہے۔

5) گوشت کی دعوتیں اور گناہ

قربانی کا بابرکت گوشت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضیافت اور مہمان نوازی ہے، خود کھائیں دوسروں کو کھلائیں، دعوت کریں لیکن گانے باجے، مخلوط تقریبات، نمازوں کو ضائع کرنے کے گناہوں سے بچیں۔

(9) چربی کے احکام

1) قربانی کے جانور کی چربی بیچنا جائز نہیں، اگر قربانی کرنے والے نے جانور کی چربی فروخت کی ہے تو حاصل شدہ رقم مستحق زکوٰۃ لوگوں میں صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(270)

2) اجتماعی قربانی میں کافی چربی جمع ہو جاتی ہے تو اس کا مصرف یہ ہے کہ قربانی کرنے والوں کی اجازت سے فروخت کر کے رقم مدرسے کے غریب طلبہ کے فنڈ میں جمع کر دی جائے یا کسی مستحق کو بطور ملکیت دے دی جائے۔(271)

مشق: جانور ذبح کرنے سے پہلے، بوقت ذبح اور ذبح کے بعد کے امور

(صحیح ✓ یا غلط x کا نشان لگائیے)

	صحیح	غلط
1. قربانی کا وقت ذی الحجہ کی دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک ہے____	❑	❑
2. بقر عید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے____	❑	❑
3. خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا ضروری ہے____	❑	❑
4. قصائی کا مسلمان ہونا ضروری ہے____	❑	❑
5. جانور کو ذبح سے پہلے کھانا کھلانا، پانی پلانا مکروہ ہے____	❑	❑
6. جانور کو ذبح کے لیے لایا گیا اور گراتے ہوئے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی یا کوئی اور عیب پیدا ہو گیا مثلاً گائے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور اسی اثنا میں اس کی آنکھ پھوٹ گئی۔ پھر اسے پکڑ کر ذبح کر دیا گیا تو قربانی درست نہیں____	❑	❑
7. ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کے نام پکارنا ضروری نہیں____	❑	❑
8. دسویں تاریخ سے بارہویں تک کی درمیانی دو راتوں میں قربانی کرنا درست ہے____	❑	❑
9. قربانی کرنے والے کے لیے صرف "بسم اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے____	❑	❑
10. اگر چار رگوں میں سے کوئی سی تین رگیں کٹیں تب بھی جانور حلال ہے____	❑	❑
11. قربانی کی گائے میں جو لوگ شریک ہوں وہ کھال میں بھی اپنے اپنے حصے کے برابر کے شریک ہوں گے____	❑	❑
12. قربانی کرنے والے کو قربانی کی کھال میں پانچ قسم کے اختیارات حاصل ہیں____	❑	❑
13. قربانی کی کھال فقراء و مساکین کو خیرات میں دینا واجب ہے____	❑	❑
14. اگر دو آدمیوں نے مل کر چھری پکڑ کر چلائی تو دونوں کے لیے "بسم اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے ورنہ جانور حرام ہو جائے گا۔ اس کا گوشت کھانا جائز نہ ہوگا۔ البتہ ہاتھ، پیر، منہ پکڑنے والا محض معاون ہے وہ اگر چھری چلانے میں ہاتھ نہیں لگا رہا تو اس پر "بسم اللہ اکبر" کا پڑھنا ضروری نہیں____	❑	❑
15. قربانی کی کھال اگر روپے کے بدلے میں فروخت کی گئی ہے تو اس رقم کو اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں صدقہ کرنا ضروری نہیں____	❑	❑

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

16. قربانی کی کھال اگر ایسی چیز کے بدلے میں فروخت کی جو باقی رہتے ہوئے استعمال میں نہیں آتی یعنی اسے خرچ کئے بغیر اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا مثلاً کھانے پینے کی چیزیں تو ان اشیاء کا صدقہ بھی واجب ہے ____________________ ☐ ☐

17. کھال ایسی چیز کے بدلے میں فروخت کی جو باقی رہتے ہوئے استعمال میں آتی ہے یعنی اسے خرچ کئے بغیر اس سے فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے مثلاً کپڑے تو ان اشیاء کو اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں ____________________ ☐ ☐

حوالہ جات

کچھ سوالات فہم قربانی کورس کے بارے میں

(1)...عن أبی سعید الخدری قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من غدا فی طلب العلم صلت علیہ الملائکۃ وبورک لہ فی معیشتہ ولم ینقص من رزقہ وکان علیہ مبارکا۔
(جامع بیان العلم: 1/54 رقم الحدیث 217)

(2)...عن أنس بن مالک قال: کان أخوان علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان أحدہما یأتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والآخر یحترف فشکا المحترف أخاہ إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: لعلک ترزق بہ۔ (ترمذی: رقم 2345)

(3)...عن ابن شہاب قال: قال حمید بن عبد الرحمن سمعت معاویۃ خطیبا یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین وإنما أنا قاسم واللہ یعطی ولن تزال ہذہ الأمۃ قائمۃ علی أمر اللہ لا یضرہم من خالفہم حتی یأتی أمر اللہ۔ (صحیح البخاری: رقم 71)

(4)...عن أبی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من نفس عن مؤمن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیامۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون أخیہ ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سہل اللہ لہ بہ طریقا إلی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینہم إلا نزلت علیہم السکینۃ وغشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ ومن بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ۔ (مسلم: 2699)

(5)...عن الحسن مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من جائہ الموت وہو یطلب العلم لیحیی بہ الإسلام فبینہ وبین النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ۔
(مشکوۃ المصابیح: 249)

(6)...(حیات المسلمین، روح دوم، علم دین کی تحصیل وتعلیم)

(7)...عن أبی أمامۃ الباہلی قال: ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان أحدہما عابد والآخر عالم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: فضل العالم علی العابد کفضلی علی أدناکم۔ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن اللہ وملائکتہ وأہل السموات والأرضین حتی النملۃ فی جحرہا وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر۔
(ترمذی: رقم 2685)

(8)...عن أبی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن مما یلحق المؤمن من عملہ وحسناتہ بعد موتہ علما علمہ ونشرہ وولدا صالحا ترکہ ومصحفا ورثہ أو مسجدا بناہ أو بیتا لابن السبیل بناہ أو نہرا أجراہ أو صدقۃ أخرجہا من مالہ فی صحتہ وحیاتہ یلحقہ من بعد موتہ۔ (ابن ماجہ: رقم 242)

(9)...عن ابن مسعود قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ أوعی لہ من سامع۔ (مشکوۃ المصابیح: 230)

(10)...(احیاء العلوم: کتاب، آداب الکسب والمعاش، الباب الثانی، 2/129)

★عن مالک بن أنس عن العلاء بن عبد الرحمن بن یعقوب عن أبیہ عن جدہ قال: قال عمر بن الخطاب: لا یبع فی سوقنا إلا من قد تفقہ فی الدین۔ (ترمذی: رقم 487)

1. عشرۂ ذی الحجۃ

فضائل

(11)... قال بعضهم: هی لیالی عشر ذی الحجة۔ حدثنا ابن بشار قال: ثنا ابن أبی عدیّ وعبد الوهاب ومحمد بن جعفر عن عوف عن زرارة عن ابن عباس قال: إن اللیالی العشر التی أقسم الله بها هی لیالی العشر الأول من ذی الحجة۔ (التفسیر الطبری تحت الآیۃ (ولیال عشر)

(12/1)... حدثنی یعقوب بن إبراهیم قال: حدثنا هشیم عن أبی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قوله: واذكروا الله فی أیام معدودات قال: أیام التشریق۔
(تفسیر الطبری تحت الآیۃ واذکروا اللہ فی أیام معدودات رقم الحدیث ۳۸۸۶)

(12/2)... (ابن کثیر، ماجدی)

(13)... عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما من أیام العمل الصالح فیهن أحب إلی الله من هذه الأیام العشر فقالوا: یا رسول الله ولا الجهاد فی سبیل الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ولا الجهاد فی سبیل الله إلا رجل خرج بنفسه وماله فلم یرجع من ذلک بشیء۔ (سنن الترمذی: رقم الحدیث ۷۵۷)

(14)... عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما من أیام أعظم عند الله ولا أحب إلیه العمل فیهن من أیام العشر فأكثروا فیهن التسبیح والتكبیر والتهلیل۔
(المعجم الکبیر للطبرانی: رقم الحدیث ۱۱۱۱۶)

(15)... عن أبی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: ما من أیام أحب إلی الله أن یتعبد له فیها من عشر ذی الحجة یعدل صیام كل یوم منها بصیام سنة وقیام كل لیلة منها بقیام لیلة القدر۔ (سنن الترمذی: رقم الحدیث ۷۵۸)

(16)... أن النبی صلی الله علیه وسلم قال: إذا دخلت العشر وأراد أحدكم أن یضحی فلا یمس من شعره وبشره شیئا۔ (الصحیح لمسلم: رقم الحدیث ۱۹۷۷)

(17)... عن قتادة رضی الله عنه فی حدیث طویل قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ثلاث من كل شهر ورمضان إلی رمضان فهذا صیام الدهر كله صیام یوم عرفة أحتسب علی الله أن یكفر السنة التی قبله والسنة التی بعده وصیام یوم عاشوراء أحتسب علی الله أن یكفر السنة التی قبله۔ (الصحیح لمسلم: رقم الحدیث ۱۱۶۲)

(18)... عن أبی أمامة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: من قام لیلتی العیدین محتسبا لله لم یمت قلبه یوم تموت القلوب۔ (السنن لابن ماجۃ: رقم الحدیث ۱۷۸۲)

(19)... وروی عن معاذ بن جبل رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من أحیا اللیالی الخمس وجبت له الجنة لیلة الترویة ولیلة عرفة ولیلة النحر ولیلة الفطر ولیلة النصف من شعبان۔ (الترغیب للمنذری: رقم الحدیث ۱۶۵۶)

اعمال

(20)... (إنه یستحب ووجهه ان المضحی یری نفسه مستوجبة العقاب وهو القتل ولم یؤذن فیه ففداه بالاضحیة وصار كل جزء منهما فداء كل جزء منه فلذلک نهي عن مس الشعر والبشر لئلا یفقد من ذلک قسط ما عند تنزل الرحمة)۔ (مرقاۃ المفاتیح: باب فی الاضحیۃ 3/1081، رقم الحدیث: 1459)

(21)... حدثنا شریک قال: قلت لأبی إسحاق: کیف كان یكبر علی وعبد الله قال: كانا یقولان: الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد۔
(المصنف لابن شیبۃ: رقم الحدیث ۵۶۵۳)

● قال الخطابی حكمة التكبیر فی هذا الایام ان الجاهلیة كانو یذبحون لطواغیتهم فیها۔ فشرع التكبیر فیها اشارة ان تخصیص الذبح له وعلی اسمه عز وجل
(فتح الباری: 535/2)

(22)... عن علی أنه كان یكبر بعد صلاة الفجر یوم عرفة إلی صلاة العصر من آخر أیام التشریق ویكبر بعد العصر۔ (المصنف لابن شیبۃ: رقم الحدیث ۵۶۳۱)

(23)... (وقالا بوجوبه فور كل فرض مطلقا) ولو منفردا أو مسافرا أو امرأة لأنه تبع للمكتوبة۔ (الشامی مع الدر: ۲/۱۸۰)

- ولا بأس به عقب العيد لان المسلمين توارثوه فوجب اتباعهم وعليه البلخيون۔ (درمختار)
- ويأتي المؤتم به وان تركه امامه (درمختار)

(24)... ذكر ابو السعود ان الحموی نقل عن القراحصاری ان الإتيان به مرتين خلاف السنة۔ (شامی: 2/178)

(25)... فيجب على كل من تجب عليه الصلاة المكتوبة، بحر۔ (الشامی مع الدر ۲/۱۸۰)

(26)... وجوبه على إمام مقيم بمصر وعلى مقتد مسافر أو قروی أو امرأة بالتبعية لكن المرأة تخافت۔ (الشامی مع الدر ۲/۱۷۷)

(27/1)... وأما محل أدائه فدبر الصلاة وفورها من غير أن يتخلل مايقطع حرمة الصلاة حتى لو ضحك قهقهة أو أحدث متعمدا أو تكلم عامدا أو ساهيا أو خرج من المسجد أو جاوز الصفوف فی الصحراء لا يكبر لأن التكبير من خصائص الصلاة حيث لا يؤتى به إلا عقب الصلاة فيراعی لإتيانه حرمتها وهذه العوارض تقطع حرمتها ولو صرف وجهه عن القبلة ولم يخرج من المسجد ولم يجاوز الصفوف أو سبقه الحدث يكبر لأن حرمة الصلاة باقية والأصل أن كل مايقطع البناء يقطع التكبير ومالا فلا۔
(البحر الرائق ۲/۱۶۵)

(27/2)... (بخاری، تعليقات: 1/205)

2. قربانی آپ پر واجب ہے یا نہیں؟ جلد فیصلہ کریں

فضائل قربانی

(28)... عن عائشة رضی الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ما عمل آدمی من عمل يوم النحر أحب إلى الله من إهراق الدم إنه ليأتی يوم القيامة بقرونها وأشعارها وأظلافها وأن الدم ليقع من الله بمكان قبل أن يقع من الأرض فطيبوا بها نفسا۔ (سنن الترمذی: رقم الحديث ۱۴۹۳)

(29)... عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فی يوم أضحى: ما عمل ابن آدم فی هذا اليوم أفضل من دم يهراق إلا أن يكون رحما مقطوعة توصل۔
(المعجم الكبير للطبرانی: رقم الحديث ۱۰۹۴۸)

(30)... عن علی ولفظه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا فاطمة قومی فاشهدی أضحيتک فإن لک بأول قطرة تقطر من دمها مغفرة لكل ذنب أما إنه يجاء بلحمها ودمها توضع فی ميزانک سبعين ضعفا، قال أبو سعيد يا رسول الله هذا لآل محمد خاصة فإنهم أهل لما خصوا به من الخير أو للمسلمين عامة قال لآل محمد خاصة وللمسلمين عامة۔ (الترغيب والترهيب للمنذری: رقم الحديث ۱۶۶۲)

(31)... وروی عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أنفقت الورق فی شیء أحب إلى الله من نحر ينحر فی يوم عيد۔
(الترغيب والترهيب للمنذری: رقم الحديث ۱۶۶۵)

(32)... عن زيد قال أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا رسول الله ما هذه الأضاحی قال: سنة أبيكم إبراهيم قالوا: فما لنا فيها يا رسول الله قال: بكل شعرة حسنة قالوا: فالصوف يا رسول الله قال: بكل شعرة من الصوف حسنة۔ (سنن ابن ماجہ: رقم الحديث ۳۱۲۷)

(33)... (دیکھیں: 28 تا 32)

(34)... لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ (الطلاق: آیت ۷)

- وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (السبا: ۳۹)

● وفی البخاری عن أبی هریرة رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم قال: ما من یوم یصبح العباد فیه إلا ملکان ینزلان فیقول أحدهما: اللهم أعط منفقا خلفا ویقول الآخر: اللهم أعط ممسکا تلفا۔ (رقم الحدیث ۱۴۴۲)

قربانی نہ کرنے پر وعید

(35)... عن أبی هریرة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من کان له سعة ولم یضح فلا یقربن مصلانا۔ (سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث ۳۱۲۳)

● (تفصیل کے لیے دیکھیں: کتاب قربانی محض سنت نہیں بلکہ واجب ہے۔ مولانا ندیم انصار صاحب)

(36/1)... عن ابن عمر قال: أقام رسول الله صلی الله علیه وسلم بالمدینة عشر سنین یضحی کل سنة۔ (سنن الترمذی: رقم الحدیث ۱۵۰۷)

● (تفصیل کے لیے دیکھیں: کتاب "قربانی کے سلسلے میں امت کا تعاون۔ مفتی رشید احمد فریدی صاحب۔ مسئلہ قربانی مع رسالہ سیف یزدانی، حضرت مولان سرفراز خان صفدر صاحب)

(36/2)... (تفصیل کے لیے دیکھیں: کتاب "احکام قربانی عقل ونقل کی روشنی میں، حضرت مولانا محمد زید مظاہری)

قربانی کس شخص پر واجب ہے؟

(37)... (ویضحی عن ولدیه الصغیر من ماله) صححه فی الهدایة (وقیل لا) صححه فی الکافی قال: ولیس للاب ان یفعله من ماله طفله ورجحه ابن الشحنة، قلت، وهو المعتمد لما فی متن مواهب الرحمن من انه اصح مایفتی به، وعلله فی البرهان بانه ان کان المقصود الاتلاف، فالاب لایملکه فی مال ولده کالعتق او التصدق باللحم، فمال الصبی لایحتمل صدقه التطوع وعزاه للمبسوط فلیحفظ (الدر مع الرد: ج۶، ص۳۳۵)

● وفی الولد الصغیر عن أبی حنیفة رحمه الله تعالی روایتان فی ظاهر الروایة یستحب ولا یجب بخلاف صدقة الفطر وروی الحسن عن أبی حنیفة رحمه الله تعالی أنه یجب أن یضحی عن ولده الصغیر وولد ولده الذی لا أب له والفتوی علی ظاهر الروایة۔ (وفی فتاوی قاضیخان علی هامش الهندیة: ۳/۳۴۵)

(38)... ومنها الإقامة فلا تجب علی المسافر لأنها لا تتأدی بکل مال ولا فی کل زمان بل بحیوان مخصوص فی وقت مخصوص والمسافر لا یظفر به فی کل مکان فی وقت الأضحیة۔ (بدائع الصنائع: ۵/۶۳)

(39)... (دیکھیں حوالہ نمبر 38)

(40)... قال اصحابنا انه دم نسک وجب شکرا لماوفق للجمع بین النسکین بسفر واحد (بدائع: ج۲، ص۔ ۱۷۴، فصل واما بیان مایجب علی المتمتع والقارن)

قربانی کس مال پر واجب ہے؟

(41)... وشرائط ای شرائط وجوبها الاسلام والاقامة والیسار الذی یتعلق به وجوب صدقة الفطر ولم یذکر العقل والبلوغ لما فیهما من الخلاف والمرأة موسرة بالمعجل لو الزوج ملیا وبالمؤجل لا، بأن یملک مائتی دراهم أو عرضا یساویها غیر مسکونة وثیاب اللبس أو متاع یحتاجه إلی أن یذبح الاضحیة ولو عقار یستغله فقیل تلزم لو قیمته نصابا فمتی فضل نصاب تلزمه ولو عقار وقفا (الشامی مع الدر: ۶/۳۱۲)

(42)... وفارغ عن حاجته الأصلیة، قوله: وفسره ابن ملک أی فسر المشغول بالحاجة الأصلیة والأولی فسرها وذلک حیث قال وهی مایدفع الهلاک عن الإنسان تحقیقا کالنفقة ودور السکنی وآلات الحرب والثیاب المحتاج إلیها لدفع الحر أو البرد أو تقدیرا کالدین فإن المدیون محتاج إلی قضائه بما فی یده من النصاب دفعا عن نفسه الحبس الذی هو کالهلاک وکآلات الحرفة وأثاث المنزل ودواب الرکوب وکتب العلم لأهلها۔ (الشامی مع الدر: ۶/۳۱۲)

● ... (وشرطه) ای شرط افتراض ادائها (حولان الحول) وهو فی ملکه (وثمنیة المال کالدراهم والدنانیر) لتعینها للتجارة باصل الخلقة، فتلزم الزکاة کیفما امسکها ولو للنفقة" (الدر المختار مع رد المحتار: کتاب الزکوة، ج۵، ص۴۴۹) (البلاغ: شعبان ۱۴۳۲)

(43)... أولها الغنی والغنی فیها هو من له مائتا درهم أو عرض یساوی مائتی درهم سوی مسکنه وخادمه وثیابه التی یلبسها وأثاث البیت فالغنی فی الأضحیة ماهو الغنی فی

صدقة الفقر۔ (فتاوی قاضیخان علی ہامش الہندیۃ:۳/۳۴۴)

(44)...(دیکھیں حوالہ نمبر 43)

(45)...فان وجب له فی ایامها نصاب تلزم و صاحب الثیاب الاربعة لو ساوی الرابع نصابا غنی و ثلاثا فلا۔ (الشامی مع الدر:۶/۳۱۲)

● ...تجب (صدقة الفطر) ... علی کل حر مسلم ... ذی نصاب فاضل عن حاجته الأصلية کدینه و حوائج عیاله وإن لم ینم کما مر و به أی بهذا النصاب تحرم الصدقة کما مر و تجب الأضحية و نفقة المحارم علی الراجح ... ثم فرع علیه فلا تسقط الفطرة و کذا الحج بهلاک المال بعد الوجوب کما لا یبطل النکاح بموت الشهود بخلاف الزکاة و العشر و الخراج۔ (الدر المختار)

(46)...(دیکھیں حوالہ نمبر 41,45)

(47)...ولا یشترط ان یکون غنیا فی جمیع الوقت حتیٰ لو کان فقیرا فی اول الوقت ثم ایسر فی آخره تجب علیه (فتاویٰ ہندیہ: ج۵،ص ۲۹۲)

(48)...ولو کان علیه دین بحیث لو صرف فیه نقص نصابه لا تجب۔ (ہندیہ: ج۵،ص۔۲۹۲)

(49)(ذوالحجہ اور قربانی کے مسائل:229، قربانی کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا:105، احسن الفتاویٰ:519/7)

(50)...وفقیر شراها لها لوجوبها علیه حتیٰ یمتنع علیه بیعها۔ (الدر مع الرد: ج۔۶ ص۔۳۲۱۔وفی الشامیۃ: لان شراءہ یجری مجریٰ الایجاب وھوالنذر بالتضحیۃ عرفا، ج۶،ص ۳۲۱)

(51)...ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبار و امرأته الا باذنه (ہندیہ: ج۵،ص ۲۹۳)

(52)...وقال فی البدائع و اما قدر محل الواجب فلا یجوز الشاة و المعز الا عن واحد، و ان کانت سمینة تساوی شاتین مما یجوز ان یضحی بهما، لان القیاس فی الابل و البقر ان لا یجوز فیهما الاشتراک، لان القربة فی هذا الباب اراقة الدم، و انها لا تحتمل التجزئة، لانها ذبح واحد، و انما عرفنا جواز ذلک بالخبر، فبقی الامر فی الغنم علی اصل القیاس۔ فان قیل: الیس انه روی ان رسول الله ﷺ ضحی بکبشین املحین، احدهما عن نفسه و الاخر عمن لا یضحی من امته فکیف ضحی بشاة واحدة عن امته علیه الصلوة و السلام۔ فالجواب انه علیه الصلوة و السلام انما فعل ذلک لاجل الثواب، و هو انه جعل ثواب تضحیته بشاة واحدة لامته، لا للاجزاء و سقوط التعبد عنهم (بدائع الصنائع:۴/۲۰۶ از بذل المجہود: کتاب الضحایا ۹/۵۶۳)

(53)...(احکام وتاریخ قربانی: مصنفہ مفتی محمد شفیع صاحبؒ، صفحہ نمبر 29,30)

(54)...(دیکھیں حوالہ نمبر 53)

● قَالَ الْقُدُورِيُّ الْوَاجِبُ عَلَى مَرَاتِبَ بَعْضُهَا آكَدُ مِنْ بَعْضٍ، وَوُجُوبُ سَجْدَةِ التِّلَاوَةِ آكَدُ مِنْ وُجُوبِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَصَدَقَةُ الْفِطْرِ وُجُوبُهَا آكَدُ مِنْ وُجُوبِ الْأُضْحِيَةِ۔ (البحر الرائق:8/198)

(55)...قِيلَ: لِعَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ دَيْنٌ عَلَى مُقِرٍّ مُفْلِسٍ هَلْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكَاةُ؟. (قَالَ: لَا)، فَقِيلَ: وَهَلْ عَلَيْهِ الْأُضْحِيَةُ؟. فَقَالَ: لَا مَا لَمْ يَصِلْ إلَيْهِ، كَذَا فِي التَّتَارْخَانِيَّة. لَهُ دَيْنٌ حَالٌّ أَوْ مُؤَجَّلٌ عَلَى مُقِرٍّ مَلِيٍّ وَلَيْسَ فِي يَدِهِ مَا يُمَكِّنُهُ شِرَاءَ الْأُضْحِيَةِ لَا يَلْزَمُهُ أَنْ يَسْتَقْرِضَ فَيُضَحِّيَ، وَلَا يَلْزَمُهُ قِيمَتُهَا إذَا وَصَلَ إلَيْهِ الدَّيْنُ، لَكِنْ يَلْزَمُهُ أَنْ يَسْأَلَ مِنْهُ ثَمَنَ الْأُضْحِيَةِ إذَا غَلَبَ عَلَى ظَنِّهِ أَنَّهُ يَدْفَعُهُ. لَهُ مَالٌ كَثِيرٌ غَائِبٌ فِي يَدِ شَرِيكِهِ أَوْ مُضَارِبِهِ وَمَعَهُ مَا يَشْتَرِي بِهِ الْأُضْحِيَةَ مِنْ الْحَجَرَيْنِ أَوْ مَتَاعِ الْبَيْتِ تَلْزَمُهُ الْأُضْحِيَةُ، كَذَا فِي الْقُنْيَةِ

● الاشباه والنظائر:195، الفتاویٰ البزازیة علی هامش الهندیة:287/2، البحر الرائق:424/5-22/68، المحیط البرهاهی:2/501)

(56/1)...والمرأة تعتبر موسرة بالمهر اذا کان الزوج ملیا فی العجل الذی یقال له بالفارسیة (دست بیمان) (ہندیہ:۵/۲۹۲)

(56/2)...وَيُشْتَرَطُ أَنْ يَتَمَكَّنَ مِنْ الِاسْتِنْمَاءِ بِكَوْنِ الْمَالِ فِي يَدِهِ أَوْ يَدِ نَائِبِهِ فَإِنْ لَمْ يَتَمَكَّنْ مِنْ الِاسْتِنْمَاءِ فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ وَذَلِكَ مِثْلُ مَالِ الضِّمَارِ كَذَا فِي التَّبْيِينِ وَهُوَ كُلُّ مَا بَقِيَ أَصْلُهُ فِي مِلْكِهِ وَلَكِنْ زَالَ عَنْ يَدِهِ زَوَالًا لَا يُرْجَى عَوْدُهُ فِي الْغَالِبِ كَذَا فِي الْمُحِيطِ، وَمِنْ مَالِ الضِّمَارِ الدَّيْنُ الْمَجْحُودُ وَالْمَغْصُوبُ إذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمَا بَيِّنَةٌ فَإِنْ كَانَتْ عَلَيْهِمَا بَيِّنَةٌ وَجَبَتْ الزَّكَاةُ (هندية:176/1)

● فتاویٰ تاتارخانیة:227/2، مجمع الانهر:289/1، النتف فی الفتاویٰ:111، المبسوط للسرخسی:43/3)

(56/3)...(دارالافتاء بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر:143812200002)

(56/4)...(الهندية: الزكوٰة:1/172 ط:رشيديه، الشامية: الزكوٰة:2/263 ط:سعيد، بدائع الصنائع: الزكوٰة:2/9 ط:سعيد)

(56/5)...(الشامية: الزكوٰة:2/202، بدائع الصنائع: الزكوٰة:10-15/2، البحر الرائق: الزكوٰة:2/229 ط:سعيد، الموسوعة الفقهية الكويتية: زكوٰة، فقرة:32)

(56/6)...(الشامية: الزكوٰة:2/260 ط:سعيد، الموسوعة الفقهية الكويتية: زكوٰة، فقرة:33)

3. منڈی جانے سے پہلے کے امور

استخارہ

(57)...عن جابر ابن عبدالله قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الأمور كلها كالسورة من القرآن: إذا هم بالأمر فليركع ركعتين ثم يقول: اللهم إني أستخيرك بعلمك وأستقدرك بقدرتك وأسألك من فضلك العظيم فإنك تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغيوب اللهم إن كنت تعلم أن هذا الأمر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال: في عاجل أمري وآجله فاقدره لي وإن كنت تعلم أن هذا الأمر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال: في عاجل أمري وآجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم رضني به ويسمي حاجته

(58)...(اصلاحی خطبات:10/157)

صلوٰۃ الحاجت

(59)...عن عبدالله بن أبي أوفى الأسلمي قال: خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: من كانت له حاجة إلى الله أو إلى أحد من خلقه فليتوضأ وليصل ركعتين ثم ليقل: لا إله إلا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين اللهم إني أسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنيمة من كل بر والسلامة من كل إثم أسألك ألا تدع لي ذنبا إلا غفرته ولا هما إلا فرجته ولا حاجة هي لك رضا إلا قضيتها لي ثم يسأل الله من أمر الدنيا والآخرة ما شاء فإنه يقدر۔ (سنن ابن ماجۃ)

(60)...عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إذا دخلت منزلك فصل ركعتين تمنعانك مدخل السوء وإذا خرجت من منزلك فصل ركعتين تمنعانك مخرج السوء۔ (مجمع الزوائد: رقم الحديث ٣٦٨٦)

مشورہ

(61)...وشاورهم في الامر (آل عمران:١٥٩)

نماز کا خیال رکھنا

(62)...(رحیمیہ:5/211، فضائل حج: از شیخ الحدیث، پانچویں فصل، حج کے آداب میں، اجمالی آداب نمبر 27، ص79)

نیت کی درستگی

(63)...عن أبي سعد بن أبي فضالة الأنصاري وكان من الصحابة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إذا جمع الله الناس يوم القيامة ليوم لا ريب فيه نادى مناد: من

کان أشرک فی مل عمله لله أحدا فليطلب ثوابه من عند غير الله فإن الله أغنى الشركاء عن الشرک۔ (الترمذی: رقم الحدیث ۳۱۵۴)

(64)... عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من سمع الناس بعمله سمع الله به سامع خلقه وصغره وحقره۔ (مجمع الزوائد: ۱۰/ ۳۸۱)

(65)... عن عبد الله بن قيس الخزاعی رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال: من قام رياء وسمعة لم يزل فی مقت الله حتی يجلس۔ (تفسیر ابن کثیر: ۳/ ۱۱۶)

(66)... لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ۔ (آل عمران: ۹۲)

(67)... وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (الدہر: ۸)

● عن أبی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من لقی الله لا يشرک به شيئا وأدى زكاة ماله طيبا بها نفسه محتسبا وسمع وأطاع فله الجنة أو دخل الجنة وخمس ليس لهن كفارة الشرک بالله عز وجل وقتل النفس بغير حق أو نهب مؤمن أو الفرار يوم الزحف أو يمين صابرة يقتطع بها مالا بغير حق (مسند احمد: ۸۳۸۲)

(68)... (دیکھیں حوالہ نمبر 56)

(69)... وعن محمد رحمه الله تعالى فی المنتقى إذا اشترى شاة ليضحی بها وأضمر نية التضحية عند الشراء تصير أضحية كما نوى۔ (ہندیۃ: ۵/ ۳۰۶)

(70)... وإن كان كل واحد منهم صبيا أو كان شريک السبع من يريد اللحم أو كان نصرانيا ونحو ذلک لا يجوز للآخرين أيضا كذا فی السراجية... والمسلم لو اراد اللحم لا يجوز عندنا (ہندیۃ: ۵/ ۳۰۴)

(71)... ولو أرادوا القربة الأضحية أو غيرها من القرب أجزأهم سواء كانت القربة واجبة أو تطوعا أو وجب على البعض دون البعض وسواء اتفقت جهات القربة أو اختلفت بأن أراد بعضهم الأضحية وبعضهم جزاء الصيد وبعضهم هدى الإحصار وبعضهم كفارة عن شیء أصابه فی إحرامه وبعضهم هدى التطوع وبعضهم دم المتعة أو القران وهذا قول أصحابنا الثلاثة رحمهم الله تعالى وكذلک إن أراد بعضهم العقيقة عن ولد ولد له من قبل كذا ذكر محمد رحمه الله تعالى فی نوادر الضحايا۔

(ہندیۃ: ۵/ ۳۰۴)

صراحۃً اجازت لینا

(72)... ومنها أن تجزیء فيها النيابة فيجوز للإنسان أن يضحی بنفسه وبغيره بإذنه لأنها قربة تتعلق بالمال فتجزیء فيها النيابة كأداء الزكاة وصدقة الفطر ولأن كل أحد لا يقدر على مباشرة الذبح بنفسه خصوصا النساء فلو لم تجز الاستنابة لأدى إلى الحرج وسواء كان المأذون مسلما أو كتابيا حتى لو أمر مسلم كتابيا أن يذبح أضحيته يجزيه لأن الكتابی من أهل الذكاة إلا أنه يكره لأن التضحية قربة والكافر ليس من أهل القربة لنفسه فتكره إنابته فی إقامة القربة لغيره وسواء كان الأذن نصا أو دلالة۔

(بدائع الصنائع: ۵/ ۳۰۴)

(73)... قال فی الذخيرة لعله ذهب الى ان العادة اذا جرت من الاب فی كل سنة صار كالاذن منهم فان كان على هذا الوجه فما استحسنه ابو يوسف مستحسن۔

(ردالمحتار: ج۔۶، ص۔۳۱۵، کتاب الاضحیۃ)

(74)... قال فی البدائع لأن الموت لا يمنع التقرب عن الميت بدليل أنه يجوز أن يتصدق عنه ويحج عنه وقد صح أن رسول الله ضحى بكبشين أحدهما عن نفسه والآخر عمن لم يذبح من أمته وإن كان منهم من قدمات قبل أن يذبح۔ لأن له ولاية عليهم إتقانی قال فی النهاية وعلى هذا إذا كان أحدهم أم ولد ضحى عنها مولاها أو صغير اضحى عنه أبوه قوله لأن بعضها لم يقع قربة فكذا الكل لعدم التجزی كما يأتی فرع من ضحى عن الميت كما يصنع فی أضحية نفسه من التصدق والأكل والأجر للميت والملک للذابح۔ (الشامی: ۵۶/ ۳۲۶)

مال حلال کا استعمال

(75)... عن أبی هريرة قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: يا أيها الناس إن الله طيب ولا يقبل إلا طيبا وإن الله أمر المؤمنين بما أمر به المرسلين فقال: يا أيها الرسل كلوا من الطيبات واعملوا صالحا إنی بما تعملون عليم وقال: يا أيها الذين آمنوا كلوا من طيبات ما رزقناكم قال: وذكر الرجل يطيل السفر أشعث أغبر يمد يده إلى السماء يا

رب یارب ومطعمه حرام ومشربه حرام وملبسه حرام وغذی بالحرام فأنی یستجاب لذلک۔ (ترمذی: رقم الحدیث ۲۹۸۹)

(76)... دخل عبدالله بن عمر علی ابن عامر یعوده وهو مریض فقال: ألا تدعو الله لی یا ابن عمر قال: إنی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: لا تقبل صلاة بغیر طهور ولا صدقة من غلول۔ (مسلم: ۳۵۵)

(77)... والحاصل أنه إن علم أرباب الأموال وجب رده علیهم وإلا فإن علم عین الحرام لا یحل له ویتصدق به بنیة صاحبه وإن کان مالا مختلطا مجتمعا من الحرام ولا یعلم أربابه ولا شیئا منه بعینه حل له حکما والأحسن دیانة التنزه عنه۔ (شامی: ۶/ ۳۸۵)

- قوله اکتسب حراما إلخ توضیح المسألة ما فی التتارخانیة حیث قال: رجل اکتسب مالا من حرام ثم اشتری فهذا علی خمسة أوجه: أما إن دفع تلک الدراهم إلی البائع أولا ثم اشتری منه بها أو اشتری قبل الدفع بها ودفعها أو اشتری قبل الدفع بها ودفع غیرها أو اشتری مطلقا ودفع تلک الدراهم أو اشتری بدراهم أخر ودفع تلک الدراهم۔ قال أبو نصر: یطیب له ولا یجب علیه أن یتصدق إلا فی الوجه الأول وإلیه ذهب الفقیه أبو اللیث لکن هذا خلاف ظاهر الروایة فإنه نص فی الجامع الصغیر: إذا غصب ألفا فاشتری بها جاریة وباعها بألفین تصدق بالربح۔ وقال الکرخی: فی الوجه الأول والثانی لا یطیب وفی الثلاث الأخیرة یطیب وقال أبو بکر: لا یطیب فی الکل لکن الفتوی الآن علی قول الکرخی دفعا للحرج عن الناس اه۔ وفی الولوالجیة: وقال بعضهم: لا یطیب فی الوجوه کلها وهو المختار ولکن الفتوی الیوم علی قول الکرخی دفعا للحرج لکثرة الحرام۔ (شامی: ۵/ ۲۳۵)

پہلے سے جانور پالنا

(78)... فیستحب ان یربط الاضحیة قبل ایام النحر بایام لما فیه من الاستعداد من القربة واظهار الرغبة فیها فیکون له فیه اجر وثواب۔ (بدائع الصنائع: ۵/ ۷۸)

(79)... والبقر والبعیر یجزئ عن سبعة اذا کانوا یریدون وجه الله تعالیٰ والتقدیر بالسبعة یمنع الزیادة ولا یمنع النقصان کذا فی الخلاصة۔ (ہندیۃ: ۵/ ۳۰۴)

مسائل کا سیکھنا

(80)... قال عمر بن الخطاب: لا یبع فی سوقنا إلا من قد تفقه فی الدین۔ (ترمذی: رقم الحدیث ۴۸۷)

حفاظتی دعاؤں کا اہتمام

(81)... عن أنس بن مالک قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من قال یعنی إذا خرج من بیته: بسم الله توکلت علی الله لا حول ولا قوة إلا بالله یقال له: کفیت ووقیت وتنحی عنه الشیطان۔ (ترمذی: رقم الحدیث ۳۴۲۴)

(82)... عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: وکلنی رسول الله صلی الله علیه وسلم بحفظ زکاة رمضان فأتانی آت فجعل یحثو من الطعام فأخذته فقلت لأرفعنک إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر الحدیث فقال: إذا أویت إلی فراشک فاقرأ آیة الکرسی لن یزال علیک من الله حافظ ولا یقربک شیطان حتی تصبح فقال النبی صلی الله علیه وسلم صدقک وهو کذوب ذاک شیطان۔ (صحیح البخاری: رقم الحدیث ۳۲۷۵)

4. منڈی پہنچنے کے بعد کے امور

منڈی میں کیسے داخل ہوں؟

(83)... أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من دخل السوق فقال: لا إله إلا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو حی لا یموت بیده الخیر وهو علی

کل شیء قدیر کتب اللہ لہ ألف ألف حسنة ومحا عنہ ألف ألف سیئة ورفع لہ ألف ألف درجة۔ (سنن الترمذی: رقم الحدیث ۳۴۲۸)

(84)... عن بریدة قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا دخل السوق قال: بِسمِ اللہِ اللّٰھُمَّ إِنِّی أَسأَلُکَ خَیرَ ھٰذِہِ السُّوقِ وَخَیرَ مَا فِیھَا وأعُوذُبِکَ مِن شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیھَا اللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُبِکَ أَن أُصِیبَ فِیھَا یَمِیناً فَاجِرَةً أَو صَفقَةً خَاسِرَةً۔ (الاذکار للنووی: رقم ۹۱۱)

منڈی میں کتنی دیر لگائیں؟

(85)... عن أبی ھریرة أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: أحب البلاد إلی اللہ مساجدھا وأبغض البلاد إلی اللہ أسواقھا۔ (مسلم: رقم ۲۸۸)

(86)... عن سلمان قال: لا تکونن إن استطعت أول من یدخل السوق ولا آخر من یخرج منھا فإنھا معرکة الشیطان وبھا ینصب رایتہ۔ (مسلم: رقم ۱۰۰)

کب خریدنا ہے؟

(87)... (ووجب سعی الیھا وترک البیع) ولو مع السعی، وفی المسجد اعظم وزرا (بالاذان الاول) فی الاصح وان لم یکن فی زمن الرسول بل فی زمن عثمان، وافاد فی البحر صحة اطلاق الحرمة علی المکروہ تحریما۔ (شامی: ۲/۱۶۱)

(88)... ففی الصحیحین نھی رسول اللہ عن تلقی الرکبان إلی أن قال وأن یستام الرجل علی سوم أخیہ وفی الصحیحین أیضا لا یبع الرجل علی بیع أخیہ ولا یخطب علی خطبة أخیہ إلا أن یأذن لہ وصورة السوم أن یتراضیا بثمن ویقع الرکون بہ فیجیء آخر فیدفع للمالک أکثر أو مثلہ وصورة البیع أن یتراضیا علی ثمن سلعة فیقول آخر أنا أبیعک مثلھا بأنقص من ھذا الثمن أفادہ فی الفتح قال الخیر الرملی ویدخل فی السوم الإجارة إذ ھی بیع المنافع۔

(شامی: ۵/ ۱۰۲ مطلب احکام نقصان المبیع فاسدا)

کس سے خریدنا ہے؟

(89)... ومثلہ تلقی الجلب أی فی التفصیل بین کونہ یضر أھل البلدة أو لا یضر وصورتہ کما فی منلا مسکین أن یخرج من البلد إلی القافلة التی جائت بالطعام ویشتری منھا خارج البلد وھو یرید حبسہ ویمتنع عن بیعہ ولم یترک حتی تدخل القافلة البلد قالوا ھذا إذا لم یلبس الملتقی سعر البلد علی التجار فإن لبس فھو مکروہ فی الوجھین۔ (شامی: ۶/ ۳۹۹)

(90)... عن ابی ھریرة عن النبی ﷺ اشتری سرقة وھو یعلم انھا سرقة فقد اشترک فی عارھا واثمھا۔ (الترغیب: ۲۶۶۷)

کیسے خریدنا ہے؟

(91)... یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَأکُلُوا أَموَالَکُم بَینَکُم بِالبَاطِلِ۔ (نساء: ۲۹)

(92)... عن أبی سعید الخدری، أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال: لا ضرر ولا ضرار، من ضار ضرہ اللہ، ومن شاق شق اللہ علیہ۔ (دار قطنی ۳۰۷۹)

(93)... عن أبی ھریرة أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی صبرة طعام فأدخل یدہ فیھا فنالت أصابعہ بللا فقال: ما ھذا یا صاحب الطعام قال أصابتہ السماء یا رسول اللہ قال: أفلا جعلتہ فوق الطعام کی یراہ الناس من غش فلیس منی۔ (مسلم: ۱۰۲)

(94)... عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: رحم اللہ رجلا سمحا اذا باع واذا اشتری واذا اقتضی۔ (بخاری: 1934)

(95)... وعند الترمذی: غفر اللہ لرجل کان قبلکم سھلا اذا باع سھلا اذا اشتری سھلا اذا اقتضی۔ ولہ فی اخری عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ یرفعہ: ان اللہ یحب سمح البیع سمح الشراء سمح القضاء (تیسیر الوصول الی جامع الاصول: ۱/ ۵۳)

(96)...عن أبی هريرة قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: من أقال مسلما أقاله الله عثرته۔ (ابوداؤد:۳۴۶۰)

(97)...عن أبی هريرة قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: وقال قتيبة: يبلغ به النبی صلی الله عليه وسلم قال: لا تناجشوا وفی الباب عن ابن عمر وأنس: حديث أبی هريرة حديث حسن صحيح والعمل علی هذا عند أهل العلم كرهوا النجش: والنجش: أن يأتی الرجل الذی يفصل السلعة إلی صاحب السلعة فيستام بأكثر مما تسوی وذلك عندما يحضره المشتری يريد أن يغتر المشتری به وليس من رأيه الشراء إنما يريد أن يخدع المشتری بما يستام ص: وهذا ضرب من الخديعة۔ (ترمذی:۱۳۰۴)

(98)...قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: لا يقتطع أحد مالا بيمين إلا لقی الله وهو أجذم۔ (ابوداؤد:۳۲۶۶)

(99)...عن حكيم بن حزام رضی الله عنه: أن النبی صلی الله عليه وسلم قال: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا قال همام: وجدت فی كتابی يختار ثلاث مرار فإن صدقا وبينا بورك لهما فی بيعهما وإن كذبا وكتما فعسی أن يربحا ربحا ويمحقا بركة بيعهما۔ (صحیح بخاری:۲۱۱۶)

(100)...عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ ليس مما عصی الله به هو اعجل عقابا من البغی وما من شیء اطيع الله فيه اسرع ثوابا من الصلة واليمين الفاجرة تدع الديار بلاقع (الترغیب والترھیب: رقم ۲۸۲۶)

(101)...(احسن الفتاوی:6/497)

کونسا جانور خریدنا ہے اور کونسا نہیں؟ کس جانور کی قربانی صحیح ہے کس کی نہیں؟

1) مخصوص جنس ہو

(102)...أما جنسه فهو أن يكون من الأجناس الثلاثة الغنم أو الإبل أو البقر ويدخل فی كل جنس نوعه والذكر والأنثی منه والخصی والفحل لانطلاق اسم الجنس علی ذلك والمعز نوع من الغنم والجاموس نوع من البقر ولا يجوز فی الأضاحی شیء من الوحشی فإن كان متولدا من الوحشی والإنسی فالعبرة للأم فإن كانت أهلية تجوز وإلا فلا حتی لو كانت البقرة وحشية والثور أهليا لم تجز۔ (ہندیہ:۵/۲۹۷)

(103)...والبقر والبعير يجزئ عن سبعة اذا كانوا يريدون وجه الله تعالیٰ والتقدير بالسبعة يمنع الزيادة ولا يمنع النقصان كذا فی الخلاصة۔ (ہندیہ:۵/۳۰۴)

● وتجوز عن ستة او خمسة او اربعة او ثلاثة ذكره فی الاصل لانه لما جاز عن سبعة فما دونها اولیٰ

(بدائع: ج۵،ص۷۰، فصل اما محل اقامۃ الواجب البحر الرائق: ج۸،ص۱۷۴، ہندیہ: ج۵،ص۳۰۴، الباب الثامن)

(104)...فلا تجوز الشاة والمعز الا عن واحد وان كانت سمينا۔ (ہندیہ:۵/۲۹۷)

(105)...وقيل ان ولدت الرمكة من حمار وحشی حمار الا يوكل وان ولدت فرسا فحكمه حكم الفرس، وان ضحی بظبية وحشية انست او ببقرة وحشية انست لم تجز۔

(ہندیہ: ج۔۵،ص۔۲۹۷)

(106)...فإن كان متولدا من الوحشی والإنسی فالعبرة للأم فإن كانت أهلية تجوز وإلا فلا حتی لو كانت البقرة وحشية والثور أهليا لم تجز۔ (ہندیہ:۵/۲۹۷)

(107)...اذا نزا ظبی علی شاة اهلية فان ولدت شاةً تجوز التضحية بها وان ولدت ظبياً لا تجوز۔ (بدائع الصنائع:6/285)

● (دیکھیں حوالہ نمبر 106)

(108)...والكبش والنعجة إذا استويا فی القيمة واللحم فالكبش أفضل۔ (ہندیہ:۵/۲۹۷)

(109)...ان الانثیٰ افضل من الذكر اذا استويا قيمة (شامی: ج۔۶،ص۳۲۲)

(110)...والشاة أفضل من سبع البقرة إذا استويا فی القيمة واللحم۔ (ہندیہ:۵/۲۹۷)

(111)...والخصی افضل من الفحل لانه اطيب لحما۔ (ہندیہ:۵/۲۹۷)

(112)...قال فی التاتارخانیة وفی العتابیة وکان الاستاذ یقول بان الشاة العظیمة السمینة تساوی البقرة قیمة ولحما افضل من البقرة لان جمیع الشاة تقع فرضا بلاخلاف (شامی:۶/۳۲۲،الاضحیہ)

(113)...وإن کان سبع البقرة أکثر لحما فسبع البقرة أفضل والحاصل فی هذا أنهما إذا استویا فی اللحم والقیمة فأطیبهما لحما أفضل وإذا اختلفا فی اللحم والقیمة فالفاضل أولی۔ (ہندیۃ:۵/۲۹۷)

(114)...(دیکھیں حوالہ نمبر 113)

(115)...والمستحب ان تکون الاضحیة اسمنها واحسنها واعظمها (ہندیہ:ج۔۵،ص۔۳۰۰)

2) عمر پوری ہو

(116)...وهو ابن خمس من الإبل...وفی البدائع تقدیر هذه الاسنان بما ذکر لمنع النقصان لا الزیادة فلو ضحی بسن اقل لایجوز۔ (شامی:۶/۳۲۲الاضحیۃ)

(117)...وحولین من البقر والجاموس...وفی البدائع تقدیر هذه الاسنان بما ذکر لمنع النقصان لا الزیادة فلو ضحی بسن اقل لایجوز۔ (شامی:۶/۳۲۲الاضحیۃ)

(118)...وحول من الشاة...وفی البدائع تقدیر هذه الاسنان بما ذکر لمنع النقصان لا الزیادة فلو ضحی بسن اقل لایجوز۔ (شامی:۶/۳۲۲)

(119)...وقالوا هذا اذا کان الجذع عظیما بحیث لو خلط بالثنیات لایشتبه علی الناظرین، (البحر:ج۔۸،ص۔۱۷۷)

(120)...(قوله وان کان الخ) فلو صغیر الجثة لایجوز الا ان یتم له سنة ویطعن فی الثانیة وصح الثنی فصاعدا من الثلاثة والثنی هو ابن خمس من الابل وحولین من البقر والجاموس وحول من الشاة (شامی:322/6)

(121)...ان الفهاء قالو الجذع من الخنم ستة الشهر والثنی ابن ستة۔ (هندیة:297/5،بدائع:70/5)

- (کفایت المفتی:217/8)

3) قربانی سے مانع کوئی عیب نہ ہو

(122/1)...عن علی بن أبی طالب قال: أمرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم أن نستشرف العین والأذن وأن لا نضحی بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء ولا خرقاء۔ (ترمذی:۱۴۹۸)

(122/2)...اصول 1: وفی الجامع الصگیر انه ان کان ذهب الثلث او اقل جاز وان کان اکثر من الثلث لایجوز (بدائع الصنائع:300/6)

اصول 2: کل عیب یزول المفعة علی الکمال او الجمال علی الکمال یمنع الاصحیة وما لا یکون بهذه الصفة لایمنع۔ (299/6)

اصول 3: ولو قدم اضحیة لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها علی مکانها اجزاه۔ (هندیة:299/5)

(123)...فإن بلغ الکسر إلی المخ لم یجز...وفی البدائع إن بلغ الکسر المشاش لا یجزی والمشاش رؤوس العظام مثل الرکبتین والمرفقین۔ (الشامی:۶/۳۲۲الاضحیۃ)

(124)...ویضحی بالجماء هی التی لا قرن لها خلقة وکذا العظماء التی ذهب بعض قرنها بالکسر أو غیره، قهستانی۔ (الشامی:۶/۳۲۲الاضحیۃ)

(125)...(ویضحی بالجماء) هی التی لاقرن لها خلقة، وکذ العظماء التی ذهب بعض قرنها بالکسر او غیره، فان بلغ الکسر الی المُخ لم یجز۔ (ردالمختار، الاضحیة:391/9)

- (دیکھیں حوالہ نمبر 124)

(126)...وفی البدائع: ان بلع الکسر المشاش لایجزئ والمشاش۔ (رؤس العظام:302/6)

- (دیکھیں حوالہ نمبر 124)

(127)...وتجوز الثولاء وهی المجنونة إلا إذا کان ذلک یمنع الرعی والاعتلاف فلا تجوز۔ (الہندیۃ:۵/۲۹۸الاضحیۃ)

(128)...وتجوز الثولاءُ وهی المجنونة الا اذا کان یمنعها عن الرعی ولاعلاف فلاتجوز۔ (بدائع:302/6)

- (دیکھیں حوالہ 127)

(129)...ولا تجوز العمیاء...والتی لا اذن لها فی الخلقة۔ (ہندیۃ:۵/۲۹۷)

(130)...ذکر فی الجامع الصغیر إن کان الذاهب کثیرا یمنع جواز التضحیة وإن کان یسیرا لا یمنع واختلف أصحابنا بین القلیل والکثیر فعن أبی حنیفة رحمه الله تعالی أربع

روایات وروی محمد رحمہ اللہ تعالی عنہ فی الأصل وفی الجامع أنہ إذا کان ذهب الثلث أو أقل جاز وإن کان أکثر لا یجوز والصحیح أن الثلث وما دونہ قلیل وما زاد علیہ کثیر وعلیہ الفتوی کذا فی فتاوی قاضی خان۔ (ہندیۃ:۵/۲۹۸)

(131)...لو لها أذن صغيرة خلقة أجزأت۔ (شامی:۶/۳۲۲الاضحیۃ)(ماخوذ:فتاوی دار العلوم دیوبند:409/15)

(132)...وتجزئ الشرقاء وهی مشقوقة الأذن طولا والمقابلة أن يقطع من مقدم أذنها شیء ولا یبان بل یترک معلقا والمدابرة أن یفعل ذلک بمؤخر الأذن من الشاة وما روی أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی أن یضحی بالشرقاء والمقابلة والمدابرة والخرقاء فالنهی فی الشرقاء والمقابلة والمدابرة محمول علی الندب وفی الخرقاء علی الکثیر علی اختلاف الأقاویل فی حد الکثیر کذا فی البدائع۔ (ہندیۃ:۵/۲۹۸)

(133)...ولا تجوز العمياء والعوراء البین عورها۔ (ہندیۃ:۵/۲۹۷)

(134)...والحولاء تجزئ وهی التی فی عینها حول۔ (ہندیۃ:۵/۲۹۸)

(135)...ولا تجزئ الجدعاء وهی مقطوعة الأنف کذا فی الظهیریة۔ (ہندیۃ:۵/۲۹۸)

(136)...وأما الهتماء وهی التی لا أسنان لها فإن کانت ترعی وتعتلف جازت وإلا فلا کذا فی البدائع وهو الصحیح کذا فی محیط السرخسی۔ (ہندیۃ:۵/۲۹۸)

(137)...ولا بالهتماء التی لا أسنان لها ویکفی بقاء الأکثر وقیل ما تعتلف بہ۔ (شامی:۶/۳۲۴الاضحیۃ)

(138)...ولو کانت الشاة مقطوعة اللسان هل تجوز التضحیة بها فقال نعم إن کان لا یخل بالاعتلاف وإن کان یخل بہ لا تجوز التضحیة بها کذا فی التتارخانیة وقطع اللسان فی الثور یمنع وفی الشاة اختلاف کذا فی القنیة والتی لا لسان لها فی الغنم تجوز وفی البقر لا۔ (شامی:۶/۳۲۴الاضحیۃ)

(139)...(دیکھیں حوالہ نمبر 138)

(140)...ولا تجوز الجلالة وهی التی تأکل العذرة ولا تأکل غیرها فإن کانت الجلالة إبلا تمسک أربعین یوما حتی یطیب لحمها والبقر یمسک عشرین یوما والغنم عشرة أیام والدجاجة ثلاثة أیام والعصفور یوما کذا فی فتاوی قاضی خان۔

(141)...کل عیب یزیل المنفعة علی الکمال أو الجمال علی الکمال یمنع الأضحیة وما لا یکون بهذه الصفة لا یمنع ثم کل عیب یمنع الأضحیة۔ (ہندیۃ:۵/۲۸۷الاضحیۃ)

(142)...شاة أو بقرة أشرفت علی الولادة قالوا یکرہ ذبحها لأن فیہ تضییع الولد۔ (ہندیۃ:۵/۲۸۷الاضحیۃ)

(143)...(فتاوی دار العلوم دیوبند:406/15)

●(دیکھیں حوالہ نمبر 141)

(144)...وتجوز التضحیة بالعاجزة عن الولادة لکبر سنها۔ (ہندیۃ:۵/۲۸۷الاضحیۃ)

(145)...(ولا التی لا ألیة لها خلقة) الشاة إذا لم یکن لها أذن ولا ذنب خلقة۔ قال محمد: لا یکون هذا ولو کان لا یجوز، وذکر فی الاصل عن ابی حنیفة انہ یجوز، "خانیة" ثم قال: وان کان لها الیة صغیرة مثل الذنب خلقة جاز، اما علی قول ابی حنیفة فظاهر لان عندہ لو لم یکن لها اذن اصلا ولا الیة جاز الخ۔ (شامی: ج۔۶ ص۔۳۲۵)

(146)...لو ذهب بعض الأذن أو الألیة أو الذنب أو العین ذکر فی الجامع الصغیر إن کان کثیرا یمنع وإن یسیرا لا یمنع واختلف أصحابنا فی الفاصل بین القلیل والکثیر فعن أبی حنیفة أربع روایات روی محمد عنہ فی الأصل والجامع الصغیر أن المانع ذهاب أکثر من الثلث وعنہ أنہ الثلث وعنہ أنہ الربع وعنہ أن یکون الذاهب أقل من الباقی أو مثلہ اھ بالمعنی والأولی هی ظاهر الروایة وصححها فی الخانیة حیث قال والصحیح أنہ الثلث وما دونہ قلیل وما زاد علیہ کثیر وعلیہ الفتوی۔ (شامی:۶/۳۲۴الاضحیۃ)

(147)...(دیکھیں حوالہ نمبر 145)

(148)...وإن کان لها ألیة صغیرة مثل الذنب خلقة جاز أما علی قول أبی حنیفة فظاهر لأن عندہ لو لم یکن لها أذن أصلا ولا ألیة جاز۔ (شامی:۶/۳۲۴الاضحیۃ)

(149)...(دیکھیں حوالہ نمبر 146)

(150)...والعرجاء أی التی لا یمکنها المشی برجلها العرجاء إنما تمشی بثلاث قوائم حتی لو کانت تضع الرابعة علی الأرض وتستعین بها جاز عنایة۔ (شامی:۶/۳۲۴الاضحیۃ)

(151)...(دیکھیں حوالہ نمبر 151)

(152)...ولا تجوز الحذاء وهی المقطوعة ضرعها ولا المصرمة وهی التی لا تستطیع أن ترضع فصیلها ولا الجداء وهی التی یبس ضرعهاک۔ (شامی:۶/۳۲۴الاضحیۃ)

(153)...وفی الإبل والبقر إن ذهبت واحدة یجوز أو اثنتان لا، وذکر فیها جواز التی لا ینزل لها لبن من غیر علة، وفی التاترخانیة والشطور لا تجزی وهی من الشاة ما قطع اللبن عن إحدی ضرعیها ومن الإبل والبقر ما قطع ضرعیها لأن لکل واحد منهما أربع أضرع۔ (شامی:۶/۳۲۴الاضحیۃ)

(154)...وفی الشاة والمعز إذا لم یکن لهما إحدی حلمتیهما خلقة أو ذهبت بآفة وبقیت واحدة لم یجز۔ (شامی:۶/۳۲۴الاضحیۃ)

(155)...ویجوز التی لها کی (ہندیہ:۵/۲۹۷)

- والمستحب ان یکون سلیما عن العیوب الظاهرة فما جوز ههنا جوز مع الکراهة کما فی المضمرات۔ (شامی:۶/۳۲۳)

(156)...(والجرباء السمینة) فلو مهزولة لم یجز لأن الجرب فی اللحم نقص۔ (شامی:۶/۳۲۲الاضحیۃ)

(157)...(دیکھیں حوالہ نمبر 156)

(158)...لو جز صوفها یتصدق به ولا ینتفع به۔ (شامی:۶/۳۲۴الاضحیۃ)

(159)...ولا تجوز التضحیة المهزولة التی لا مخ فی عظامها (شامی:۶/۳۲۳)

جانور خریدنے کے بعد یہ دعا پڑھیں اور کچھ صدقہ کریں

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(160)...عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: إذا اشتری أحدکم الجاریة فلیقل: اللهم إنی أسألک خیرها وخیر ما جبلتها علیه وأعوذ بک من شرها وشر ما جبلتها علیه ولیدع بالبرکة وإذا اشتری أحدکم بعیرا فلیأخذ بذروة سنامه ولیدع بالبرکة ولیقل مثل ذلک۔ (ابن ماجۃ: رقم ۲۵۲۲)

(161/1)...عن قیس بن أبی غرزة قال: کنا فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم نسمی السماسرة فمر بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فسمانا باسم هو أحسن منه فقال: یا معشر التجار إن البیع یحضره اللغو والحلف فشوبوه بالصدقة۔ (ابوداؤد: رقم ۳۳۲۶)

(7) کس جانور میں کتنے افراد شریک ہو سکتے ہیں۔

(161/2)...فتجب الاضحیة علیٰ حرٍ مسلم مقیم موسر عن نفسه، لا عن طفله شاةً او بدنة۔ (الدر المختار، الاضحیة:313/6)

- فالحق هو ما ذهب الیه ابو حنیفة واصحابه رحمهم الله تعالیٰ انه لا تجوز الشاة الواحدة الا عن واحد، وهو القیاس۔ (اعلان السنن، الاضاحی:212/17)
- (کفایت المفتی:36/12، فتاویٰ محمودیہ:312/17)

(161/3)...عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی ﷺ قال: البقرة عن سبعة، والجزور عن سبعة۔ (مشکوٰة المصابیح، الاضحیة، الفصل الاول:127/1)

- (فتاویٰ محمودیہ:396/17)

(161/4)(فتاویٰ عثمانی:108/4، فتاویٰ محمودیہ:406/17)

- (دیکھیں کتاب: قربانی میں شرکت کے اہم مسائل، حضرت مولانا ندیم انصاری صاحب)

(8) کس کس کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہیں؟

(161/5)(کفایت المفتی:102/12)

- (دیکھیں کتاب: غیر کی طرف سے قربانی کی تحقیق، مفتی محمد رضوان صاحب)

(161/6)...(فتاویٰ عثمانی:114/4)

(161/7)...(فتاویٰ عثمانی:122/4،فتاویٰ محمودیہ:406/17،فتوی بنوری ٹاؤن:144110200867،فتوی دار العلوم کراچی)

5. جانور خریدنے کے بعد کے امور

جانور کے گلے میں گھنٹی ڈالنا/نمود و نمائش/تصویر

(162)...حدثنا أبو كامل فضيل بن حسين الجحدرى حدثنا بشر يعنى ابن مفضل حدثنا سهيل عن أبيه عن أبى هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس۔ (مسلم: رقم الحديث ۱۰۳)

مناسب جگہ باندھنا

(163)...عن أبى سعيد الخدرى رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: إياكم والجلوس على الطرقات فقالوا: ما لنا بد إنما هى مجالسنا نتحدث فيها قال: فإذا أبيتم إلا المجالس فأعطوا الطريق حقها قالوا: وما حق الطريق قال: غض البصر وكف الأذى ورد السلام وأمر بالمعروف ونهى عن المنكر۔ (بخاری، رقم الحدیث ۲۶۶۵)

(164)...معاذ بن أنس الجهنى عن أبيه قال: غزوت مع نبى الله صلى الله عليه وسلم غزوة كذا وكذا فضيق الناس المنازل وقطعوا الطريق فبعث نبى الله صلى الله عليه وسلم: مناديا ينادى فى الناس أن من ضيق منزلا أو قطع طريقا فلا جهاد له۔ (ابوداؤد: رقم الحدیث ۲۶۲۹)

خریدنے کی مشقت پر ثواب کی امید رکھنا

(165)...الأصل أن المشقة من حيث هى غير مقصودة للشارع فإن الحرج مرفوع عن المكلف ولكن المشقة فى الجملة مثاب عليها إذا لحقت فى أثناء التكليف ويختلف أجر تحمل المشاق بشدة المشاق وخفتها والضابط فى ذلك أن الفعلين إذا اتحدا فى الشرف والشرائط والسنن والأركان وكان أحدهما شاقا فقد استويا فى أجرهما لتساويهما فى جميع الوظائف وانفرد أحدهما بتحمل المشقة لأجل الله سبحانه وتعالى فأثيب على تحمل المشقة لا على عين المشاق وذلك كالاغتسال فى الصيف والربيع بالنسبة إلى الاغتسال فى شدة برد الشتاء فيزيد أجر الاغتسال فى الشتاء لأجل تحمل مشقة البرد وكذلك مشاق الوسائل فى من يقصد المساجد والحج والغزو من مسافة قريبة ومن يقصد هذه العبادات من مسافة بعيدة فإن ثوابها يتفاوت بتفاوت الوسيلة ويتساوى من جهة القيام بسنن هذه العبادات وشرائطها وأركانها فإن الشرع يثيب على الوسائل إلى الطاعات كما يثيب على المقاصد مع تفاوت أجور الوسائل والمقاصد وكذلك جعل لكل خطوة يخطوها المصلى إلى إقامة الجماعة رفع درجة وحط خطيئة وجعل أبعدهم ممشى إلى الصلاة أعظم أجرا من أقربهم ممشى إليها وجعل للمسافرين إلى الجهاد بما يلقونه من الظمأ والنصب والمخمصة والنفقة الصغيرة والكبيرة وقطع الأودية وبما ينالونه من الأعداء أجر عمل صالح وعلى ذلك إذا كانت المشقات من حيث هى مشقات مثابا عليها زيادة على معتاد التكليف دل على أنها مقصودة له وإلا فلو لم يقصدها لم يقع عليها ثواب۔

(موسوعة الفقهية الكويتية: ۱۵ / ۵۹، باب تفاوت الثواب من حيث المشقة)

حقوق کا خیال رکھنا

(166)...عن أبى هريرة رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: غفر لامرأة مومنة مرت بكلب على رأس ركى يلهث قال: كاد يقتله العطش فنزعت خفها فأوثقته بخمارها فنزعت له من الماء فغفر لها بذلك۔ (بخاری: رقم الحدیث ۳۳۲۱)

(167)...عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: عذبت امرأة فی ھرة حبستھا حتی ماتت جوعا فدخلت فیھا النار قال: فقال: واللہ أعلم: لا أنت أطعمتھا ولا سقیتھا حین حبستیھا ولا أنت أرسلتھا فأکلت من خشاش الأرض۔ (بخاری: رقم الحدیث ۲۳۶۵)

(168)...عن أبی ھریرة رضی اللہ عنہ: أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: بینا رجل بطریق اشتد علیہ العطش فوجد بئرا فنزل فیھا فشرب ثم خرج فإذا کلب یلھث یأکل الثری: من العطش فقال الرجل: لقد بلغ ھذا الکلب من العطش مثل الذی کان بلغ منی فنزل البئر فملأ خفه ماء فسقی الکلب فشکر اللہ له فغفر له قالوا: یا رسول اللہ وإن لنا فی البھائم لأجرا فقال: فی کل ذات کبد رطبة أجر۔ (متفق علیہ، بخاری: ۲۳۶۳)

(169)...وکرہ کل تعذیب بلافائدة. (درالمختار: ۶/ ۲۹۶)

(170)...عن ابن عباس قال: نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التحریش بین البھائم۔ (ابوداؤد: ۲۵۶۲)

(171)...وکرہ کل تعذیب بلافائدة (شامی: ۶/ ۲۹۶) ویکرہ ان یذبح شاة والاخریٰ تنظر الیه (اعلاء السنن: ۱۷/ ۱۳۷)

(172)...عن عباد بن تمیم أن أبا بشیر الأنصاری أخبرہ أنه کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض أسفارہ فأرسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسولا قال عبداللہ بن أبی بکر: حسبت أنه قال والناس فی مبیتھم: لا یبقین فی رقبة بعیر قلادة من وتر ولا قلادة إلا قطعت قال مالک: أری أن ذلک من أجل العین (ابوداؤد: رقم الحدیث ۲۵۵۲)

(173)...فدخل حائطا لرجل الأنصار فإذا جمل فلما رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حن وذرفت عیناہ فأتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمسح ذفراہ فسکت فقال: من رب ھذا الجمل لمن ھذا الجمل فجاء فتی من الأنصار فقال: لی یا رسول اللہ۔ فقال: أفلا تتقی اللہ فی ھذہ البھیمة التی ملکک اللہ إیاھا فإنه شکا إلی أنک تجیعه وتدئبه۔

(ابوداؤد: ۲۵۶۹)

جانور کے تبدیل کرنے، گم ہوجانے وغیرہ کے مسائل

پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی

(174)......(قوله شراھا لھا) فلو کانت فی ملکه فنوی ان یضحیٰ بھا او اشتراھا ولم ینو الاضحیة وقت الشراء ثم نوی بعد ذلک لایجب لان النیة لم تقارن الشراء فلا تعتبر

(شامی: ج: ۶، ص: ۳۲۱، کتاب الاضحیۃ)

جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی

(175)......او اشتراھا ولم ینو الاضحیة وقت الشراء ثم نویٰ بعد ذلک لایجب لان النیة لم تقارن الشراء فلا تعتبر (شامی: ج۶، ص۳۲۱، کتاب الاضحیۃ)

جانور خریدتے وقت قربانی کی نیت تھی

(176)......رجل اشتری شاة للاضحیة واوجبھا بلسانه ثم اشتری اخری جاز له بیع الاولیٰ فی قول ابی حنیفة ومحمد وان کانت الثانیة شرا من الاولیٰ فذبح الثانیة فانه یتصدق بفضل ما بین القیمتین لانه لما اوجب الاولی بلسانه فقد جعل مقدار مالیة الاولیٰ للہ تعالیٰ فلا یکون له ان یستفضل لنفسه شیئا ولھذا یلزمه التصدق بالفضل

(ہندیہ: ج۵، ص۲۹۴، الباب الثانی فی وجوب الاضحیۃ بالنذر وما ھو فی معناہ البحر: ج۸، ص۱۷۵)

جانور گم ہوگیا

(177)......ولو ضلت فشرت اخری فظھرت فعلی الغنی احداھما ای علی التفصیل المار من انه لو ضحیٰ بالاولیٰ اجزاہ ولا یلزمه شیٔ ولو قیمتھا اقل وان ضحیٰ بالثانیة قیمتھا اقل تصدق بالزائد (ردالمحتار: ج۶، ص۳۲۶، علی الفقیر کلاھما، الدر مع الرد ج۶، ص۳۲۶)

● الفقیر اذا اشتری شاۃ للاضحیۃ فسرقت فاشتری مکانہا ثم وجد الاولیٰ فعلیہ ان یضحی بہما،

(البحر ج۸ ص ۱۷۵، بدائع: ج ۵ ص ۶۶ فصل اما کیفیۃ الوجوب، ہندیۃ: ج ۵ ص ۲۹۴، الباب الثانی شامی: ج ۶ ص ۳۲۶)

قاعدہ: 1 ”اَلْعَمَلُ لَایَتِمُّ بِمُجَرَّدِ النِّیَّۃِ وَتَرْکُ الْعَمَلِ یَتِمُّ بِھَا“

قاعدہ: 2 ”اَلْأُضْحِیَۃُ فِیْ حَقِّ الْمُوْسِرِ وَاجِبَۃٌ فِی الذِّمَّۃِ، وَفِیْ حَقِّ الْمُقْتِرِ وَاجِبَۃٌ فِی الْعَیْنِ“

شبِ عید کی فضیلت

(178)... عن أبی أمامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من قام لیلتی العیدین محتسبا للہ لم یمت قلبہ یوم تموت القلوب۔ (ابن ماجۃ: ۱۷۸۲)

(179)... احیاہ اللہ ولیلہ بمعنیٰ لانہ یحییٰ حیاۃ سعیدۃ ویتنعم ویرزق الخیر کلہ وتعمہ رحمۃ ربہ لہ ”یوم ینفع الصادقین صدقھم“ (المائدۃ:120)

(حاشیہ: الترغیب والترھیب، کتاب العیدین والاضحیۃ: 152/2، تحت رقم الحدیث 1)

(180)... وروی عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من أحیا اللیالی الخمس وجبت لہ الجنۃ لیلۃ الترویۃ ولیلۃ عرفۃ ولیلۃ النحر ولیلۃ الفطر ولیلۃ النصف من شعبان۔ (الترغیب: ۱۶۵۶)

شبِ عید کے اعمال

فرض نمازیں خصوصاً عشاء وفجر کا اہتمام

(181)... عن أبی ھریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من حافظ علی ھؤلاء الصلوات المکتوبات لم یکتب من الغافلین ومن قرأ فی لیلۃ مائۃ آیۃ لم یکتب من الغافلین أو کتب من القانتین۔ (ابن خزیمۃ: ۱۱۶۲)

(182)... دخل عثمان بن عفان المسجد بعد صلاۃ المغرب فقعد وحدہ فقعدت إلیہ فقال یا ابن أخی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من صلی العشاء فی جماعۃ فکأنما قام نصف اللیل ومن صلی الصبح فی جماعۃ فکأنما صلی اللیل کلہ۔ (مسلم: ۲۶۰)

(183)... عن أبی ھریرۃ: أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الأول ثم لم یجدوا إلا أن یستھموا علیہ لاستھموا ولو یعلمون ما فی التھجیر لاستبقوا إلیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لأتوھما ولو حبوا۔ (بخاری: ۶۱۵)

گناہوں سے بچنے کا اہتمام

(184)... عن جابر، قال: ذکر رجل عند النبی ﷺ بعبادۃ واجتھاد، وذکر آخر برعۃ (ورع) فقال النبی ﷺ لا تعدل بالرعۃ۔ (ترمذی: رقم ۲۵۱۹)

● عن أبی ھریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من یأخذ عنی ھؤلاء الکلمات فیعمل بھن أو یعلم من یعمل بھن فقال أبو ھریرۃ: فقلت: أنا یا رسول اللہ فأخذ بیدی فعد خمسا وقال: اتق المحارم تکن أعبد الناس وارض بما قسم اللہ لک تکن أغنی الناس وأحسن إلی جارک تکن مؤمنا وأحب للناس ما تحب لنفسک تکن مسلما ولا تکثر الضحک فإن کثرۃ الضحک تمیت القلب (ترمذی: رقم الحدیث ۲۳۰۵)

● اذ لا عبادۃ افضل من الخروج عن عھدۃ الفرائض، وعوام الناس یترکونھا ویعتنون بکثرۃ النوافل فیضیعون الاصول ویقومون بالفضائل

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: 9/358)

6. عید

عید کی حقیقت

(185)... عن أنس قال: قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال: ماهذان اليومان قالوا: كنا نلعب فيهما فى الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله قد أبدلكم بهما خيرا منهما: يوم الأضحى ويوم الفطر۔ (ابوداؤد:۱۱۳۶)(معارف الحدیث:۳/۲۳۸)

عید کے دن کے مسنون اعمال

(186)... فيستحب فيه أشياء منها ما قال أبو يوسف أنه يستحب أن يستاک ويغتسل ويطعم شيئا ويلبس أحسن ثيابه ويمس طيبا ويخرج فطرته قبل أن يخرج أما الاغتسال والاستياک ومس الطيب ولبس أحسن الثياب جديدا كان أو غسيلا ... وأما الذوق فيه فلكون اليوم يوم فطر وأما فى عيد الأضحى فإن شاء ذاق وإن شاء لم يذق والأدب أنه لا يذوق شيئا إلى وقت الفراغ من الصلاة حتى يكون تناوله من القرابين۔ ومنها أن يغدو إلى المصلى جاهرا بالتكبير فى عيد الأضحى فإذا انتهى إلى المصلى ترک لما روى عن النبى صلى الله عليه وسلم أنه كان يكبر فى الطريق وأما فى عيد الفطر فلا يجهر بالتكبير فى قول أبى حنيفة وعند أبى يوسف ومحمد يجهر وذكر الطحاوى أنه يجهر فى العيدين جميعا۔ (بدائع:۱/۲۷۹، مايستحب فى يوم العيد)

(187)... نماز عید کا طریقہ

1)... (وكيفية صلاتهما) اى العيدين (ان ينوى) عند اداء كل منهما (صلاة العيد) بقلبه ويقول بلسانه: اصلى صلاة العيد لله تعالىٰ اماما (ولا يشترط نية الواجب للاختلاف فيه) والمقتدى ينوى المتابعة ايضا (ثم يكبر للتحريمة ثم يقرأ) الامام، والمؤتم (الثناء) سبحانک اللهم وبحمدک الخ ... (ثم يكبر) الامام والقوم (تكبيرات الزوائد)... (ثلاثا)... ويسكت بعد كل تكبيرة مقدار ثلاث تكبيرات فى رواية عن ابى حنيفة لئلا يشتبه على البعيد عن الامام (قال فى المبسوط: هذا التقدير ليس بلازم لان المقصود منه ازالة الاشتباه عن القوم وهو يختلف بكثرة الزحام، وقلته اه) ولا يسن ذكر، ولا بأس بان يقول: سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر (فى القهستانى عن عين الائمة ان التسبيح بينها اولىٰ) (يرفع يديه) الامام والقوم (الا فى تكبيرة الركوع، ولو صلىٰ خلف امام لايرى الرفع فيها يرفع ولا يوافق الامام فى الترک، بحر عن الظهيرية) (فى كل منها) وتقدم انه سنة (ثم يتعوذ) الامام (ثم يسمى سرا، ثم يقرأ) الامام (الفاتحة ثم) يقرأ (سورة وندب ان تكون سورة (سبح اسم ربک الاعلىٰ) تماما (وروى ق واقتربت جوهرة) (ثم يركع) الامام، ويتبعه القوم (فاذا قال للثانية ابتدأ بالبسملة ثم بالفاتحة ثم بالسورة) ليوالى بين القراءتين وهو الافضل عندنا (وندب ان تكون) سورة هل اتاک حديث (الغاشية)... (ثم يكبر) الامام والقوم (تكبيرات الزوائد ثلاثا ويرفع يديه) الامام والقوم (فيها كما فى) الركعة (الاولىٰ) (حاشیۃ الطحطاوی مع مراقی الفلاح: کتاب الصلاۃ ص532,33)

2)... ولو ادرک الامام وقد كبر بعض التكبيرات تابعه وقضى مافاته فى الحال ثم تابع امامه (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:534)

3)... وان ادركه وقد شرع فى القراءة كبر تكبيرة الافتتاح واتى بالزوائد برأى نفسه لانه مسبوق، ولو ادركه قائما ولم يكبر حتىٰ ركع لا يكبر على ما ارتضاه فى المحيط (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:534) (ایضاً)

4)... وان ادرک الامام راكعا احرم قائما وكبر تكبيرات الزوائد قائما ايضا ان امن فوت الركعة بمشاركته الامام فى الركوع (مراقی الفلاح:156)

● والا يكبر للاحرام قائما ثم يركع مشاركا للامام فى الركوع ويكبر للزوائد منحنيا بلا رفع يد لان الفائت من الذكر يقضى قبل فراغ الامام بخلاف الفعل، والرفع حينئذ سنة فى غير محله ويفوت السنة التى فى محلها وهى وضع اليدين على الركعتين (مراقی الفلاح:2/534)

● وان رفع الامام راسه سقط عن المقتدى ما بقى من التكبيرات لانه ان اتى به فى الركوع لزم ترک المتابعة المفروضة للواجب (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:534)

5)... وان ادركه بعد رفع رأسه قائما لا يأتى بالتكبير لانه يقضى الركعة مع تكبيراتها كذا فى فتح القدير (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:534)

●وإذا سبق بر كعة يبتدئ في قضائها بالقرائة ثم يكبر لأنه لو بدأ بالتكبير والى بين التكبيرات ولم يقل به أحد من الصحابة فيوافق رأي الإمام على بن أبي طالب فكان أولى وهو مخصص لقولهم المسبوق يقضي أول صلاته في حق الأذكار۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: 534)

6)... ولو ادرک الامام وقد كبر بعض التكبيرات تابعه وقضى مافاته في الحال ثم تابع امامه (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: 534)

●وإذا سبق بر كعة يبتدئ في قضائها بالقرائة ثم يكبر لأنه لو بدأ بالتكبير والى بين التكبيرات ولم يقل به أحد من الصحابة فيوافق رأي الإمام على بن أبي طالب فكان أولى وهو مخصص لقولهم المسبوق يقضي أول صلاته في حق الأذكار۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: 534)

7)... وان ادرک الامام راكعا احرم قائما وكبر تكبيرات الزوائد قائما ايضا ان امن فوت الركعة بمشاركته الامام في الركوع (مراقی الفلاح: 2/156)

●وإذا سبق بر كعة يبتدئ في قضائها بالقرائة ثم يكبر لأنه لو بدأ بالتكبير والى بين التكبيرات ولم يقل به أحد من الصحابة فيوافق رأي الإمام على بن أبي طالب فكان أولى وهو مخصص لقولهم المسبوق يقضي أول صلاته في حق الأذكار۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: 534)

8)... وان ادرک الامام راكعا احرم قائما وكبر تكبيرات الزوائد قائما ايضا ان امن فوت الركعة بمشاركته الامام في الركوع (مراقی الفلاح: 2/156)

●والا يكبر للاحرام قائما ثم يركع مشاركا للامام في الركوع ويكبر للزوائد منحنيا بلا رفع يد لان الفائت من الذكر يقضى قبل فراغ الامام بخلاف الفعل، والرفع حينئذ سنة في غير محله ويفوت السنة التي في محلها وهي وضع اليدين على الركبتين (مراقی الفلاح: 534)

●وان رفع الامام راسه يسقط عن المقتدى مابقى من التكبيرات لانه ان اتى به في الركوع لزم ترک المتابعة المفروضة للواجب (مراقی الفلاح: 534)

●وإذا سبق بر كعة يبتدئ في قضائها بالقرائة ثم يكبر لأنه لو بدأ بالتكبير والى بين التكبيرات ولم يقل به أحد من الصحابة فيوافق رأي الإمام على بن أبي طالب فكان أولى وهو مخصص لقولهم المسبوق يقضي أول صلاته في حق الأذكار۔ (مراقی الفلاح: 534)

9)... وإن أدرک الإمام التشهد أو بعد السلام في سجود السهو فإنه يصلي ركعتين ويكبر برأي نفسه۔ (قاضیخان: کیفیۃ صلاۃ العید 1/90)

●إذا أدرک الإمام في صلاة العيد بعد ما تشهد الإمام قبل أن يسلم أو بعد ما سلم قبل أن يسجد للسهو أو بعد ما سجد للسهو ولم يسلم الإمام فإنه يقوم ويقضي صلاة العيد (الہندیۃ: صلاۃ العیدین 1/151)

10)... ولو قدر بعد الفوات مع الامام على ادراكها مع غيره فعل للاتفاق على جواز تعددها (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: 535)

●ومن فاتته الصلوة فلم يدركها مع الامام لايقضيها لانها لم تعرف قربة الا بشرائط لاتتم بدون الامام اى السلطان او مامورہ فان شاء انصرف وان شاء صلى (في غير المصلى) نفلا والافضل اربع فيكون له صلوة الضحى لماروى عن ابن مسعود ﷺ انه قال من فاتته صلاة العيد صلى اربع ركعات يقرأ في الاولى سبح اسم ربك الاعلى وفي الثانية والشمس وضحاها وفي الثالثة والليل اذا يغشى وفي الرابعة والضحى وروى عن النبی ﷺ وعدا جميلا وثوابا جزيلا (مراقی الفلاح: 535)

(188)... يسن أن يخطب بعدها خطبتين لا يختلف في كل منهما في واجباتها وسننها عن خطبتي الجمعة۔ إلا أنه يستحب أن يفتتح الأولى منهما بتسع تكبيرات متتابعات والثانية بسبع مثلها (موسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ: کتاب صلوۃ العیدین، باب کیفیۃ ادائہا)

(189)... واما المستمع، فيستقبل الامام اذا بدأ بالخطبة، وينصت، ولا يتكلم، ولا يرد السلام الخ (البحر الرائق: کتاب الصلاۃ، باب الجمعہ، ۲/۲۵۹، رشیدیہ)

(190)... عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا كان يوم عيد خالف الطريق (بخاری: رقم ۹۸۶)

(191)... (فتوی مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ فقہی رسائل: 2/79)

(192)... (فقہی رسائل: 2/82)

(193)... (تحفہ خواتین: باب عید الاضحیٰ اور قربانی، 224)

7. جانور ذبح کرنے سے پہلے اور بعد کے امور

جانور کب سے کب تک ذبح کر سکتے ہیں؟

(194)... وقت الاضحیة ثلاثة ایام العاشر و الحادی عشر و الثانی عشر اولها افضلها و آخرها ادونها ویجوز فی نهارها ولیلها بعد طلوع الفجر من یوم النحر الی غروب الشمس من الیوم الثانی عشر (فتح القدیر: ج۸،ص۴۳۲)

(195)... أخبرنا أبو مصعب قال: حدثنا مالک عن نافع أن عبد اللہ بن عمر کان یقول: الأضحی یومان بعد یوم الأضحی۔

(موطا مالک: ۱۳۸۸، بخاری: باب مایوکل من لحوم الاضاحی، ۲/ ۸۳۵)

(تفصیل کے لیے دیکھیں، ماہنامہ نصرت العلوم، جنوری 2010ء۔ کتاب: ایام قربانی اور غیر مقلدین کی رشہ دوانیاں، محمد سلمان اعظمی، فاضل دار العلوم دیو بند۔ ایام قربانی کی صحیح تعداد، مولانا محمد ندیم انصاری صاحب)

(196)... ووقتها ثلاثة ایام اولها افضلها ویجوز الذبح فی لیالیها الا انه یکره لاحتمال الغلط فی الظلمة وایام النحر ثلاثة (البحر: ج۸،ص۱۷۶)

(197)... واما الذی یرجع الی وقت التضحیة فهو انها لا تجوز قبل دخول الوقت، لان الوقت کما هو شرط الوجوب فهو شرط جواز اقامة الواجب کوقت الصلاة، فلا یجوز لاحد ان یضحی قبل طلوع الفجر الثانی من الیوم الاول من ایام النحر ویجوز بعد طلوعه سواء کان من اهل المصر او من اهل القری، غیر ان للجواز فی حق اهل المصر شرطا زائدا وهو ان یکون بعد صلاة العید، لا یجوز تقدیمها علیه عندنا (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع: ج۵،ص۷۳)

(198/1)... إذا استخلف الإمام من یصلی بالضعفة فی المسجد الجامع وخرج بنفسه إلی الجبانة مع الأقویاء فضحی رجل بعد ما انصرف أهل المسجد قبل أن یصلی أهل الجبانة القیاس أن لا تجوز وفی الاستحسان تجوز إن ضحی بعد ما فرغ أهل الجبانة قبل أهل المسجد قیل فی هذه الصورة یجوز۔ (ہندیۃ: ۵/ ۲۹۵)

(198/2)... (تفصیل کے لیے دیکھیں: شرائط التضحیہ فی اوقات الاضحیۃ، مفتی محمد رضوان صاحب۔ قربانی کے ایام واوقات، تفصیلی مقالات ومباحث)

جانور کون ذبح کرسکتا ہے؟

(199)... وشرطه کون الذابح مسلما۔ (الدر المختار: ۶/ ۲۹۶)

(200)... تفسد الاجارة بجهالة المسمیٰ وبعدم التسمیه (الدر المختار: ۶/ ۴۸، باب الاجارہ الفاسدۃ)

(201)... (ولا یعطی اجر الجزار منها) لانه کبیع واستعیرت من قوله علیه الصلوة والسلام من باع جلد اضحیة فلا اضحیة له (ہدایہ: ج۶/ ۳۲۹)

(202)... ففی الصحیحین نهی رسول اللہ عن تلقی الرکبان إلی أن قال وأن یستام الرجل علی سوم أخیه وفی الصحیحین أیضا لا یبع الرجل علی بیع أخیه ولا یخطب علی خطبة أخیه إلا أن یأذن له وصورة السوم أن یتراضیا بثمن ویقع الرکون به فیجیء آخر فیدفع للمالک أکثر أو مثله وصورة البیع أن یتراضیا علی ثمن سلعة فیقول آخر أنا أبیعک مثلها بأنقص من هذا الثمن أفاده فی الفتح قال الخیر الرملی ویدخل فی السوم الإجارة إذ هی بیع المنافع۔

(شامی: ۵/ ۱۰۲ مطلب احکام نقصان المبیع فاسدا)

ذبح سے قبل ان امور کا اہتمام کیجیے

(203)... الحاصل ان کل ما فیه زیادة الم لا یحتاج الیه فی الذکاة مکروه (ہندیہ: ج۵،ص۲۸۸)

(204)... وکره کل تعذیب بلا فائدة (الدر المختار: ۶/ ۲۹۶)

● ویکرہ ان یحد الشفرۃ بین یدیه، (ہندیہ: ج۵،ص۲۸۷)

● ویکرہ ان یضجعها ویحد الشفرۃ بین یدیها (ہندیہ: ج۵،ص۲۸۷)

(205)... عن علی ولفظه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا فاطمة قومی فاشهدی أضحیتک فإن لک بأول قطرة تقطر من دمها مغفرة لکل ذنب أما إنه یجاء بلحمها ودمها توضع فی میزانک سبعین ضعفا، قال أبو سعید یا رسول الله هذا لآل محمد خاصة فإنهم أهل لما خصوا به من الخیر أو للمسلمین عامة قال لآل محمد خاصة وللمسلمین عامة۔ (الترغیب والترہیب للمنذری: رقم الحدیث ۱۶۶۲)

(206)... واذا ذبحها تصدق بجلالها وقلائدها (ہندیہ: ج۵،ص۳۰۰)

ذبح کے وقت ان امور کا اہتمام کریں/کروالیں

(207)... والافضل ان یذبح اضحیته بیده ان کان یحسن الذبح لان الاولیٰ فی القربات ان یتولی بنفسه وان کان لا یحسنه فالافضل ان یستعین بغیره ولکن ینبغی ان یشهدها بنفسه (ہندیہ: ج۵،ص۳۰۰) (مزید دیکھیں حوالہ نمبر ۲۰۵)

(208)... عن شداد بن أوس قال: ثنتان حفظتهما عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: إن الله کتب الإحسان علی کل شیء فإذا قتلتم فأحسنوا القتلة وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبح ولیحد أحدکم شفرته فلیرح ذبیحته۔ (مسلم: رقم ۱۹۵۵)

● ان الله یحب اذا عمل احدکم عملا ان یتقنه (مجمع الزوائد: رقم الحدیث ۶۴۶۰)

● کان رسول الله ﷺ اذا عمل عملا اثبته (مسلم: ۱۲۳۵)

(209)... وکرہ کل تعذیب بلا فائدۃ (شامی: ۶/۲۹۶) ویکرہ ان یذبح شاۃ والاخریٰ تنظر الیه (اعلاء السنن: ۱۷/۱۳۷)

(210)... اذا احد احدکم الشفرۃ فلا یحدها والشاۃ تنظر الیه (مصنف عبدالرزاق: رقم ۸۶۰۶)

(211)... عن ابن عباس رضی الله عنهما مر رسول الله ﷺ علی رجل واضع رجله علی صفحة شاۃ وهو یحد شفرته وهی تلحظ الیه ببصرها قال افلا قبل هذا؟ او تریدان تموتها موتتان (معجم کبیر للطبرانی: رقم الحدیث: ۱۱۹۱۶)

● ویکرہ جرها برجلها الی المذبح (ہندیہ: ج۵،ص۲۸۷)

(212)... وَمَا كَانَ صَلَاتُهُم عِندَ البَيتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصدِيَةً فَذُوقُوا العَذَابَ بِمَا كُنتُم تَكفُرُونَ (الانفال: آیت ۳۵)

(213)... ولو قدم اضحیة لیذبحها فاضطربت فی مکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها علی مکانها اجزأہ (ہندیہ: ۵/۲۹۹)

(214)... وَمِنهَا أَن يَكُونَ الذَّابِحُ مُستَقبِلَ القِبلَةِ وَالذَّبِيحَةُ مُوَجَّهَةً إِلَى القِبلَةِ لِمَا رَوَينَا وَلِمَا رُوِيَ أَنَّ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم كَانُوا إِذَا ذَبَحُوا استَقبَلُوا القِبلَةَ فَإِنَّهُ رُوِيَ عَنِ الشَّعبِيِّ أَنَّهُ قَالَ: كَانُوا يَستَحِبُّونَ أَن يَستَقبِلُوا بِالذَّبِيحَةِ القِبلَةَ وَقَولُهُ: كَانُوا كِنَايَةً عَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم وَمِثلُهُ لَا يَكذِبُ وَلِأَنَّ المُشرِكِينَ كَانُوا يَستَقبِلُونَ بِذَبَائِحِهِم إِلَى الأَوثَانِ فَتُستَحَبُّ مُخَالَفَتُهُم فِي ذَلِكَ بِاستِقبَالِ القِبلَةِ الَّتِي هِيَ جِهَةُ الرَّغبَةِ إِلَى طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ شَأنُهُ۔ (بدائع: ۵/۲۰)

● عن عروۃ بن الزبیر عن عائشة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم أمر بکبش أقرن یطأ فی سواد وینظر فی سواد ویبرک فی سواد فأتی به فضحی به۔ فقال: یا عائشة هلمی المدیة۔ ثم قال: اشحذیها بحجر۔ ففعلت فأخذها وأخذ الکبش فأضجعه وذبحه وقال: بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن أمة محمد۔ ثم ضحی به صلی الله علیه وسلم۔ وفی البذل المجهود (وأخذ الکبش فأضجعه) علی الیسار وهو الظاهر لأنه أیسر فی الذبح۔

(بذل المجهود: ۹/۵۲۶ تحت الحدیث رقم ۲۷۹۲)

(215)... فلا تتعین الاضحیة الا بالنیة وقال النبی صلی الله علیه وسلم انما الأعمال بالنیات وانما لکل امرئ مانوی ویکفیه أن ینوی بقلبه ولا یشترط أن یقول بلسانه مانوی بقلبه لأن النیة عمل القلب والذکر باللسان دلیل علیها (بدائع: ۵/۷۱)

(216)... ومنها أن يكون الذابح مستقبل القبلة (بدائع:٥/٦٠)

(217)... عن جابر بن عبد الله قال: ذبح النبی صلی الله علیه وسلم یوم الذبح کبشین أقرنین أملحین موجأین فلما وجههما قال: إنی وجهت وجهی للذی فطر السموات والأرض علی ملة إبراهیم حنیفا وما أنا من المشرکین إن صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریک له وبذلک أمرت وأنا من المسلمین اللهم منک ولک وعن محمد وأمته باسم الله والله أکبر ثم ذبح (ابوداؤد: رقم الحدیث ٢٧٩٥)

- ومنها أن یکون الذابح مستقبل القبلة (بدائع:٥/٦٠)

دل سے نیت کرلینا

(218)... ویکفیه ان ینوی بقلبه ولا یشترط ان یقول بلسانه ما نوی بقلبه (بدائع: ج٥، ص٧١، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب)

- لو اقتصر علی قوله الله اکبر قاصدا به التسمیة یکفی (شامی:٦/٣٠١)

ذبح کا مسنون طریقہ

(219)... عن انس رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم ضحی بکبشین اقرنین أملحین یذبح ویکبر ویسمی ویضع رجله علی صفحتهما (ابوداؤد: رقم ٢٧٩٤)

- قوله ویسمی أی یقول بسم الله الله اکبر (صفحتها) أی صفحة وجهها (بذل المجهود:٩/٥٤٠)

(220)... فلا تتعین الاضحیة الا بالنیة وقال النبی صلی الله علیه وسلم انما الأعمال بالنیات وانما لکل امرئ ما نوی ویکفیه أن ینوی بقلبه ولا یشترط أن یقول بلسانه ما نوی بقلبه لأن النیة عمل القلب والذکر باللسان دلیل علیها (بدائع:٥/٧١)

(221)... عن جابر بن عبد الله قال: ذبح النبی صلی الله علیه وسلم یوم الذبح کبشین أقرنین أملحین موجأین فلما وجههما قال: إنی وجهت وجهی للذی فطر السموات والأرض علی ملة إبراهیم حنیفا وما أنا من المشرکین إن صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریک له وبذلک أمرت وأنا من المسلمین اللهم منک ولک وعن محمد وأمته باسم الله والله أکبر ثم ذبح (ابوداؤد: رقم الحدیث ٢٧٩٥)

(222)... والعروق التی تقطع فی الذکاة أربعة: الحلقوم وهو مجری النفس والمریء وهو مجری الطعام والودجان وهما عرقان فی جانبی الرقبة یجری فیها الدم فإن قطع کل الأربعة حلت الذبیحة وإن قطع أکثرها فکذلک عند أبی حنیفة رحمه الله تعالی وقالا: لا بد من قطع الحلقوم والمریء وأحد الودجین والصحیح قول أبی حنیفة رحمه الله تعالی لما أن للأکثر حکم الکل۔ (ہندیہ:٥/٢٨٧)

نیت کی وضاحت

(223)......(دیکھیں حوالہ نمبر 218)

(224)... ذبح المشتراة لها بلا نیة الاضحیة جازت اکتفاء بالنیة عند الشراء (ہندیہ:٥/٢٩٤)

بسم اللہ اللہ اکبر کی وضاحت

(225)... (دیکھیں حوالہ نمبر 218)

(226)... رجل اراد ان یضحی فوضع صاحب الشاة یده علی السکین مع ید القصاب حتی تعاونا علی الذبح قال الشیخ الامام یجب علی کل واحد منهما التسمیة حتی لو ترک احدهما التسمیة لا یجوز۔ (ہندیہ: ج٥، ص۔٣٠٤)

(227)... رجل ذبح شاة فسمی وترکها ومال الی الاخری وذبحها بتلک التسمیة لم یحل۔ (فتاویٰ سراجیہ: باب التسمیة علی الذبیحة، ص٣٠٩)

(228)۔۔۔قیدنا بقولہ عمدا لانہ لوترک التسمیۃ ناسیا یحل اکلہا وھو مذھب علی وابن عباس۔ (البحر الرائق: ج۸ص ۳۰۴)

ذبح کی جگہ کی وضاحت

(229)۔۔۔(دیکھیں حوالہ نمبر 222)

(230)۔۔۔ویستحب الاکتفاء بقطع الاوداج ولا یبان الراس ولو فعل یکرہ۔ (ہندیہ: ج۵ص ۲۸۷)

(231)۔۔۔وذکاۃ الاختیار ذبح بین الحلق واللبۃ بالفتح المنحر من الصدر۔ (شامی: ج۶ص ۲۹۴)

ذبح کے بعد ان امور کا اہتمام کیجیے

(232)۔۔۔أن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت: سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ھذہ الآیۃ: والذین یؤتون ما آتوا وقلوبھم وجلۃ (المؤمنون: ۶۰)

● قالت عائشۃ: أھم الذین یشربون الخمر ویسرقون قال: لا یا بنت الصدیق ولکنھم: الذین یصومون ویصلون ویتصدقون وھم یخافون أن لا تقبل منھم أولئک یسارعون فی الخیرات وھم لھا سابقون المؤمنون (ترمذی: ۳۱۷۵:۵)

(233)۔۔۔عن جابر بن عبداللہ قال: ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الذبح کبشین أقرنین أملحین موجأین فلما وجھھما قال: إنی وجھت وجھی للذی فطر السموات والأرض علی ملۃ إبراھیم حنیفا وما أنا من المشرکین إن صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک أمرت وأنا من المسلمین اللھم منک ولک وعن محمد وأمتہ باسم اللہ واللہ أکبر ثم ذبح (ابوداؤد: رقم الحدیث ۲۷۹۵)

● وَاتلُ عَلَیهِم نَبَأَ ابنَی اٰدَمَ بِالحَقِّ إِذ قَرَّبَا قُربَانًا فَتُقُبِّلَ مِن أَحَدِهِمَا وَلَم یُتَقَبَّل مِنَ الاٰخَرِ قَالَ لَأَقتُلَنَّکَ قَالَ إِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ المُتَّقِینَ (المائدۃ: ۲۷)

● وَإِذ یَرفَعُ إِبرَاهِیمُ القَوَاعِدَ مِنَ البَیتِ وَإِسمَاعِیلُ رَبَّنَا تَقَبَّل مِنَّا إِنَّکَ أَنتَ السَّمِیعُ العَلِیمُ (البقرۃ: ۱۲۷)

● وإن زاد فقال: اللھم ھذا منک ولک اللھم تقبل منی أو من فلان فحسن لأن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أتی بکبش لہ لیذبحہ فأضجعہ ثم قال: اللھم تقبل من محمد وآل محمد وأمۃ محمد ثم ضحی بہ (موسوعہ فقہیہ کویتیہ: مادہ، اضحیہ)

(234)۔۔۔عن ام سلمۃ عن النبی ﷺ قال من رای ھلال ذی الحجۃ واراد ان یضحی فلا یاخذن من شعرہ ولا من اظفارہ (ترمذی: ج۱ص ۲۷۸)

(235)۔۔۔ویستحب أن یتربص بعد الذبح بقدر ما یبرد ویسکن من جمیع أعضائہ وتزول الحیاۃ من جمیع جسدہ ویکرہ أن یضحی ویسلخ قبل أن یبرد ھکذا (بدائع۔(۸۰/۵)

(236)۔۔۔(دیکھیں حوالہ نمبر 235)

(237)۔۔۔۔۔ویکرہ أن یبین الرأس وأن یبالغ فی الذبح إلی أن یبلغ النخاع وھو عرق یمتد من الدماغ ویستبطن الفقار إلی عجب الذنب لما روی عن عمر رضی اللہ عنہ أنہ نھی عن النخع ولان فیہ زیادۃ تعذیب فان فعل ذلک لم یحرم لان ذلک یوجد بعد حصول الذکاۃ وان ذبحہ من قفاہ فان بلغ السکین الحلقوم والمرئ وقد بقیت فیہ حیاۃ مستقرۃ حل لان الذکاۃ صادفتہ وھو حی وان لم یبق فیہ حیاۃ مستقرۃ الا حرکۃ مذبوح لم یحل لانہ صار میتا قبل الذکاۃ فان جرح السبع شاۃ فذبحھا صاحبھا وفیھا حیاۃ مستقرۃ حلت وان لم یبق فیھا حیاۃ مستقرہ لم تحل لما روی أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی ثعلبۃ الخشنی وان رد علیک کلبک غنمک وذکرت اسم اللہ علیہ وأدرکت ذکاتہ فذکہ وان لم تدرک ذکاتہ فلا تأکلہ والمستحب إذا ذبح أن لا یکسر عنقھا ولا یسلخ جلدھا قبل أن تبرد لما روی أن الفرافصہ قالوا لعمر رضی اللہ عنہ إنکم تأکلون طعاما لا نأکلہ فقال وما ذاک یا أبا حسان فقال تعجلون الانفس قبل أن تزھق فأمر عمر رضی اللہ عنہ منادیا ینادی إن الذکاۃ فی الحلق واللبۃ لمن قدر ولا تعجلوا الانفس حتی تزھق

(المجموع شرح المہذب للنووی: ۹/ ۸۴، دار الفکر بحوالہ فتاویٰ بینات: ۴/ ۵۰۰)

(238)۔۔۔۔۔(احسن الفتاویٰ: ۷/ ۴۰۷)

(239)......وَلَا تُسرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ المُسرِفِينَ (انعام: ۱۴۱) إِنَّ المُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا (اسراء:۲۷)

(240)......ولا يباين الراس ولو فعل يكره۔ (ہندیہ: ج۵،ص۲۸۷)

(241)......ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها (قوله قبل الذبح) فان خرج من بطنها حيا، فالعامة انه يفعل به ما يفعل بالام، فان لم يذبحه حتى مضت ايام النحر يتصدق به حيا فان ضاع او ذبحه واكله يتصدق بقيمته فان بقى عنده وذبحه للعام القابل اضحية لايجوز وعليه اخرى لعامه الذى ضحى ويتصدق به مذبوحا جامع قيمة مانقص بالذبح والفتوىٰ على هذا (شامی: ج۶،ص۳۲۲، ہندیہ: ج۵،ص۳۰۱، بدائع: ج۵،ص۷۸)

(242)......عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم قال المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه (بخاری:09)

کھال کے احکام

(243)......(دیکھیں حوالہ نمبر 239)

(244)......واللحم بمنزلة الجلد فى الصحيح فلو باع الجلد أو اللحم بالدراهم أو بما لا ينتفع به إلا بعد استهلاكه تصدق بثمنه؛ لأن القربة انتقلت إلى بدله وقوله عليه الصلاة والسلام: من باع جلد أضحيته فلا أضحية له۔ يفيد كراهة البيع۔ أما البيع فجائز لقيام الملك والقدرة على التسليم۔ قال: ولا يعطى أجرة الجزار من الأضحية؛ لقوله عليه الصلاة والسلام لعلى رضى الله عنه: تصدق بجلالها وخطامها ولا تعط أجر الجزار منها شيئا (بنایہ: ج۱۲/۵۶، باب اجر الجزار)

(245)......ويتصدق بجلدها او يعمل منه نحو غربال وجراب ولا باس بان يشترى به ما ينتفع بعينه مع بقائه استحسانا۔ (هندیہ: ج۵،ص۳۰۱)

● ولا يبيعه بالدراهم لينفق الدراهم على نفسه وعياله... ولو باعها بالدراهم ليتصدق بها جاز لانه قربة كالتصدق بالجلد واللحم وقوله ﷺ من باع جلد اضحية فلا اضحية له يفيد كراهة البيع واما البيع فجائز لوجوب الملك والقدرة على التسليم۔ (البحر: ج۸،ص۱۷۸)

(246)......(دیکھیں حوالہ نمبر 245)

(247)......وله ان يبيعها بالدراهم ليتصدق بها لا ان ينتفع بالدراهم او ينفقها على نفسه فان باع لذلك تصدق بالثمن (بزازیہ علی ہامش الہندیہ: ج۶،ص۲۹۶)

(248)......(دیکھیں حوالہ نمبر 245)

(249)......ويتصدق بجلدها او يعمل منه (شامی: ج۶، ص۳۲۸) ولا يعطى أجرة الجزار من الأضحية؛ لقوله عليه الصلاة والسلام لعلى رضى الله عنه: تصدق بجلالها وخطامها ولا تعط أجر الجزار منها شيئا (بنایہ: ج۱۲/۵۶، باب اجر الجزار)

(250)......(دیکھیں حوالہ نمبر 249)

(251)......ولا يبيعه بالدراهم لينفق الدراهم على نفسه وعياله... ولو باعها بالدراهم ليتصدق بها جاز لانه قربة كالتصدق بالجلد واللحم وقوله ﷺ من باع جلد اضحية فلا اضحية له يفيد كراهة البيع واما البيع فجائز لوجوب الملك والقدرة على التسليم۔ (البحر: ج۸،ص۱۷۸)

(252)......وهو مصرف ايضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة۔ (شامی: ج۲،ص۳۳۹)

(253)......(دیکھیں حوالہ نمبر 249)

(254)......(دیکھیں حوالہ نمبر 249)

(255)......(دیکھیں حوالہ نمبر 245)

(256)......(دیکھیں حوالہ نمبر 245)

(257)......(دیکھیں حوالہ نمبر 245)

(258)......(دیکھیں حوالہ نمبر 245)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

گوشت کے احکام

(259)......ویستحب ان یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره والافضل ان یتصدق بالثلث ویتخذ الثلث ضیافة لاقاربه واصدقائه ویدخر الثلث... ولو تصدق بکل جاز ولو حبس الکل لنفسه جاز۔ (ہندیہ: ج۵/۳۰۰)

(260)......ویقسم اللحم وزنا لا جزافا إلا إذا ضم معه الأکارع أو الجلد صرفا للجنس لخلاف جنسه (شامی: ۶/۳۱۷)

(261)......حتی لو اشتری لنفسه ولزوجته وأولاده الکبار بدنة ولم یقسموها تجزیهم أو لا والظاهر أنها لا تشترط لأن المقصود منها الإراقة وقد حصلت۔ وفی فتاوی الخلاصة والفیض: تعلیق القسمة علی إرادتهم وهو یؤید ما سبق غیر أنه إذا کان فیهم فقیر والباقی أغنیاء یتعین علیه أخذ نصیبه لیتصدق به اه ط۔ وحاصله أن المراد بیان شرط القسمة إن فعلت لا أنها شرط (شامی: ۶/۳۱۷)

(262)......حتی لو اشتری لنفسه ولزوجته واولاده الکبار بدنة ولم یقسموها تجزیهم... والظاهر انها لا تشترط لان المقصود منها الاراقة وقد حصلت، وحاصله ان المراد بیان شرط القسمة ان فعلت لا انها شرط (ردالمحتار: ج۶ ص۳۱۷، کتاب الاضحیة)

(263)......عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یانساء المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة (بخاری: ۲۵۶۶)

(264)......(تحفہ خواتین: کتاب الزکوۃ والصدقات، باب پڑوسیوں کو لینے دینے کی فضیلت ص205)

(265)......(دیکھیں حوالہ نمبر 244)

(266)......(دیکھیں حوالہ نمبر 244)

(267)......ویستحب أن یأکل من أضحیته ویطعم منها غیره والأفضل أن یتصدق بالثلث ویتخذ الثلث ضیافة لأقاربه وأصدقائه ویدخر الثلث ویطعم الغنی والفقیر جمیعا کذا فی البدائع۔ ویهب منها ما شاء للغنی والفقیر والمسلم والذمی کذا فی الغیاثیة۔ (ہندیہ: ج۵ ص۳۰۰، باب فی بیان مایستحب فی الاضحیة والانتفاع بها)

(268)......ولا أن یعطی أجر الجزار والذابح منها لما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم أنه قال من باع جلد أضحیته فلا أضحیة له وروی أن النبی علیه الصلاة والسلام قال لعلی رضی الله عنه تصدق بجلالها وخطامها ولا تعطی أجر الجزار منها۔ (ہندیہ: ۵/۳۰۱)

(269)......بما قال العلامه محمد بن حسن الشیبانی رحمه الله تعالیٰ عن مجاهد قال کره رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من الشاة سبعا: المرارة والمثانة والغدة والحیاء والذکر والانثیین والدم۔ (کتاب الآثار: باب ما یکره من الشاة الدم وغیره، ص۱۷۹)

چربی کے احکام

(270)......ولا یحل بیع شحمها واطرافها... فان باع شیئا من ذلک بما ذکرنا نفذ عند ابی حنیفة ومحمد رحمهما الله تعالیٰ وعند ابی یوسف رحمه الله تعالیٰ لا ینفذ، ویتصدق بثمنه۔ (ہندیہ: ج۵ ص۳۰۱، الباب السادس، بدائع الصنائع: ج۵ ص۸۱، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة وعندها اما التصدق باللحم۔ البحر الرائق: ج۸ ص۱۷۸، کتاب الاضحیة)

(271)......("قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا" از مفتی انعام الحق قاسمی: ص۶۹)

آیئے ہم ایک دوسرے کے مددگار بنیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی قدر محترم جناب ____________________ امید ہے کہ مزاج بخیر وعافیت ہوں گے

آپ اور آپ کی آراء ہمارے لیے بہت اہم ہیں۔ بہت خوشی ہوگی کہ آپ اس کتاب سے متعلق اپنی کوئی قیمتی رائے، کوئی تجویز اور مفید بات بتائیں۔

یقیناً آپ اس سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون فرما کر ان شاء اللہ تعالیٰ ادارے کی کتب کے معیار کو بہتر سے بہتر بنانے میں مددگار بنیں گے۔

امید ہے جس جذبے سے یہ گزارش کی گئی ہے، اسی جذبے کے تحت اس کا عملی استقبال بھی کیا جائے گا اور آپ ضرور ہمیں جواب لکھیں گے۔

☆ کورس کا تعارف کیسے ہوا؟

☆ کیا آپ نے اپنے محلہ کی مسجد، لائبریری یا مدرسہ/ اسکول میں اس کتاب کو وقف کر کے یا کسی رشتہ دار وغیرہ کو تحفہ میں دے کر علم پھیلانے میں حصہ لیا؟ نہیں تو آج ہی یہ نیک کام شروع فرمائیں

☆ کتاب پڑھ کر آپ نے کیا فائدہ محسوس کیا؟

☆ کتاب کی کمپوزنگ، جلد اور کاغذ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

معمولی ہے ☐ بہتر ہے ☐ اعلیٰ ہے ☐

☆ کتاب کی قیمت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

سستی ہے ☐ مناسب ہے ☐ مہنگی ہے ☐

☆ کتاب کی تیاری میں مدد کرنے والوں اور پڑھنے والوں کے لیے دعائیں تو کرتے ہوں گے

ہاں ☐ نہیں ☐ کبھی کبھی ☐

دوران مطالعہ اگر کسی غلطی پر مطلع ہو جائیں تو ان نمبروں پر میسج یا اطلاع فرمائیے:

0331-2607207 - 03312607204

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

’’فہم قربانی کورس‘‘

نام____________ دستخط____________ تاریخ____________

کچھ اپنے بارے میں

(1) مجھے فائدہ ہوا، مسائل کے اعتبار سے____________

____

____

(2) مجھے احساس ہوا، قربانی کو قیمتی بنانے کے اعتبار سے____________

____

____

(3) قربانی کے حوالے سے میرے طرز زندگی میں تبدیلیاں آئیں____________

____

____

(4) میرا آئندہ کا عزم، دینی علوم سیکھنے کا____________

____

____

____

(5) اس کورس کی بہتری کے لیے میری رائے____________

____

____

{مفتی منیر احمد صاحب مدظلہ کی تالیفات ورسائل}

نمبر شمار	کتاب	نمبر شمار	کتاب
1	فہم ایمانیات	19	فہم جمعۃ المبارک
2	فہم محرم الحرام کورس	20	حلال وحرام رشتوں کی پہچان کے رہنما اصول
3	فہمِ صفر کورس	21	شادی مبارک
4	فہمِ شعبان کورس (شبِّ براءت)	22	کامیاب گھرداری
5	فہمِ زکوۃ کورس	23	بیٹی مبارک ہو
6	فہمِ رمضان کورس	24	جذباتی رویوں سے ایسے بچیں
7	فہمِ حج وعمرہ کورس	25	سیرت کوئز لیول 1
8	فہمِ قربانی کورس	26	سیرت کوئز لیول 2
9	فہم دین کورس	27	حقوق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
10	فہمِ طہارت کورس	28	حدیث اور اُس کا درجہ کیسے پہچانیں
11	فہمِ نماز کورس	29	ڈیپریشن، اسٹریس کے اسباب اور اُن کا حل
12	فہم حلال وحرام کورس	30	مالی معاملات اور اخلاقی تعلیمات
13	فہم مسائل حیض ونفاس	31	مالی معاملات اور شرعی تعلیمات
14	سخت بیماریوں، پریشانیوں کا یقینی علاج	32	مالی تنازعات اوران کا حل
15	توبہ	33	فہم میراث
16	استخارہ	34	آسان علم النحو
17	مسنون اذکار	35	علم دین اوراس کے سیکھنے سکھانے کا صحیح طریقہ
18	فہم نکاح وطلاق	36	طبی اخلاقیات